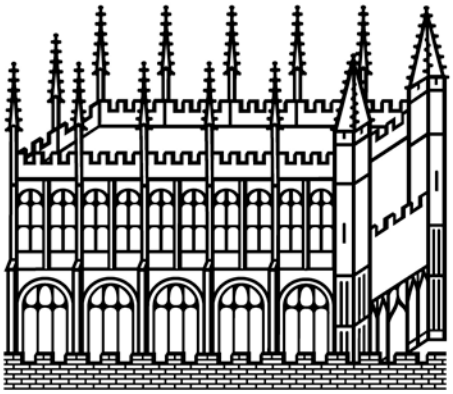

Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

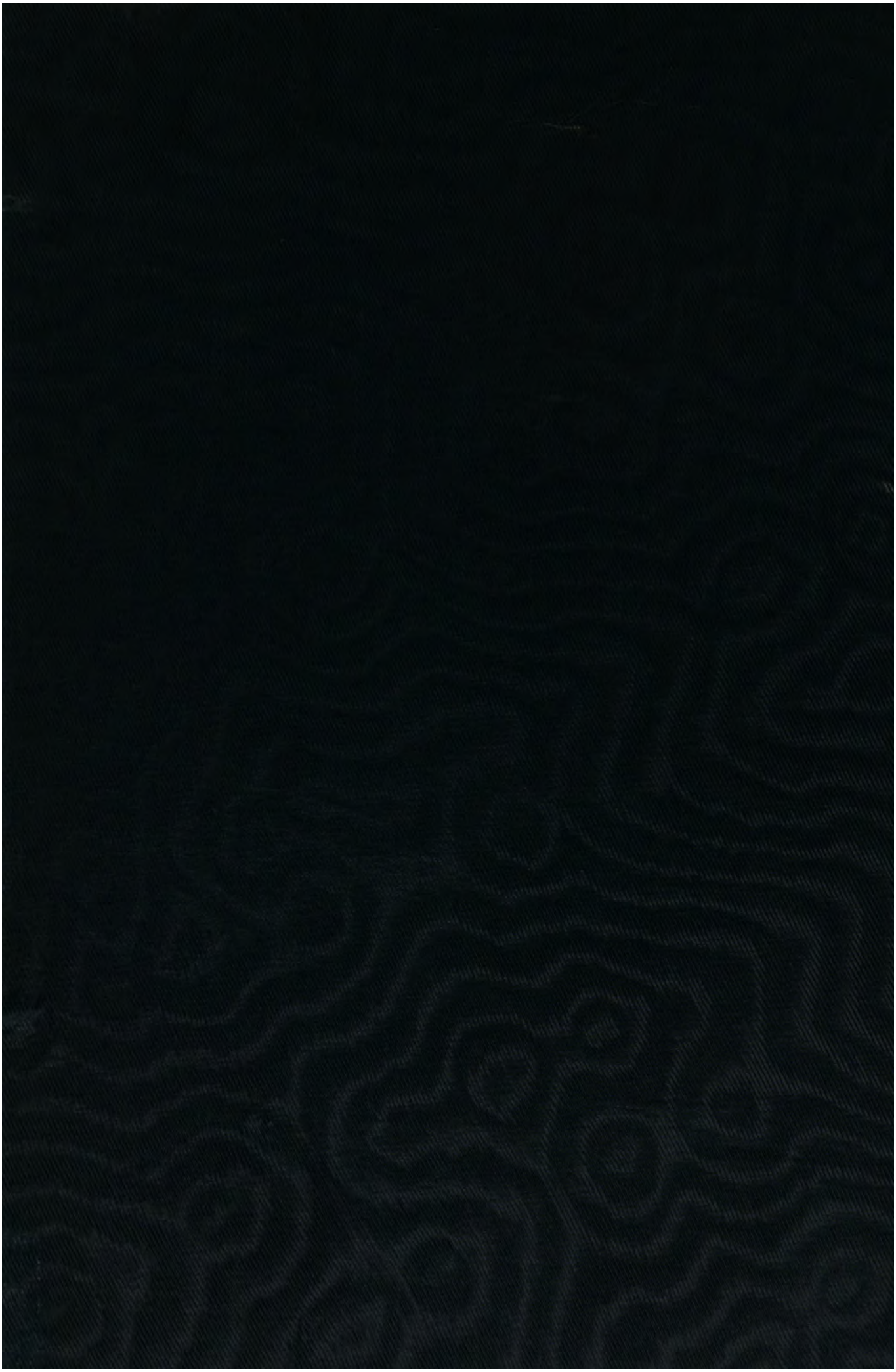

16 E 72

اور اُس صندوق سے کہ جسمین مقام ابراہیم ہی شمال روان کعبہ تک اکیس گز آٹھوان حصہ کم ہی **بیان منبر** کا منبر خطبۂ جمعہ کا
کہ مقابل رکن عراقی کے واقع ہی بعمارت سنگ مرمر سفید کے عظیم الشان تیرہ زینہ کا ہی اور اُسکے اوپر ایک گنبد گزری شکل
بہ شکل گزری ۱۲ بہ طرح طلائی بنا ہی **بیان چاہ زمزم** کا عمق اُس بیر کا سر سطح گز ہی اور عرض اُسکے مُنہ کا چار گز سے چار گز ہی اور
دیوار کعبہ شریف سے تا چاہ زمزم تینتیس گز ہی اور فرق درمیان مقام ابراہیم کے اور چاہ زمزم کے اکیس گز ہی اور
پیچھے اُس مکان کے جسمین چاہ زمزم ہی ایک گنبد ہی کہ اُسکو قبۃ الفراشین کہتے ہین اسواسطے کہ فراش لوگ
شمع اور شمعدان اور بچھونے اور قرآن مجید اور جو کچھ حاجت کی چیزین ہین مسجد الحرام کی سب اُسمین رکھتے ہین
اور پیچھے اُس قبے کے ایک گنبد دوسرا ہی اور عقب اُس مکان کے کہ مصلاے شافعی اُسمین ہی ایک دروازہ ہی
کہ اُسکو باب السّلام کہتے ہین اور ایک زینہ چوبی گیارہ پائے کا واسطے داخلۂ بیت اللہ کے قریب مکان
زمزم کے رہتا ہی اور وہ والی مندرا س نے بھیجا تھا **بیان مفصل گنتی** اور دو رستونون کا سواے
اُن ستونون کے کہ زیادتی باب السّلام اور باب الزیارۃ مین ہین سب ستون گرد بہ گرد مسجد الحرام کے
چھ سو چوراسی ہین چارون طرف مسجد الحرام کے ہر طرف تین قطار ستون ہین بعضی جگہ کم اور بعضی جگہ زیادہ
چنانچہ کنج صفا کی طرف تین قطار ستون ہین کچھ کم اور باب ابراہیم اور باب الزیارۃ کی طرف تین قطار سے
پچاسی ستون زیادہ ہین **مفصل منارون** کا منارہ مسجد الحرام کے سات ہین چار چارون کونون پر
اور تین سواے کونون کے **بیان مفصل مساحت** کا زبیر خمیدی نے کہا ہی کہ مساحت مسجد الحرام کی
ایک لاکھ بیس ہزار گز ہی لیکن طول مسجد الحرام کا باہتمام گز سے علامۂ فارسی کے زمانے مین باب السّلام سے کہ وہ کونہ
دیوار مشرقی مسجد کا ہی باب عمرہ تک کہ وہ کونہ غربی مسجد کا ہی چار سو سات گز ہی اور عرض مسجد شریف کا باب بنی مخزوم سے
کہ مشہور بہ باب الصفا ہی اور پھر دیوار جنوبی مسجد کی ہی تا دیوار اصلی مسجد کے شمال کی طرف باب الندوہ کے ہی تین سو چار گز ہی فقط

خاتمۃ الطبع ۔ شکر خدا کہ یہ رسالہ تاریخ بناے کا معظمہ مصنفۂ اکمل الکملا محمد فخر الدین حسین مغفور حسب تحریک
جناب عالم الطبعی مولانا محمد قطب الدین خان دہلوی ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۰ ہجری مطابق ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۳ ع
بار دوم مقام لکھنؤ بمطبع منشی نول کشور مین چھپا

حرم کی ایک اور تنبیہ حرم محترم اور بیت اللہ شریف تھوڑی سی پھری ہوئی ہین چارون طرف سے چنانچہ رکن حجر اسود مقابل دونون مشرقون کے بیچ واقع ہوا ہی یعنے مشرق صیف مشرق شتا اور ستارہ قطب کا برابر رکن یمانی کے معلوم ہوتا ہی باقی کونے اسی طرح پر قیاس کرنا چاہیے **بیان مصلّون کا** پہلا مصلے حنفی ہی وہ ایک مکان ہی تین دری کا دو منزلہ عمارت عظیم الشان طرف شمال کے باہر ستونات مطاف سے واقع ہی اور اس مصلے سے دیوار حطیم تک اڑتالیس گز ہی دوسرا مصلے شافعی ہی کہ قریب چاہ زمزم کے واقع ہی اور یہ مصلے دیوار کعبہ شریف سے چالیس گز پر ہی اور اُس طرف کوئی ستون مطاف کا نہین ہی اور یہ مصلی بھی حد ستون مطاف سے باہر ہی درمیان عمارت چاہ زمزم اور منبر عالی سنگ مرمر کے واقع ہی اور اُسپر ایک مکان ہی ایکدرہ متصل مقام ابراہیم کے مشرق کی طرف تیسرا مصلے حنبلی ہی اُسپر بھی ایک مکان ہی چھوٹا سا ایکدرہ مقابل حجر اسود کے باہر ستونون مطاف سے جانب مشرق کے اور کنارہ دیوار مصلی سے تا پشتہ دیوار کعبہ کہ زیر حجر اسود ہی سینتالیس گز کا چوتھا مصلے مالکی ہی کہ اُسپر ایک مکان ہی ایک درہ جانب مغرب کے باہر ستونون مطاف سے واقع ہی اور کنارہ مصلے تلے شاذروان کعبے مین پینسٹھ گز ہی **بیان مقام ابراہیم کا** نقل ہی شیخ عزیز الدین سے کہ سنہ سات سو ترپن ہجری مین وہ مجاور کعبہ تھے اُسوقت اُنھون نے مقام ابراہیم کی پیمائش کی معلوم کیا بلندی اُسکی روے زمین سے ثلث گز اور آٹھون حصہ گز کا ہی اور اوپر سے وہ سنگ مربع ہی چارون طرف سے پاؤ گز ہی اور اُسپر نشان دونون قدمون کا ہی اور گرد جگہ قدمون کے چاندی کے پترے لگے ہین اور نشان قدمون کا پترون چاندی کے سے ساڑھے سات قیراط یعنے تیسرے حصہ گز کے آدھا قیراط کم ہی اور گز چوبیس ۲۴ قیراط ہی اور چارون طرف اُس موضع کے ایک صندوق زمین مین مضبوط کیا ہی اور اُس صندوق پر غلاف اطلس سیاہ زربفت کا ڈالا ہی اور اُسکے اوپر ایک گنبد چھوٹا سا لکڑی کا چار ستون پر کھڑا ہی اور اندر اُسکے سونے اور لاجورد وغیرہ سے تمام منقش کیا ہی اور بہت زیب اور زینت سے سنوارا ہی اور اوپر گنبد کے شیشے کے تختون کو باہم ملاکر میخ زد کیا ہی اور ہر چار طرف صندوق کے چار شیاکہ ہفت جوش کے یعنے چار ٹٹیان جالیدار ہفت دھات کی اُن چار ستونون سے کہ مذکور ہوے وصل کی ہین اور عقب اُس گنبد کے ایک مکان کہ پتھر کے ستونون پر تعمیر کیا ہی اور اُسکا نام ابواتہ حلف ہی اور طول اُسکا اور عرض اُس موضع مصلی کا کہ مقام نماز پڑھنے نفل طواف کا ہی پچیس اُس مکان کے پانچ گز ہی اور شیاکہ پنجرے کو کہتے ہین

کعبہ شریفہ کی ہی اور باقی زمین حجر کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بکریون کی جگہ تھی پیچھے اُسکو داخل حجر مین کیا ہی اور اُس حجر کے دو دروازے ہین ایک نزدیک کن شامی کے دوسرا نزدیک کن عراقی کے اور بابین دونون دروازون حجر کے بیس گز کا فاصلہ ہی اور دائرہ حجر کا اندر کی جانب اوپر سے اٹھائیس گز اور باہر کی طرف سے سوا چالیس گز ہی **بیان حفرہ کا** وہ ایک حوض ہی چھوٹا ملا ہوا دیوار شرقی کعبے سے نزدیک آستانہ کعبہ معظمہ کے وہ اس ایام مین ساتھ مقام جبرئیل کے مشہور ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حفرہ وہ جگہ ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام وقت تعمیر کعبہ شریف کے اسمین گارہ بناتے تھے اسواسطے اہل مکہ اس حفرہ کو معجنہ کہتے تھے طول اُسکا سات بالشت اور سات انگشت ہی ہوئی ہی اور عرض اُسکا پانچ بالشت اور تین انگشت ہی اور شیخ محی الدین طبری وغیرہ نے کہا ہی کہ یہ حفرہ وہ جگہ ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانچ وقت کی نماز اُس موضع مین پڑھی ہی اور اوقات نماز پنجگانہ کے معین کیے ہین اُس نماز نے مین کہ حق تعالے نے اس امت مرحومہ پر نماز فرض کی واللہ اعلم بالصواب **بیان حدود مطاف کا** حد دین مطاف کی حطیم کی طرف دیوار حطیم سے حد مطاف تک پچیس گز ایک بالشت دو انگشت ہی اور جانب غربی مین شاذروان یعنی پیشہ کعبہ ہی اور جنوب کی طرف شاذروان کعبہ سے تا سر حد مطاف اکیس گز اور آٹھ انگشت ہی اور روانہ کعبہ کی طرف سے حد مطاف تک تین گز ہی اور حد باب السلام قدیم تک اکیس گز اور تمام طول مطاف کا مابین جنوب شمال سے جنوب تک اٹھانوے گز اور تین بالشت گز دو انگشت کم یا قدرے زیادہ ہی **بیان عرض** زمین مطاف کا عرض زمین مطاف کا گرداگرد کعبے کے ہی اور اُسمین سنگ سفید سے فرش کیا ہی دروازہ کعبہ سے مشرق کی طرف کہ مقام ابراہیم ہی وہان سے شاذروان کعبہ تک کہ مقابل کعبے کے ہی چھیاسٹھ قدم ہی اور شمال کی طرف سے کنارہ حد مطاف سے تا دیوار حطیم کہ مقابل اُسکے ہی اکہتر قدم اور چھ انگشت ہی اور مغرب کی طرف کنارہ مطاف سے شاذروان کعبہ معظمہ تک اکاون قدم سے دو انگشت کم ہی اور یہ طرف اور طرفون سے زیادہ ہی اور جنوب کی طرف کنارہ مطاف سے تا شاذروان دیوار کعبہ مطہرہ کی اُس جگہ تک کہ حجر اسود ہی ستتالیس قدم ہی **بیان ستونون مطاف کا** ستون دائرہ مطاف کے جو واسطے لٹکانے قندیلون کے کھڑے کیے ہین سب تہتیس ہین اکتیس عدد ہفت جوش یعنے ہفت دھات کے ہین اور اُسکو بعضے پیرس بھی کہتے ہین اور دو ستون دونون کونون پر سنگ مرمر سفید کے ہین اور درمیان مین فرجہ ہی اور ہر دو ستون کے درمیان مین سات قندیلین شیشے کی لٹکی رہتی ہین اور ہر شب روشن ہوتی ہین اور یہ قندیلین گرد مطاف کے دو سو چوبیس ہین اور تمام قندیلین

بیت اللہ شریف کی کہ کعبہ ظاہر ہی طرف آسمان کے اس ایام مین اٹھارہ گز اور پاؤ گز ہی گز شرعی سے کہ چوبیس انگشتی ہی اور انگلی کا پہلو
اور وسط ہو نہ جڑ نوک اور انگلی چھ جو کے اعتبار کی ہی نہ کم نہ زیادہ آدھ جو کو انگلی پر پہلو سے رکھنا چاہیے بیان طول طول
بیت اللہ شریف کا رکن یعنے کونے حجر اسود سے تا رکن عراقی کہ دیوار شرقی خانہ کعبہ ہی چھبیس گز اور چھ قلفہ یعنے چھ بالشت اور کچھ کم ہی ہے
تا رکن شامی کہ دیوار غربی کعبہ ہی چھبیس گز اور ایک بالشت ہی بیان عرض کا عرض بیت اللہ شریف کا رکن یمانی سے رکن حجر اسود تک
کہ دیوار جنوبی کعبہ شریفہ ہی اکیس گز اور ایک بالشت ہی اور رکن شامی سے تا رکن عراقی کہ دیوار شمالی کعبہ ہی بائیس گز ہی اور عرض دیوار خانہ کعبہ کا
دو گز ہی اور بیت اللہ کی دو چھتین ہین ایک کے اوپر ایک یعنے دونون ملی ہوئی نہین ہین اور طول چھتون کا ایک طرف سے اکیس گز
قدرے زیادہ اور دوسری طرف سے بائیس گز کچھ زیادہ ہی اور عرض دونون چھتون کا ایک طرف سے اٹھارہ گز اور دوسری طرف سے
سترہ گز ہی اور دروازہ کعبہ شریفہ کا دیوار شرقی مین ہی اور طول اسکا چھ گز اور دس انگشت ہی اور عرض چھ گز ہی اور تختہ دروازہ کے
ساج کی لکڑی کے ہین اور اوپر چاندی کے پترے نقرئی میخون سے جڑے ہین اور بلندی آستانہ کعبہ کی زمین سے چار گز اور آٹھون حصہ
گز کا ہی اور نادوان کعبہ معظمہ کا اسکو میزاب رحمت کہتے ہین درمیان دیوار شمالی کعبہ کے مابین رکن عراقی اور رکن شامی کے ہی اور قبر
اسمعیل علیہ السلام کی نیچے اس میزاب رحمت کے ہی اور حجر اسود درمیان مشرق اور شمال کے جو رکن کعبہ شریف کا ہی اس رکن مین ہی
اور بلندی حجر اسود کی زمین سے اٹھائی گز اور چھٹے حصہ گز سے کچھ زیادہ ہی اور تعداد عرض طول حجر اسود کی ظاہر ہی کہ ایک وجب اور
چار انگشت ہی کہ انگلیان اکٹھی ملی ہون بیان طول حد مستجار کا اور طول وحد مستجار کی چار گز اور پانچ انگشت ہی اور
مقام مستجار درمیان رکن یمانی اور دوسرے دروازہ کعبہ کے ہی وہ دروازہ اس زمانہ مین بند ہی اسکو مستجار اسواسطے کہتے ہین کہ
اس جگہ آدمی کھڑے ہوتے ہین اور ہاتھ اوپر دیوار کعبہ کے رکھکر دعا کرتے ہین اور مغفرت مانگتے ہین اس سبب سے اسکو مستجار
من الذنوب کہا ہی اور عرض اس دروازہ کا جو بند ہی تین گز اور طول پانچ گز سے کچھ زیادہ ہی اور حطیم کا نام اول حجر تھا بکسر حا حطی اور
فتح جیم تا زی اور سکون ے مہملہ کے اب اسکو حطیم کہتے ہین وہ ایک احاطہ مدور ہی آدھا دائرہ اور یہ حجر جانب شمالی کعبہ شریف مین زیر
میزاب رحمت کے ہی اور حجر اس جگہ کا نام اسواسطے ہوا کہ وہ جگہ جدی ہوئی ہی کعبہ مشرفہ سے اور حد اس حجر کی رکن عراقی سے
رکن شامی تک ہی اور زمین حجر مین سنگ رخام سفید و سنگ سیاہ و سرخ و زرد و سبز سے فرش کیا گیا ہی اور اس جگہ سے کہ زیر
نادوان کعبہ مشرفہ کے ہی دیوار حجر تک کہ مقابل اسکے ہی دس گز اور تین بالشت گز ہی اور سات یا چھ گز اور ایک وجب اسمین زمین

تمام حجر شمیسی اور زیادتی مین باب ابراہیم کی طرف ایک سو چھیالیس ۱۴۶ کنگورے ہین سب سنگ شمیسی ہی بیان پیمائش کا علامہ قسطلانی نے لکھا ہی کہ سب مسجد الحرام ایک لاکھ بیس ۱۲۰ ہزار گز ہی لیکن تحقیق وہ ہی کہ علامہ فاسی نے تاریخ صغیر اپنی مین کہ نام اُسکا تحصیل المرام ہی نقل کیا ہی کہ ناپا مین نے مسجد الحرام کو لوہے کے گز سے پس طول اُسکا دیوار غربی سے دیوار شرقی تک کہ مقابل اُسکے ہی تین سو چھپن گز اور آٹھوان حصہ گز کا ہی اور ہاتھ کے گز سے چار سو ساٹھ ۴۶۰ گز معلوم ہوا گز آہنی ہاتھ کے گز سے بڑا ہوگا اور ناپا مین نے عرض مسجد الحرام کا دیوار شامی سے دیوار یمانی تک دو سو چھیاسٹھ ۲۶۶ گز آہنی سے اور ہاتھ کے گز سے تین سو چار گز ہوتی ہی یہ پیمائش انتہی جسطرح فارسی نے ذکر کیا ہی اس طریق سے تمام مسجد کی حساب ضرب سے گز آہنی سے چھ سو بائیس ۶۲۲ گز اور ہاتھ کے گز سے سات سو گیارہ گز ہوتی ہی واللہ اعلم

بیان مطاف کا ملا علی قاری نے شرح منسک متوسط مین لکھا ہی کہ مراد مطاف سے وہ جگہ ہی کہ مقرر کی گئی ہی واسطے طواف کے اور اسی قدر تھی مسجد الحرام زمانہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مین اور مولانا قطب الدین مکی نے تاریخ مکہ مین لکھا ہی کہ مطاف مطلق اسقدر ہی گرد بیت کے کہ فرش کیا ہی اسمین اسوقت تک پتھرون کو تراش کے قسم سنگ صوان سے اور بنایا ہوا تھا وہ دائرہ مطاف کا سنہ نو سو اکسٹھ ۹۶۱ ہجری مین سلطان سلیمان خان بن سلطان سلیم خان کے حکم سے کہ وہ سلاطین روم مین سے تھا اور اندازہ کیا راقم رسالہ ذخیرۃ الدارین نے عرض و طول موضع مطاف کا گز شرعی سے کہ وہ چوبیس انگشتی ہی اور موضع مطاف واقع ہی دائرہ کی طرح نہ اوپر صورت تربیع کے اور دائرہ اُسکا سب طرف سے یکسان نہین ہی اور تربیع بمعنی مربع ہی یعنے چارون طرف سے برابر ہو پس یا اُسکو چارون طرف سے مقابل اور بیچ کعبہ مشرف سے پایا اُسکو شمالی کی طرف کعبہ معظمہ کے اور باہر حطیم سے کہ پس گز اور ایک بالشت دو انگشت اور مغرب کی طرف کعبہ مشرفہ سے چوبیس ۲۴ گز دو انگشت کم اور جنوب کی طرف کعبہ سے اکیس ۲۱ گز اور آٹھ انگشت اور مشرق کی طرف کعبہ معظمہ سے نہایت باب السلام قدیم تک چوالیس گز اور حساب کیا گیا ہی ان سب گزون کا سب جوانب کے مقابلے سے اوپر سے کعبہ شریفہ کی نہ گوشون اور نہ اُس مکان سے کہ واقع ہی درمیان بیچ کے جامع الامور مین لکھا ہی کہ مسجد الحرام وسط مکہ مین ہی مساحت اُسکی گیارہ سو بیس ۱۱۲۰ گز ہی اور طاق اُسکے یعنے محرابین دروازون کی چالیس ۴۰ ہین اور ستون اُسکے چار سو چوبیس ۴۲۴ ہین سب سنگ خام سے ہین اور دروازے اُسکے پندرہ ہین انتہی بیان ارتفاع کا بلندی

مطاف کے اور ہموار کرنے اُنکے سے زیر قدام طائفین کے بیچ طواف کے اور زیور بچھانے باب شریف و میزاب
معظم بزرگ کے خلیفہ خدائے بزرگتر کا سلطان روم و عجم کا اور قبول کیا خدا نے اُسکو اور پسند کیا واسطے خدمت
کرنے مقام کے خلیفہ بن سلطان الملک المظفر ابوالفتوحات سلیمان خان کو قبول کرے اللہ اُس سے نیک اعمال
اور پہونچاوے اُسکو اُس چیز تک کہ پہونچا دیوے اُسکو سعادت و اقبال تک وجب تمام ہوئی تجدید اوا کی
ساتھ تاریخ کے طائر تعنیت نے کہ بنایا اللہ نے قبلہ ہمارا کتابہ بیچ حوض جبرئیل کے پہلوے راست لنگر مین
بعد بسم اللہ کے حکم کیا ساتھ عمارت اس مطاف شریف کے سردار ہمارے اور مولا ہمارے امام بزرگ
یعنے بادشاہ نے فرض کیا گیا طاعت کا اوپر تمام اُمتون کے ابو جعفر منصور مستنصر باللہ امیر المومنین تا یمکیا گیا
جانب خدا کے سے پہونچاوے اُسکو اللہ امیدون اُسکی کو اور زینت دیوے ساتھ نیکیون کے اعمال اُسکے کو
اور یہ بیچ مہینون سنہ چھسو اکتیس ۶۳۱ کے ہجری و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ اور کتابہ پہلوے راست اُسکے کا
فوق اُسکے اوپر رخام کے بعد بسم اللہ کے یہ ہے سوا اسکے نہین کہ تعمیر کرتا ہے مساجد اللہ کی کو جو ایمان لایا ساتھ اللہ کے
اور دن آخرت کے اور قائم کیا اُسنے نماز کو اور دی زکوٰۃ اور نہ ڈرا مگر اللہ سے پس قریب ہین وہ لوگ کہ ہون
ہدایت پانے والون سے امر کیا ساتھ عمارت سقف بیت شریف اور دیوارون اور میزاب رحمت کے اُس شخص نے
کہ محتاج ہے طرف رحمت پروردگار اپنے کے کہ وہ بادشاہ بحر و بر اور روم و عراقین کا سلطان احمد خان ہے بیچ شہر
محرم کے سنہ ایک ہزار اکیس ۱۰۲۱ ہجری ہین تتمہ بیچ بیان اُن چیزون کے کہ متعلقات حرم سے ہین بیان
کنگورون کا سب کنگورے مسجد الحرام کے ایک ہزار تین سو باون ۱۳۵۲ ہین اُنمین سے ایک سو ترپن ۱۵۳ سنگ رخام ہے
اور باقی حجر شمسی سے ہین جانب مشرق کے حرم سے ایک سو پینتیس ۱۳۵ کنگورے ہین ایک سنگ خام سے
اور وہ بڑا ہے اور باقی سنگ شمسی سے اور جانب شمالی حرم کے تین سو اکتالیس ۳۴۱ ہین سات سنگ خام سے اور
تین بڑے ہین اور باقی حجر شمسی سے اور جانب غربی حرم سے دو سو چار ۲۰۴ ہین پچہتر ۷۵ سنگ خام سے اُنمین
ایک بڑا ہے اور باقی حجر شمسی سے اور جانب جنوبی حرم سے تین سو پینتیس ۳۳۵ ہین ستر سنگ خام سے اُنمین
تین کنگورے بڑے ہین اور باقی سنگ شمسی سے ہین اور زیادتی باب الندوہ مین ایک سو اکانوے ۱۹۱ ہین

مگر وہ شخص کہ لایا اللہ کے پاس قلب سلیم سلطان سلیم بن سلطان سلیمان بن سلطان سلیم بن سلطان بایزید
بن سلطان مُراد بن سلطان مُراد بن سلطان محمد بن سلطان بایزید بن سلطان مُراد بن سلطان آورخان
بن سلطان عثمان جگہ دے اُسکو اللہ اوپر تختون کے بیچ جنتون کے اور ہمیشہ رکھے اولاد اُنکی کو اوپر مسند
خلافت کے گذرے زمانہ تک اور تھا شروع بیچ چوبیسوین ربیع الاول کے مہینون سال نوسو اسی سے
پس جب سپرد کی سلطان سلیم نے امانت حیات اپنی کی ساتھ نیکی تسلیم کے اوی با ایمان اور رحلت کی
دار کمی و قصور یعنے دنیا سے طرف اُسکے کہ آمادہ کیے اللہ نے واسطے اُسکے بیچ جنت کے محلون سے قبل تمام ہونے
اُس چیز کے کہ قصد کیا تھا اُسنے تجدید مسجد الحرام سے اور بٹھایا اللہ نے اوپر تخت خلافت کے بیٹے بزرگ اُسکے کو
اچھا بٹھانا اور کیا بارگاہ اُسکی کو جاے رجوع واسطے لوگون کے آسان کیا اللہ نے واسطے اُسکے اتمام اُسکا
روشن کرے اللہ ساتھ روشنی اقبال اُسکے کے مُنہ راتون اور دنون کے اور رُسلاوے خلق کو بیچ مہد عدل اُسکے
قیام قیامت اور ساعت قیام تک اور رقم کی راقم اِس ارقام نے ایک تاریخ کہ لائق ہی ساتھ اُسکے کہ لکھی جاوے
بیچ اِس مقام کے ترجمہ اُسکا یہ ہی تجدید کیا سلطان مراد بن سلیم نے مسجد بیت قدیم بزرگ کو خوش ہووے
اُس سے مسلمان سب ہمیشہ ہو جیو فتوح فتح دیا گیا لواد علم کا کہا روح القدس نے بیچ تاریخ اُسکی کے تعمیر کیا
سلطان مراد نے حرم کو اور لکھا ہی اوپر باب جمیع کے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی اور وہ باب ساتھ اُسکے مشہور ہی جانب
صفا کے کتابہ بزبان عربی مین کہ ترجمہ اُسکا یہ ہی بعد بسم اللہ کے محمد رسول خدا کے ہین بھیجا اُسنے اُنکو ساتھ ہدایت
اور دین حق کے تا غالب کرے اُس دین کو اوپر کُل دینون کے اگرچہ بُرا جانین شرک کرنے والے تحقیق
اول گھر کہ بنایا گیا واسطے آدمیون کے وہ ہی کہ بیچ مکہ کے ہی برکت والا اور ہدایت ہی واسطے مسلمانون کے
بیچ اُسکے نشانیان ظاہر ہین اور مقام ابراہیم ہی جو شخص داخل ہوا اُسمین ہوا امن پانے والا اور واسطے اللہ کے ہی
اوپر لوگون کے قصد کرنا کعبہ کا جو شخص استطاعت رکھتا ہی طرف اُسکے راہ کی یعنے استطاعت زاد راحلہ کی
اور طریق امن کا کتابہ جانب شرقی مطاف کا بعد بسم اللہ کے اول یہ آیۃ لکھی ہی اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ
اٰمِنًا تک بعد اُسکے وہ عبارت ہی کہ ترجمہ اُسکا یہ ہی نزدیک ہوا ساتھ اللہ کے تجدید بچھانے پتھرون

بیچ اولاد اُسکی کے روز قیامت تک واسطے تجدید آثار مسجد الحرام اور احاطہ اُسکے کے ایسی مسجد کہ برابر ہو مقیم بیچ اُسکے
اور مسافر پس تمام ہوے بیچ اول سلطنت عظمیٰ اُسکی کے ہمیشہ رہے واسطے حرمین محترمین کے خدمت کرنے والا
ساتھ تجدید حرم بیت خدائے غالب و برتر کے ساتھ حکم اُسکے کے کہ معزز و بزرگ ہی یعنے تمام ہوئی یہ تجدید بیچ اول
سلطنت سلطان مُراد کے ساتھ حکم مغرور و مجمل اُسکے کے اور تعمیر کیا جو معمار اُسکے نے ہر چیز کو کہ متزلزل ہوئی ارکان
اُسکی سے بعد اُسکے کہ قریب تھین کہ گر پڑین بلند دیوارین اُسکی پس نئی بنائین اُسنے دیوارین حرم بیشہ قدیم کی
اور احاطہ کیا اُسکا ساتھ اکمل زینت اور بزرگتر صورت کے بعد اسکے کہ کہنہ کیا تھا اُسکو روز و شب نے اور
کھایا تھا لکڑیون سقف اُسکی کو دیمک اور کیڑون نے پس بلند کیے قبہ موضع سطوح کے بنائے گئے ساتھ
لکڑیون کے اور مسرور ہوے ساتھ اس نکوئی بزرگ کے تمام پیرو جوان پس یقین کیا اُنھون نے
واسطے اُسکے ساتھ بزرگی روشن اور شرف فاخر کے پڑھنے والے اس قول کے اللہ تعالے کے سوا اُسکے نہین
کہ تعمیر کرتا ہی مساجد اللہ کی کو وہ شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے درحالیکہ دعا کرنے والے تھے
اُسکے اللہ تعالے سے بزرگی اور ذخیرہ ذاخر کے کہنے والے یا الٰہی دائم رکھ تو اُسکو اوپر تخت سلطنت کے
محفوظ بیچ حفظ اپنی کے کُل آفت سے اور فتح مند کر اوپر اُس شخص کے کہ ارادہ کرے مخالفت اُسکی کا
استوار کنندہ واسطے مسجدون اور مدرسون کے تجدید کرنے والا بہتر ہر صندم اور کہنہ کا اور کر تو روانہ
اُسکے کو واسطے امیدوارون کے جاے امن امن پانے والون کا اور آستانہ اُسکے کو واسطے محتاجون کے
کفیل و ضامن آتے ہین طرف اُسکے ہر راہ دور سے ساتھ حرمت کعبہ کے قبول کرے اللہ دینے والا
سوال کا طفیل مرتبہ رسول کے اس دعا کو کہ لائق ہی ساتھ قبول کے پس جب محکم کیا اُسنے بنیاد اُسکی کو
اوپر تقوی کے اللہ سے اور رضامندی کی ہوئی وہ عمارت استوار ارکان مشابہ روشنی جمعون کے
اور ہوئی یہ بات آغاز خلافت اُسکے کا اور براعت الاستہلال واسطے فرمان سعادت اُسکی کے بیچ اول
سعادت اُسکی کے اوائل سنہ نوسو چوراسی ہجری مین اور تھی ابتدا اس تجدید کے ساتھ امر والد بزرگ
اُسکے کے چلنے والا طرف استقرار خدا سے بزرگ کے سلطان سعید کہ [illegible] اولاد

فائدہ ذکر کیا گیا بیچ ماقبل کے نہر زبیدہ کا جان تو ہر آئینہ وہ بند ہوتی تھی بسبب انہدام کاریزون
اور کم ہونے بارش کے ساتھ طول ایام کے اور خلفا اپنے ملوک تعمیر کرتے تھے اُسکو اور تعمیر کیا اُسکو
ملک کوکبوری نے سنہ پانچ سو چوالنوے مین پھر صاحب اربل مظفر الدین نے بیچ سنہ چھ سو کے
پھر مستنصر باللہ نے بعد پچیس برس کے سنہ چھ سو انیس ۶۱۹ مین کئی بار تعمیر کیا ابو سعیدہ خدابندہ نے
سنہ سات سو چھتیس مین پھر تعمیر کیا شریف حسن بن عجلان نے بیچ سنہ آٹھ سو کے پھر بعد بند ہو جانے کے
تعمیر کیا ابو نصر قرقسی نے پھر تعمیر کیا قاتبیار نے پھر بند ہوے بیچ اوائل سلطنت عثمانیہ کے یہانتک کہ
بیچ سنہ نو سو تیس کے بیچا گیا ایک مشکیزہ صغیر بدے ایک دینار کے روز عرفہ کے اور حجاج زبان نکالے تھے
پیاس سے پس فی الحال نازل کیا اللہ جل شانہ نے باران پھر پیا اور شکر کیا اُنھون نے اور شکر کیا
شکریے مین پھر حکم کیا سلطان نے واسطے تعمیر نہر حنین اور نہر عرفات کے یہانتک کہ نکل گئی
نہر حوض ماجن سے کہ بیچ مسقلہ یعنے راہ یمن کے ہے اور تھے حوالی عرفات مین سبزہ زار و باغ پھر بند ہو گئی
نہر زبیدہ کی بیچ سلطنت سلیمان خان کے پھر تعمیر کیا اُسنے اُسکو ساتھ احسن تعمیر کے اور ملائے طرف اُسکے
چشمہ ساتھ بہتر اعانت کے اور پیچھے سلیمان کے تعمیر کیا بیٹے اُسکے سلیمان خان نے ساتھ حکمتہاے
کثیرہ اور صرف ہمت بزرگ اور دیناروں غیر محصورہ کے جزاہ اللہ انکو بکوئی خاتمہ بیچ بیان
متفرقات کے کتابہ باب عباس کا باب علی تک کہ عبارت عربی مین ہے ترجمہ اُسکا یہ ہے سبب تعریفین ثابت ہین
واسطے اُس اللہ کے کہ استوار کیا اُسنے بنیاد دین محکم کو ساتھ نبی رحمت اور رہنمائی کے اور خاص کیا اُنکو ساتھ
مزید فضل کرامت اور سعادت امور مدد دینے کے اور کیا حرم کرم اپنے کو مطاف واسطے گروہون طائفین و
قاصدین کے کہ قصد کرنے والے ہین انتہاے ممالک بلاد سے درود بھیجے اللہ اوپر اُنکے اور اوپر آل اُنکی کے اور
اصحابون اُنکے کے کہ بزرگ بزرگ ہین اور توفیق دی اللہ نے بندہ اپنے کو کہ اعانت پکڑنے والا ہے ساتھ استوار کرنے
شریعت کے اور محکم کرنے ارکان اُسکے کے اوپر وجہ مراد کے جمع کرنے والا ذخیرہ آخرت کا توشہ لینے والا زاد معاد سے
سایہ اُسکا دراز ہو اوپر سرون بزرگون کے سلطان ہے السلاطین سلطان مراد کرے اللہ خلافت بیچ ذات اُسکی اور

کھانے سے اور تھے منارات کثیرہ اوپر راہون جبل اور محلات کے اذان دیتے تھے اوپر اُنکے مؤذن اور تھے
واسطے اُنکے ارزاق اور روزینہ اور تھا واسطے عبداللہ بن مالک خزاعی کے ایک منارہ اوپر ابی قبیس کے
اور اوپر چوٹی کے ایک منارہ اور ایک منارہ مشرف اوپر باب لاجیاد کے اور ایک منارہ طرف پہلو اُسکے
اور واسطے عبداللہ بن مالک کے ایک منارہ مشرف اوپر مُجمزہ کے مُجمزہ نام ایک مقام کا ہی اور ایک منارہ
بیچ شعب عامر کے اور ایک اوپر جبل تفاحہ اور اوپر جبل احمر اور سوا اُسکے اور تھے بقدر پچاس منارہ کے
اور وہ منارات جو اب موجود ہین وہ سات ہین اوّل منارۂ باب العمرہ طول اسکا سر سٹھ گز ہی
تعمیر کیا اُسکو ابو جعفر عباسی نے اور تعمیر کیا اُسکو بعد اُسکے صاحب الموصل جواد اصفہانی نے بیچ سنہ
پانچ سو اکاون کے اور رئیس مؤذنین کا اذان دیتا تھا بیچ اُسکے پھر ہوا منارہ باب السلام کا مقرر
واسطے اذان کے اور وہ دوسرا منارون کا ہی طول اُسکا پینسٹھ گز ہی پھر قبیہ زمزم کا ہی مگر شبہاے
رمضان مین بیچ سحر کے واسطے سحر کھلانے اور تذکیر کے پس ہوئی یہ بات اوپر منارہ باب السلام کے
اور جبکہ ہوا کہنہ منہدم کیا اُسکو سلطان سلیم خان نے اور بنایا اُسکو سنہ نوسو اکیس مین اور
جسنے بنایا یہ منارہ مہدی منصور عباسی تھا اور تیسرا منارہ باب علی کا ہی بنایا اُسنے اُسکو بھی طول اُسکا
چون گز ہی پھر بنایا اُسکو سلطان سلیمان خان نے جبکہ منہدم ہوا اور اعادہ کیا گیا مجر شمیسی سے
اور بنائے گئے واسطے اُسکے مرتبہ اور درجۂ اعلیٰ و اسفل اوپر طریق منارون روم کے اور چوتھا
منارۃ الحزورہ ای باب الوداع ہی طول اُسکا پچاس گز ہی ساتھ دو درجون کے بنایا اُسکو مہدی باللہ
پھر تعمیر کیا اُسکو شعبان صاحب موصل نے دوبارہ واسطے گر جانے اُسکے کے سنہ سات سو اکہتر مین
اور پانچوان منارہ باب الزیادہ کا قد اُسکا سر سٹھ گز ہی اور وہ سات دو درجون قدیم کے ہی
شاید کہ بنایا اُسکو معتضد عباسی نے اور چھٹا منارہ سلطان قاتبیار کا ارتفاع اُسکا سر سٹھ گز ہی
طرف مسعی کے ساتھ تین منازل کے اور ساتوان منارہ سلطان سلیمان خان کا مابین باب السلام
و باب الزیادہ کے ہی طول اُسکا پینسٹھ گز ہی بنایا اُسکو ساتھ مجر شمیسی کے جانی دار سابع عالی طلاے

سات دروازہ ہین اول بیچ اُسکے دو طاق ہین اور نام رکھا گیا ہی ساتھ بازان کے اِسواسطے کہ نہر مکہ کی کہ معروف ہی
ساتھ بازان کے قریب ہی اُس سے اور تحقیق کہ تجدید کیا گیا یہ دروازہ اور دوسرا دو طاق ہین نام رکھا گیا ساتھ
باب البغلہ کے تحقیق تجدید کیا گیا تیسرا باب الصفا پانچ طاق ہین اور نام رکھا گیا ساتھ باب بنی مخزوم کے کہ نام ایک
قبیلہ کا ہی بنیا بنایا گیا اور کنگرہ بنائے گئے چوتھا دو طاق ہین اور مشہور کیا گیا ہی ساتھ باب اجیاد صغیر کے اور
وہ نیا بنایا گیا اور پانچوان دو طاق ہین اور وہ باب الرحمۃ ہی نام رکھا گیا ساتھ باب المجاہدیہ کے اور تجدید کی گئی
بیچ اُسکے چھٹا دو طاق ہین اور مشہور کیا گیا ہی ساتھ باب المدرسہ کے اور باب عجلان کے ساتھ نام شریف کے
اور نیا بنایا گیا ساتوان باب مہانی دختر ابی طالب اُسمین دو طاق ہین اور نیا بنایا گیا ہی اور بیچ جانب غربی کے
تین ہین اول دو طاق ہین اور وہ باب الجزورہ والوداع ہی اور نہین تجدید کی گئی بیچ اُسکے کوئی چیز دوسرا
باب ابراہیم ایک طاق ہی بڑا اور نہین تجدید کیا گیا تیسرا باب العمرہ ای باب بنی سہم اور بیچ جانب شمالی کے پانچ ہین
اول باب السدرہ و باب العتیق و باب العمرہ ای باب عمرو ابن عاص طاق واحد اور تحقیق تجدید کی گئی ہی
بیچ اُسکے دوسرا باب العجلہ و باب الباسطیہ متصل مدرسہ عبد الباسط کے اور ہر آئینہ تجدید کی گئی بیچ اُسکے
تیسرا باب القطبیہ طاق واحد ساتھ زیادتی دار الندوہ کے اور نہین تجدید کی گئی اُسمین چوتھا تین طاق
ساتھ زیادتی کے طرف جانب شامی اُسکی کے اور تھے دو طاق اور قاسم بیگ نے کھولا تیسرا بیچ ڈھایا گیا
پھر بنایا گیا جیسا تھا پانچوان باب الدریبہ و باب المدرسہ ایک طاق ہی نزدیک منارۃ السلام کے اور
تجدید کیا اُسکو قاسم بیگ نے نزدیک بنانے مدرسۂ سلطانی کے اور اما منائر یعنے منارہ پس تھے بہت ایک تھا
اوپر باب ابراہیم کے مثل عبادت خانہ کے منہدم کیا اُسکو ایک امیر نے مکہ مین سے واسطے مشرف ہونے
اُسکے کے اوپر گھر اُسکے کے اور ایک منارہ تھا اوپر باب الصفا کے چھوٹا علامت واسطے باب الصفا کے
نہین چڑھا جاتا تھا اوپر اُسکے بسبب تنگی اُسکی کے اور ایک منارہ تھا نزدیک میل کے ڈھایا گیا
اور ایک منارہ نزدیک مسجد رابہ کے اذان دیجاتی تھی بیچ اُسکے واسطے افطار کرنے صوم رمضان کے
اور روشن کیجاتی تھی اوپر اُسکے قندیل اور بجھائی جاتی تھی نزدیک سحر کے تا باز رہین روزہ دار

کی صفون مین سے اوپر اکیا اُنھون نے جانب شرقی کو حرم محترم سے اور جانب شمالی کو باب عمرہ تک پس عمر
نہ پائی یعنے زندہ نہ رہا اتمام عمارت تک پھر تمام کیا بیٹے اُسکے سلطان مُراد خان نے دونون جانبون غربی جنوبی کو
ساتھ تمام کنگورون اُسکے کے اور دروازون اُسکے کے اور درجات یعنے زینون اُسکے کے داخل اُسکے اور خارج
اُسکے سے اوپر نیکترین تعمیر کے اور واسطے تعمیر اُسکی کے تاریخین ہین کہ مضمون اُنکا یہ ہی تجدید کیا مسجد الحرام کو
مُراد خان نے ہمیشہ ہو جیو غلبہ اُسکا اور دراز ہو جیو زمانہ خلافت اُسکی کا ایضاً واسطے اسکے کہ وہ بہتر مساجد
اللہ کی ہی ایضاً دراز کرے اللہ واسطے اُسکے کہ تمام کیا اُسنے اُسکو عمر ایضاً تجدید کیا سلطان مُراد بن سلیم نے
مسجد بیت العتیق محترم کو مسرور رہوے اُس سے مسلمان سب ہمیشہ ہو جیو فتح دیا گیا رایت ونشان اُنکا
کہا روح القدس نے بیچ تاریخ اُسکی کے تعمیر کیا سلطان مراد نے حرم کو اور اوپر ابواب مسجد کے کتابہ ہین طویل
ساتھ خط نسخ اچھے کے اور عبارات ہین بیچ نہایت مراتب بلاغت اور فصاحت کے قریب ہی کہ لکھون مین اُسکو
بیچ آخر کتاب کے انشاء اللہ تعالے اور صرف کیا گیا بیچ اس عمارت کے اُسقدر کہ خارج از حساب ہی اور
سقون رخامیہ تین سو گیارہ ہین بیچ جانب شرقی کے حرم سے باسٹھ ہین اور بیچ جانب شامی یعنے شمالی کے
اکاسی ہین اور بیچ جانب غربی اُسکی کے چوسٹھ اور اُنمین چھ حجر صوان سے ہین اور وہ ایک قسم حجر کی ہی
اور بیچ جانب جنوبی کے اُسکے تینتیس گیارہ صوان سے اور بیچ زیادتی باب ابراہیم کے چھ اور شمسیہ ایک سو چھیالیس
بشکل مربع ومسدس ومثمن اوپر حسب اقتضاے امکنہ کے اور بیچ زیادتی دار الندوہ یعنے باب الزیادہ کے
چھتیس اور بیچ زیادتی باب ابراہیم کے اٹھارہ بیان قبہ ہا اور قبے ایک سو باون ہین اور بشکل کرسی ابراہیمی کی
دو سو تینتیس اور مصلے چھپن اور کنگورہ ایکہزار تین سو اسی اور تھے بیچ مسجد ابواب اُسکے کے چار سو چھیانوے
اور دروازہاے کلان ستہ ہین اور بیچ اُنکے اُنتالیس طاق ہین بیچ جانب شرقی کے چار اول باب السلام
اور مشہور کیا جاتا ہی ساتھ باب بنی شیبہ کے اور اُسمین تین طاق ہین وہ قدیم ہین اور دوسرا دو طاق ہین
باب النبی وباب الجنائز وباب العباس اور نہین تجدید کیے گئے بیچ اُسکے سواے کنگورہ کے اور تیسرا دو طاق ہین
وہ باب علی ہی اور چوتھا باب بنی ہاشم وباب علی اور تحقیق تجدید کیا گیا اوپر احسن وضع کے اور بیچ جانب جنوبی کے

کعبہ کو اور سالانہ عساکر کو اور اخراجات اتواب و قلعجات و شیشہ آلات و فانوسون اور تیمنون اور خادمون اُنکے کو تھا
اسطرح کے کہ نہین قدرت رکھتا کوئی بادشاہون مین سے مصارف ایک سال کا پس کیونکر سات اخراجات سالہائے
بیشمار کے اور اُنمین سے جو کہ تعمیر کیا گیا بیچ سلطنت سلیم خان کے قبہ تھا بیچ مصلے حنفی کے پیچھے فتوے لینے کے مفتی سے
بعد اُسکے کہ ہوا مسقف اوپر چار ستونون کے بیچ اُسکے محراب پھر تغیر دیا امیر بندر جدہ نے اور بنایا مربع صاحب
دو طبقہ یعنے دو درجہ کا اوپر والا واسطے تکبیرین کے اور نیچے والا واسطے مصلیین کے اور آثار سلطان سلیمان سے
مدارس اربعہ سلیمانیہ ہین بنایا اُسنے انکو واسطے طلباے مذاہب اربعہ کے اور مقرر کیے واسطے اُنکے مصارف
بزرگ اور خدمات اُنکی سے ہر صاف کرنا نالہ کا اور اُٹھانا مٹی کا مقابلہ ابواب کے سے اور پھینکنا اُسکا بیچ
مستقلہ یعنے راہ مین کے بعد جمع ہونے دس برس کے اور تحقیق غافل ہوے لوگ ایکبار تیس برس تک
پس بلند ہوئی زمین یہانتک کہ باقی نہ رہے ظاہر سے نہاے ابواب سے تین زینے اور تھے سب پندرہ بارہ زیر خاک
پوشیدہ ہو گئے پس آئے ایک روز سنہ نوسو تراسی مین پھر داخل ہوے قیمائم اور تراب یعنے کوڑے اور مٹی
دروازون سے بیچ مسجد کے اور پھیلا اطراف اور پہونچی مٹی اور پانی آستانہ بیت تک اور باقی رہے تمام
دن و رات اور معطل رہی نماز و جماعتین سات وقتون کی پس جلدی کی اُنھون نے اور کھول راہ اور
پاک کیا حرم کو اور اُنمین سے جو تعمیر کیا اُسکو سلطان سلیم خان نے قبہ یعنے گنبد ہین بیچ چار طرف حرم کے
اور تھے وہ سقف دار لکڑیون سے کھاتے تھے اُسکو کیڑے بسبب گذرنے زمانے کے اور یہ بیچ سال
نوسو اسی کے ہوا اور شرح اُسکی یہ ہے کہ شروع کیا اُسنے جانب شرقی اے باب علی سے باب السلام تک
اور ڈھایا اُسکو اے جانب شرقی کو پس جب ظاہر ہوئی بنیاد پایا اُنھون نے اُسکو متخلخل اور خالی بسبب طول زمانہ کے
پس رکھی بناے جدید اوپر وجہ اُسکے کام کے پھر فکر کی اُنھون نے کہ ہر آئینہ مرمر حمل جاتا ہے ساتھ آگ کے اور شمسی اے
بھر بند دودہ کہ قطع کیا جاتا ہے جبال سے کہ قریب بیر شمس کے ہین نزدیک حد حرم کے راہ جدہ کی سے لائق تر ہے رخام سے
پس ضرور ہے ستونون اُسکے سے نیچے گنبدون کے پھر نصب کیا اُنھون نے اول شمسی کو کہ مٹایا اونکا یعنے دل اُسکا
بقدر چار ستون رخام کے تمام بعد اُسکے رخام پھر ستون شمسی کے اور اسی طرح اطراف ہر قبہ سے اور دور کی اُنھون نے

امیر تیمور نے بایزید کو لکھا کہ دونون مجرمون ہمارے کو اپنے پاس سے نکالدو بایزید اسکو دیکھکر غضبناک ہوا اور
جواب مین گالیان لکھین اور درخواست جنگ کی کی امیر تیمور نے وزرا و امرا اُسکے کو کہ ہم جد تیمور کے تھے ساتھ اپنے
موافق کرکے راہ نامعلوم سے روم کو روانہ ہوا بایزید راہ مشہور سے بہ ارادۂ جنگ تیمور کے چلا بایزید راہ مین تھا
کہ امیر تیمور روم مین پہونچا بایزید سنکر ہراسان ہوا اور طرف روم کے پھرا اور وزرا و امرا اور بیٹے اُسکے نے
پہلوتہی کی بایزید نے شکست پائی چنانچہ تاریخ تیموری مین بہ تفصیل مرقوم ہی پھر حاکم ہوا بعد بایزید کے بیٹا اُسکا
سلطان محمد خان سنہ سات سو سولہ مین ظاہر ہوا بیچ زمانہ اُسکے کے شاہ اسمٰعیل بن حیدر بن جنید صفوی
بیچ عجم کے اور ظاہر کیا اُسنے رفض پس شکست دی اُسنے اسماعیل کو اور قتل کیا اُسکو اور صفی الدین جد اعلیٰ اُسکا
قدوۃ المشائخ تھا یعنے جُنید بغدادی رضی اللہ عنہ اور بعد اُسکے مراد خان ثانی ہوا سنہ آٹھ سو چوبیس ۸۲۴ مین
پھر سلطان محمد سنہ آٹھ سو چھبیس ۸۲۶ مین پھر بایزید خان سنہ آٹھ سو چھیاسی مین پھر بیچ مقام اُسکے کے سلیمان خان
سنہ نو سو اٹھارہ مین پھر سلیمان خان سنہ نو سو چھبیس مین پھر سلیم خان ثانی سنہ نو سو چوہتر ۹۷۴ مین پھر
مراد خان معاصر مصنف سنہ نو سو بیاسی مین پھر احمد خان سنہ ایک ہزار گیارہ مین پھر عبد المجید خان
پھر محمود خان پھر عبد المجید خان سلطان ہمارا کہ اب ہی جان تو تحقیق زمانۂ عثمان خان سے سنہ
بارہ سو چھیاسٹھ زمانہ اس سلطان ہمارے تک دولت اُنکی غالب اور غالب ہی اور سلطنت اُنکی بلند
اور غالب ہی اور جبابرہ یعنے جبر کرنے والے تمام اور بادشاہ قلیل و کثیر اطاعت کرنے والے ہین واسطے
اس درگاہ روشن کے اور تمام بہ سبب قیام اُنکے کے ہی بیچ خدمت اس بقعہ بلند اور شہر پاک و صاف یعنے کعبہ معظمہ کے
پس اُن خدمات مین سے یہ ہی کہ بایزید خان نے مقرر کیا کیسہ فلوس واسطے اہل حرمین کے آتے چودہ ہزار دینار
بیچ ہر سال کے اور اُنمین سے ہی غلاف کعبہ اور مخمل رومی اور سالانہ سات ہزار اردب کا واسطے اہل حرمین کے
اور مجاورین اُنکے کے اور اردب بمعنی جوال ہی اُسمین غلہ بقدر چار من ہند کے ہوتا ہی اور لکھے اُسنے نام فقہاے
مکہ کے بیچ میوقات یعنے بیاضات کے اور مقرر کیے واسطے اُنکے اور واسطے غیر اُنکے کے دینار بیچ ہر سال کے اور
آج کے دن تک یہ صدقات جاری ہین اور سواے اسکے کھانا دیتا مساکین کا ہر روزہ اور یومیہ طعام

سترج اور ایضاً جبکہ ہوتا ہی بعد زوال روز عرفہ کا اُترتا ہی اللہ تعالے طرف آسمان دنیا کے پھر نظر کرتا ہی طرف
بندون اپنے کے پس تفاخر کرتا ہی ساتھ اُسکے ملائکہ پر کہتا ہوا ی فرشتو میرے آیا نہین دیکھتے ہو تم طرف
بندون میرے کے تحقیق متوجہ ہوے طرف میرے راہ دور سے ژولیدہ مو غبار آلودہ امیدوار ہین رحمت میری
اور مغفرت میری کے گواہ کرتا ہون مین تمکو ای فرشتو میرے تحقیق بخشا مین نے بدکار اُنکے کو واسطے نیکو کار اُنکے کے
اور شفاعت قبول کی مین نے بعض اُنکے کی بیچ حق بعض کے اور مغفرت کی اُنکی چلو ای بندو میرے تمام بخشی گئی
واسطے تمھارے جو گذرے تمھارے گناہون سے پھر از سر نو کرو عمل اس سے پیچھے پس تحقیق بخشے مین نے
واسطے تمھارے گناہ تمھارے صغیرہ تمھارے اور کبیرہ تمھارے قدیم تمھارے اور جدید تمھارے باب
چوتھا بیچ بیان قیام آل عثمان کے بیچ خدمات کعبہ و مسجد الحرام کے اور صرف کرنے ہمتون اُنکی کے طرف
اس مقام کے جانو تم ای بھائیو میرے ہر آئینہ اختتام دولت قاہرہ اُنکی کا شروع خلافت امام مہدی کا ہی جیسے
کہ مراد احادیث ظاہرہ سے ہی یعنے جسوقت نصاری ملک روم کو لینگے اُسوقت عمر امام مہدی کی چالیس برس کی
ہوگی اور مدینے سے چھپ کر مکہ کو جائینگے اور عثمان غازی ترکمانون[1] یادون مین سے ہر طائفہ تتار سے اور وہ
بیٹا طغرل بن سلیمان شاہ کا ہی پہونچتا ہی نسب اُسکا طرف یافث بن نوح علیہ السلام کے کہ حاکم ہوا بلاد روم کا
سنہ چھ سو ننانوے[699] مین اور وہ جد چالیسوان ہی واسطے بہتر خلفاے آل عثمان کے کہ وہ سلطان سلیم خان
بن سلطان بایزید خان بلیدرم بن سلطان مراد خان بن سلطان اورخان بن سلطان عثمان کا ہی اور تھا
زمانہ خلافت سلیم خان کا بیچ سنہ سات سو کے اور حاکم ہوا بعد اُسکے بیٹا اُسکا اورخان غازی سنہ سات سو چھتیس[736] مین پھر
مراد خان بعد ایک برس کے پھر سلطان بایزید بلیدرم سنہ آٹھ سو مین بیچ غلبہ امیر تیمور گورکان کے اور ساتھ
اسکے حاصل ہوا بیچ حیرت سلطان کے انکسار سبب غصے اُسکے اور سوختگی اُسکی کے وقت لکھنے اسیر تیمور کے
واسطے نکالدینے اُس شخص کے کہ اقدام کیا اُسنے بے ادبی امیر تیمور کا نزدیک اپنے سے اور جلدی کی بایزید نے
بیچ لڑائی اُسکی کے اور بیوفائی کی وزیر اُسکے نے اور گروہ اُسکے نے یہانتک کہ بیٹے اُسکے نے اور بھاگنے بیٹے اُسکے نے
اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ دو شخص امرا امیر تیمور سے منحرف ہوکر نزدیک سلطان بایزید کے گئے اور مقرب اُسکے ہوے

[1] ترکمانون یہ ترکمان ایک قوم ہی ترکون کی کہ رہتے ہین
اور ترکستان کے نواح مین اور ایک قوم ہی ترکون کی
کہ رہتے ہین اور ترکستان کے نواح مین اور ایک
قوم ہی ترکون کی کہ رہتے ہین اور ترکستان کے
نواح مین اور ایک قوم ہی ترکون کی کہ رہتے ہین
اور ترکستان کے نواح مین

اور تحقیق اللہ البتہ تفاخر کرتا ہی ملائکہ پر ساتھ طواف کرنے والوں گرد بیت کے اور ایضاً بت گرو اس طواف سے
قبل اسکے کہ حائل ہووے درمیان تمہارے پس گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف ایک دکے حبشہ سے گنجا اور کج دست کشیادہ
پاشندنام اُسکا صفع بیٹھا ہوا اور پر اُسکے ڈھاتا ہی اُسکو یعنے کعبہ کو ایک ایک پتھر اور فرمایا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے
میہمان اللہ کے ہیں اگر سوال کریں وہ اُس سے دیوے اُنکو اور اگر دعا کریں وہ قبول کرے اور اگر خرچ کریں وہ عوض
دیوے اوپر اُنکے بدلے ہر درہم کے سات لاکھ درہم اور ایک روایت کی ہی کروڑ درہم اور سات لاکھ درہم اور نہیں
لا الٰہ الا اللہ کہا کسی تہلیل کرنے والے نے اور اللہ اکبر کہا کسی تکبیر کہنے والے نے مگر تہلیل کے ساتھ تہلیل و تکبیر
اُسکی کی ہر چیز نے جہانتک زمین ہی یا مراد یہ ہی کہ جہانتک آواز پہونچے اُسکی اور بیچ اس حدیث کے ہی کہ ہر ایک
ایک درہم سات لاکھ درہم سے البتہ ثقیل ہی جبل تمہارے سے جو یہ ہی اور اشارہ کیا حضرت نے طرف جبل
ابی قبیس کے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہی واسطے اُسکے کہ
درمیان اُن دونوں کے ہیں گناہوں سے اور حج مبرور یعنے مقبول یعنے نیک نہیں ہی واسطے اُسکے بدلا
مگر جنت اور ایضاً عمرہ رمضان کے برابر ہوتا ہی حج کے ساتھ میرے اور ایضاً نہیں ہی کوئی عمل بہتر
حج مبرور سے اور ایضاً عمرہ حج غیر مقبول بہتر ہی دنیا و مافیہا سے اور کہا جاتا ہی واسطے اُس شخص کے
کہ نہیں قبول ہوا حج اُسکا نکل تو گناہوں اپنے سے اور جو شخص کہ قبول ہوا اُس سے حج پس تحقیق پہونچا
مقصد بڑے کو اور ایضاً جسنے حج کیا اور بند نہ کہا یعنے زبان کو غیبت اور ہر کلام نامشروع سے محفوظ رکھا
اور فسق و فجور نہ کیا نکلا گناہوں اپنے سے مثل اُسدن کے کہ جنا اُسکو مان اُسکی نے اور نہیں ہی
کوئی آدمی سے کہ وصیت کی اُسنے ساتھ حج کے مگر لکھے اللہ نے تین حج ایک حج واسطے اُسکے کہ لکھا اُسنے
وصیت نامہ اور ایک حج واسطے اُسکے کہ وصیت کی اُسنے اور ایک حج واسطے اُسکے کہ ادا کیا اُسنے وصیت کو
اور جسنے حج کیا اپنے ماں باپ کی طرف سے لکھے جاتے ہیں واسطے اُسکے دو حج ایک حج واسطے اُسکے اور
ایک حج واسطے والدین اُسکے کے اور جس شخص نے حج کیا میت کی طرف سے کہ بغیر اُسکے کہ وصیت کی اُسنے
ساتھ اُسکے لکھا جاتا ہی واسطے اُسکے ایک حج اور لکھا جاتا ہی واسطے اُسکے کہ حج کیا اُسکی طرف سے

کسی جگہ نکلا گناہون اپنے سے مثل اُسدن کے کہ جنا اُسکو مان اُسکی نے اور محبوب تر بقاع کا طرف اللہ کے مابین مقام وملتزم کا ہی اور حجر الاسود ہاتھ اللہ کا ہی بیچ زمین اُسکی کے مصافحہ کرتا ہی ساتھ اُسکے جس سے چاہتا ہی بندون اپنے سے اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود اور مقام آوینگے روز قیامت کے ہر ایک انمین سے مثل جبل ابی قبیس کے واسطے اُن دونون کے دو آنکھین اور دو زبانین اور دو لب ہونگے گواہی دینگے واسطے ہر ایک کے جسنے وفا کی اُنسے ساتھ وفا کے یعنے طواف اور مس کیا اور نماز پڑھی اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آئینہ بزرگ تر ملائکہ کے نزدیک اللہ کے وہ ہین کہ طواف کرتے ہین گرد عرش اُسکے کے اور ہر آئینہ بزرگتر بنی آدم کے وہ لوگ ہین جو طواف کرتے ہین گرد بیت اُسکے کے اور فرمایا جسنے طواف کیا گرد بیت اللہ کے سات بار بیچ روز گرم شدید الحرارت کے سر برہنہ اور بوسہ دیا حجر کو بیچ ہر طوفہ کے یعنے دورہ کے غیر اسکے کہ ایذا دیوے کسی کو اور قلیل ہوا کلام اُسکا مگر ذکر اللہ کے سے یعنے اور کلام نہ کیا سوائے ذکر اللہ کے ہوئی واسطے اُسکے ساتھ ہر قدم کے کہ اُٹھاتا ہی اُسکو اور رکھتا ہی اُسکو ستر ہزار نیکی اور دور کی گئین اُس سے ستر ہزار برائی اور بلند کیے گئے واسطے اُسکے ستر ہزار درجے اور فضل پیادہ طواف کرنے والے کا اوپر سوار کے مانند فضل ماہ شب چہاردہم کے ہی اوپر تمام کواکب کے اور فرمایا جسنے طواف کیا گرد بیت کے سات بار بلند کرے اللہ ساتھ ہر قدم کے ستر ہزار درجہ اور دیوے اللہ اُسکو ستر ہزار نیکی اور ستر ہزار شفاعت بیچ حق جس شخص کے کہ چاہے اہلبیت اپنے سے مسلمانون مین سے اگر چاہے پاوے دنیا مین اور اگر چاہے ذخیرہ کیا جائے واسطے اُسکے بیچ آخرت کے اور فرمایا ہر آئینہ واسطے اللہ کے ایک دن ہی خوب ور روشن نظر کرتا ہی اللہ تعالے طرف اُسکے رحمت کی، واسطے اہل حرم اپنے کے پس جسکو دیکھا اُسنے کھڑا ہوا نماز پڑھتا ہی مغفرت کی واسطے اُسکے اور جسکو دیکھا اللہ نے طواف کرنے والا مغفرت کی واسطے اُسکے اور جسکو دیکھا اللہ نے بیٹھا ہوا مستقبل کعبہ مغفرت کی واسطے اُسکے اور کہتے ہین ملائکہ اے رب ہمارے نہ باقی رہا کوئی مگر سونے والے پس فرماتا ہی اللہ تبارک وتعالے سونے والون گرد بیت میرے کو بلا و و ساتھ اُنکے ثواب مین یعنے ثواب سے خالی نہ رہین اور ایضاً کعبہ پوشیدہ ہی ساتھ ستر ہزار ملائکہ کے استغفار کرتے ہین واسطے اُسکے جسنے طواف کیا اور رحمت بھیجتے ہین اوپر اُسکے اور ایضاً طواف کرنے والا داخل ہوتا ہی بیچ رحمت اللہ کے

مابین دو رکنون کا ہی اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مابین رکن یمانی اور حجر اسود کے ایک روضہ ہی ریاض جنت سے اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین ہی کوئی شخص کہ دعا کرتا ہی نزدیک رکن الاسود کے مگر قبول کیجاتی ہی واسطے اُسکے اور اسی طرح نزدیک رکن یمانی کے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مراد حالیکہ حج کرنے والا تھا یا عمرہ کرنے والا نہین تعرض کیا جاتا ہی اور نہین حساب کیا جاتا اور کہا جاتا ہی اُسکو داخل ہو تو جنت مین ساتھ سلامتی کے عذاب و عقاب سے ساتھ امن پانے والون کے اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے نماز پڑھی خلف مقام کے ہوا امن پانے والا عذاب سے اور ایضاً جسنے نماز پڑھی بیچ خلف مقام کے دو رکعتین بخشے گئے واسطے اُسکے جو اول تھے گناہون سے اور جو آخر تھے اور دیا جاتا ہی حسنات سے برابر عدد ہر اس شخص کے کہ نماز پڑھی اُسنے خلف مقام کے کئی چند اور امن دیگا اُسکو اللہ تعالے دن قیامت کے فزع اکبر یعنے خوف بزرگ سے اور حکم کرتا ہی اللہ تعالے جبرئیل و میکائیل و جمیع ملائکہ کو کہ استغفار کرین واسطے اُسکے روز قیامت تک اور جسنے نماز پڑھی نیچے میزاب کے دو رکعت نکلا گناہون اپنے سے مثل اُس روز کے کہ جنا اُسکو مان اُسکی نے اور جسنے چھوڑا حجر اسود کو نکلا گناہون اپنے سے مثل اُس دن کے کہ جنا اُسکو مان اُسکی نے اور جسنے نماز پڑھی حطیم مین دو رکعت جانب رکن شامی کے پس گویا زندہ رکھا اُسنے ستر ہزار رات کو یعنے شب بیداری کی اور ہوے واسطے اُسکے مثل عبادت کل مؤمن اور مؤمنہ کے اور گویا کہ حج کیے اُسنے چالیس حج نیک و مقبول اور جسنے نماز پڑھی مقابل باب کعبے کے چار رکعت پس گویا کہ عبادت کی اُسنے اللہ کی ساتھ عبادت جمیع خلق اُسکی کے اور درود بھیجتے ہین اوپر اُسکے ستر ہزار ملائکہ اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر آئینہ حجر اسود و دست راست اللہ تعالی کا ہی بیچ زمین کے مصافحہ کرتا ہی خدا ساتھ اُسکے بندون اپنون سے جسطرح سے مصافحہ کرتا ہی ایک شخص تم مین سے بھائی اپنے سے اور جسنے نہ پائی بیعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر مسح کیا حجر اسود کا پس بتحقیق بیعت کی اُسنے اللہ و رسول اُسکے سے اور اگر نہ لگتین اُسکو نجاستین مشرکین کی نہ مس کرتا اُسکو کوئی صاحب آفت تا شفا طلب کرے ساتھ اُسکے مگر صحت پاتا اور جسنے حج کیا بیت اللہ کا پیادہ پا لکھتا ہی اللہ تعالی ساتھ ہر قدم کے ستر ہزار نیکی حسنات حرم سے تفسیر اُسکی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہی کہ ہر حسنہ برابر لاکھ کے ہی اور جسنے نماز پڑھی گرد کعبے کے

نزدیک اللہ جل شانہ کے سے ایک سو بیس رحمتین ساتھ واسطے طائفین کے ہین اور چالیس واسطے
نماز پڑھنے والون کے ہین اور بیس واسطے نظر کرنے والون کے طرف کعبہ کے اور ایضاً نظر طرف کعبہ کے
عبادت ہی اور ایضاً فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے نظر کی طرف بیت اللہ کے
از روے ایمان وتصدیق اور ساتھ نیک جاننے اُس نظر کے بخشے گئے واسطے اُسکے جو اول ہوے
گناہون سے اور جو آخر ہوے اور اُٹھایا جائیگا روز قیامت کو امن پانے والون مین عذاب وعقاب سے
اور اُٹھائیگا اللہ اہل اُسکے کو روز قیامت کے آمنین مین اور جس شخص نے نظر کی طرف بیت اللہ کے
اور تھین اوپر اُسکے خطائین مثل کفِ دریا کے بخشیگا اللہ واسطے اُسکے کُل خطائین اور نظر کرنی طرف
زمزم کے عبادت ہی اور امان ہی نفاق سے اور روایت کی گئی ہی ہر آئینہ واسطے کعبے کے آٹھ دروازے
جنت کے ہین سب کھُلے ہوے ہین طرف اُسکے روز قیامت تک پس ایک دروازہ اُنسے واسطے کعبے کے ہی
اور ایک دروازہ نیچے میزاب کے اور ایک دروازہ اُس سے نزدیک رُکن یمانی کے اور ایک دروازہ
اُس سے پیچھے مقام کے اور ایک دروازہ اُس سے نزدیک زمزم کے اور ایک دروازہ اُس سے
اوپر صفا کے اور ایک دروازہ اُس سے اوپر مروہ کے اور روایت کی گئی ہی نہین داخل ہوتا کوئی کعبہ مین
مگر داخل ہوتا ہی بیچ رحمت اللہ کے اور نہین باہر جاتا ہی اُس سے مگر ساتھ مغفرت اللہ تعالے کے اور فرمایا
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص داخل ہو کعبے مین داخل ہوا بیچ رحمت اللہ کے اور بیچ شکارگاہ
اللہ کے اور بیچ امن اللہ کے اور جو نکلا اُس سے نکلا بخشش نہ کیا گیا شکارگاہ مراد اُس سے ہی جسکو
رمنا کہتے ہین اور قبول کیجاتی ہی دعا اور نہین رد کی جاتی ہی بیچ پندرہ جگہ کے بیچ جوف کعبہ کے
یعنے اندر کعبہ کے اور نزدیک رکن یمانی کے اور نیچے میزاب کے اور بیچ حطیم کے اور خلف مقام کے
اور نزدیک بیر زمزم کے اور اوپر صفا کے اور اوپر مروہ کے اور موقف یعنے مزدلفہ مین اور مشعر
یعنے منیٰ مین اور نزدیک جمرات ثلث یعنے منارات شیطان کے اور غیر اُنکے اور فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے تحقیق بہتر بقاع کا اور پاک تر اُنکا اور صفا تر اُنکا اور قریب تر اُنکا نزدیک اللہ تعالیٰ کے

طرف مسجد کے اور بنائی اُسنے شہر پناہ جدہ کی اور نہ تھی پہلے اُس سے کہا ملخص یعنے خلاصہ کرنے والے نے اور جب
کہ تھین تعمیرات قدما کی بیچ مسجد کے اور عمارات اُنکی بیچ مکہ کے بہت بے حصر و شمار اور مین ارادہ کرتا کہ ہووے
کتاب میری مختصر ترک کیا مین نے اکثر کو اور تھی خدمت آل عثمان کی ابتداے دولت اُنکی سے ہمارے زمانہ تک
کہ سنہ بارہ سو اڑسٹھ ہین واسطے حرمین شریفین کے عمارات و خیرات و صدقات بیحد و شمار سے ارادہ کیا مین نے
کہ کرون مین واسطے اُسکے باب آور تفصیل کرون مین اُسکو تفصیل درجۂ نہایت تک پیچھے اُسکے کہ لکھون مین شرف
کعبہ و مسجد کا اور ثواب صلوٰۃ کا بیچ اُسکے آور ثواب طواف و عمرہ و حج کا فصل بیچ بیضاوی وغیرہ کے لکھا ہی
کہ منحرف ہو جاتے تھے طیور ہنگام پرواز مقابلۂ بیت کے سے ہمیشہ سے اور ضرر پہونچانے والے درندے ملے رہتے تھے
آہو وغیرہ سے بیچ حرم کے اور نہین مزاحمت کرتے تھے اُنسے اور جو جبر کرنے والا کہ قصد کیا اُسنے ساتھ ابرہہ کے
ہلاک ہوا یا نکالا گیا اور بیچ رسالۂ مذکور کے واسطے ابی سعید بن ابی الحسن بصری تابعی کے لکھا ہی کہ اول جسنے
طواف کیا بیت کا ملائکہ ہین قبل آدم کے دو ہزار برس اور نہین ہی کوئی فرشتہ سے کہ بھیجتا ہی اُسکو اللہ تعالے
آسمانون سے طرف زمین کے واسطے کسی حاجت کے مگر اول غسل کیا اُسنے زیر عرش سے اور اُترا محرم پس
ابتدا کرتا ہی ساتھ بیت اللہ کے پھر طواف کرتا ہی سات بار پھر نماز پڑھتا ہی پیچھے مقام ابراہیم کے دو رکعت
پھر جاتا ہی واسطے حاجت کے اور واسطے اُس کام کے کہ بھیجا گیا واسطے اُسکے اور جو بنی کہ جھٹلایا اُسکو
قوم اُسکی نے نکلا طرف مکہ کے اور عبادت کی اللہ کی نزدیک کعبہ کے دوام حیات تک اور تحقیق گرد کعبہ کے
قبرین تین سو نبی کی ہین اور مابین دونون رکنون کے قبرین ستر نبیون کی ہین اُن سب کو قتل کیا
بھوک اور قتل یعنے جودن نے اور قبر اسمعیل علیہ السلام اور مان اُنکی ہاجرہ کی بیچ حطیم کے ہی نیچے میزاب کے
اور قبرین نوح و صالح کی مابین زمزم اور مقام ابراہیم کے ہین اور فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
نماز بیچ مسجد میری کے برابر ہزار نماز کے ہی بیچ غیر اُسکے کے مساجد سے مگر مسجد الحرام تحقیق نماز
بیچ مسجد حرام کے برابر لاکھ نماز کے ہی بیچ غیر اُسکے کے اور دوسری حدیث مین آیا ہی اور اگر نماز پڑھے اُسمین
ساتھ جماعت کے پس وہ دو کروڑ اور پانچ لاکھ نماز کے برابر ہی اور روایت کی گئی ہی کہ اُترتی ہین ہر دن

سنہ آٹھ سو چودہ مین اکثر مواضع سے ٹپکتا تھا بسبب باران سخت کے اور بیچ زمانہ مولد حجر کسی سلطان چہارم کے
سنہ آٹھ سو پندرہ مین واقع ہوا قحط بیچ مکہ کے اسطرح سے کہ بیچا گیا ایکبار گندم عوض بیس دینار کے اور
ایک خربوزہ ایک دینار کو اور اُس سال مین بیچ جمادی الآخر کے داخل ہوا اونٹ جمال قاروقی کا درحالیکہ
بھاگنے والا تھا اُس سے بیچ حرم کے طواف کرتا تھا بیت کا اور آدمی ارادہ کرتے تھے پکڑنے اُسکے کا اور
وہ کاٹتا تھا پس چھوڑ دیا اُنھون نے اُسکو یہانتک کہ تمام کیے اُسنے تین اسبوع یعنے تین طواف پھر بوسہ
دیا اُسنے حجر کو پھر متوجہ ہوا طرف مقام حنفیہ کے اور کھڑا ہوا مقابل میزاب کے پھر بیٹھا اور رویا اور ڈالدیا
نفس اپنے کو اوپر زمین کے اور مرگیا پس اُٹھایا لوگون نے اُسکو طرف مابین صفا و مروہ کے اور دفن کیا اُسکو
اُس جگہ اور اعظم خدام حرمین سے ملک اشرف قایتبار ہی سولھوان سلاطین جراکسہ مین سے حاکم ہوا بیچ سنہ
آٹھ سو بتیس کے بھیجے اُسنے طرف حرمین کے ہدایا بہت اور نذور کثیرہ اور بنایا اُسنے مسجد خیف یعنے مسجد منیٰ کو اور
بنایا وسط اُسکے مین ایک قبہ عظیم اور مقام اذان کا اور بنایا اُسنے مسجد نمرہ کو بیچ عرفہ کے اور استرکاری کی مسجد
مزدلفہ کی اور نیا بنایا نہر عرفات کو اور درست کیا نہر خلیص کو اور بھیجا منبر واسطے مسجد حرام کے اور درست کیا
بیچ سنہ آٹھ سو اکاسی کے لکڑیون سقف مسجد الحرام کو اور بند کیا درزون مابین پتھرون مطاف کی کو اور فرش
مرمر کیا داخل بیت کے اور بنایا مدرسہ و رباط اور مقرر کیے صدقات و خیرات بیشمار اور وقف کیے بیچ مصر کے
دیہات بہت کہ جمع کرتے تھے غلات کثیرہ اُٹھائے جاتے تھے بیچ ہر سال کے طرف مکہ کے اور آیا واسطے حج کے
بیچ سنہ آٹھ سو چوراسی کے اور تقسیم کیا اوپر اہل اُسکے کے اموال کثیر کہ نہین حصر کیا جاتا اور اسی طرح کی خیر اُسنے
کہ بعد اُسکے ہوا جراکسہ مین سے پھر شروع کی اُنھون نے بیچ ظلم کے پس رفت و روب کیا اُنکو ملائکہ نے زمین مصر سے
اور تمام ہوئی دولت اُنکی بعد مجاریہ غالصورہ غوری سلطان سلیم خان کے اور ہزیمت اُسکی کے اوسولی دینے
سلیم خان کے طومان باہی کو اور بنایا اِس غوری نے باب ابراہیم اور بنایا اوپر اُسکے ایک قصر اور بیچ دو جانب
اُسکی کے دو مسکن اور گھر گرد باب کے واسطے کرائے کے اور بنائے میضاد یعنے جاے وضو خارج باب سے
اوپر دست راست کے خارج مسجد سے وہ باطل یعنے بیکار ہے اب بسبب عفونت اُسکی کے کہ پہونچتی تھی طرف

لگی آگ مسجد حرام مین دو دن باقی تھے شوال سے سال آٹھ سو دو مین ظاہر ہوئی آگ اُس رباط سے جو ملی ہوئی
باب عزورہ سے ہی بنایا اُسکو ابو القاسم ابراہیم رامشہ فارسی نے واسطے صوفیہ کے سنہ پانچ سو انتیس ۵۲۹ مین جناب
یہ پتھر پر لکھا ہوا ہی ساتھ خط منکر کے اور وقوع آتش اسطرح ہوا کہ کھینچی ایک موش نے بتی چراغ کی بیچ ایک
حجرہ کے پس جلایا آگ نے جو اسمین تھا اور بلند ہوئی طرف جہت اُسکی کے اور نکلی جالی اُسکی سے اور متصل ہوئی
ساتھ سقف مسجد کے اور پھیل گئی آگ جانب غربی کو یہانتک کہ پہونچی جانب شامی کو باب عجلہ تک اور منتہی ہوئی
اور نہ ممکن تھا بجھنا اُسکا سوا باب عجلہ کے اسواسطے کہ سیل عظیم نے گرا دیے تھے دوستون اور مسمار کیا تھا
سقف کو یہانسے یعنے باب عجلہ سے پس نہ تجاوز کیا آگ نے اس باب سے اور جلائے اس آگ نے
ایک سو تیس ستون سنگ مرمر کے اور ہو گئے وہ چونا و اقامیل مذکور پس تھا وقوع اُسکا بیچ جمادی الاولی کے
اسی سال مین بعد باران شدید کے کہ پُر کیا مسجد کو یہانتک کہ پہونچا قندیلون تک اور داخل ہوا کعبے مین
جانب باب سے اور مری بیچ سیل کے ایک جماعت پھر بیچ سنہ آٹھ سو تین کے آیا بیق ظاہری امیر الحجاج
مصر کا اور حج کیا پھر پاک کیا مسجد کو کوڑون اور مٹی سے اور کھودین بنیادین پھر پُر کیا اُنکو روے زمین تک
اور محکم کیا اُسکو ساتھ اسطرح کے کہ کیا اُنکو اوپر صورت بیوت شطرنج کے سنگہاے بزرگ سے اور نصب کیے
ستون اوپر محل تقاطع اُنکے کے اور کُل ستون مرمر کے تھے وصل کیے گئے تھے ساتھ حدید کے اور تھی تکمیل
اُس عمارت کی بیچ اواخر شعبان سنہ آٹھ سو چار کے اور پھر ابسیق طرف مصر کے واسطے تیاری چوبہاے
سقف کے پھر بیچ سنہ آٹھ سو سات کے آیا طرف مکہ کے پھر قائم ہوا اس خدمت پر اور لایا لکڑیان اور
آمادہ ہوا واسطے کار سقف کے اور منقش کیا اُسکو ساتھ الوان کے اور پورا کیا سقف کو اوپر بہترین
استحکام کے اور بنایا اُسکو ساتھ کاملترین عمارت کے اور لٹکائین بیچ اُسکے قندیلین اور تعمیر کیے
مصلات اربعہ واسطے مذاہب کے اوپر ہیأت قدیمہ کے اور بنائے رباط مذکور اور بیچ زمانہ ناصر الدین
فرج کے بھیجا غیاث الدین سکندر شاہ سلطان بنگالہ نے صدقہ کثیر واسطے اہل حرمین کے اور واسطے
بنانے مدرسہ و رباط کے پس تقسیم کیا گیا وہ صدقہ اور بنائے گئے رباط و مدرسہ اور ترمیم کیا گیا کہ

کہ جب ارادہ کیا ہلاکو نے خلافت بغداد کا مقابلہ کیا اُسکا علاؤالدین خوارزم شاہ نے پس شکست دی اُسکو
اہی ہلاکو کو کئی بار پھر قتل کیا گیا علاؤالدین اور تھا مستعصم بیچ غفلت کے اسواسطے کہ مؤید الدین محمد علقمی
راضی وزیر اُسکا فریب دیتا تھا اُسکو اور خط وکتابت رکھتا تھا ہلاکو خان سے حال آنکہ بیچ ملک بغداد کے
طمع دلاتا تھا اُسکو یہانتک کہ پہونچا ہلاکو اور متوجہ ہوا طرف بغداد کے اور خط بھیجا طرف خلیفہ کے طلب کیا اُسکو
پس بیدار ہوا وہ خواب اپنے سے جسوقت کہ نہ نفع دیا بیداری نے اُسکو اور نہ تھا نزدیک اُسکے لشکر اور تھا
نزدیک ہلاکو کے قریب چالیس ہزار کے پس جب ہوئی باہم جنگ شکست پائی خلیفہ نے اور پشت دی اور
اسیر ہوا اور نہ مارا اُسکو ہلاکو نے کئی دن یہانتک کہ چن لیا اُسنے جو چیز کہ پسندیدہ ہوئی پھر امر کیا یہ کہ بابل
ساتھ پاؤن کے پس کیا اُنھون نے جسطرح امر کیا اُسنے یہانتک کہ کہا اُسنے جسوقت کہ آتی ہی اجل نہین مقدم
ہوتی ہی نہ موخر ہوتی ہی اور عجائب احوال متوکل عباسی سے یہ ہی کہ تھا وہ بیچ اوائل خلافت اپنی کے
زندہ کرنے والا سنتون کا اور دور کرنے والا بدعتون کا اور بیچ سنہ دو سو چھتیس ۲۳۶ کے ہدم کیا قبہ
حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو اور منہدم کیے گھر اور کیا جاے زراعت اور منع کیا زیارت اُسکی سے
اور آخر خدمت خلفاے عباسیہ کی واسطے حرم کے وہ ہی کہ لکھی ہوئی ہی عبارت عربی مین اوپر
سنگ سفید کندہ کیے ہوے نقش دار کے اور وہ یہ مضمون ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم امر کیا واسطے عمارت
اس مطاف شریف کے سردار ہمارے اور صاحب ہمارے امام بزرگ فرض کیا گیا طاعت کا اوپر تمام
امتون کے ابوجعفر منصور مستنصر باللہ امیر المومنین نے پہونچاوے اُسکو اللہ امیدون اُسکی کو اور زینت
دیوے ساتھ صالحات کے اعمال اُسکے کو اور یہ تعمیر بیچ مہینون سال چھ سو اکتیسوین کے ہی وصلی اللہ
علی سیدنا محمد وآلہ اور المستعصم باللہ بیٹا اسی ابوجعفر کا ہی پھر بعد عباسیہ کے قائم ہوئی جرا کسہ بیچ خدمت
کعبہ کے اور وہ ترک موالی خوارزم کے تھے اور مدت سلطنت اُنکی کی ایک سو اٹھائیس برس ہی اور
عدد اُنکے تیس اول اُنکا ظاہر برقوق بن انبص جرکسی ہی بھیجا اُسنے طرف مکہ کے مال واسطے بنانے
اُس نہر کے کہ منہدم ہوئی تھی مسجد حرام سے اور واسطے بنا مدرسہ برقوقیہ کے اور بیچ زمانہ فرج بیٹے اُسکے کے

اُنکی کے یعنے دارالہجرۃ کے اور نہ چاہتا تھا اللہ اور رسول اُسکا اِس بات کو پھر مبتلا ہوا ابوطاہر نجس ساتھ مرض آکلہ
اور جذام کے پس ہوا کہ ریختہ ہوتا تھا گوشت ساتھ کیڑوں کے اور گیا بدترین جا نا طرف نار جہنم کے اور جب
ناامید ہوے قرامطہ رجوع حجاج سے طرف حجر کے کہ کعبہ اُنکا تھا رد کیا حجر اسود کو طرف محل اُسکے کے اِس طرف میت اللہ کے
آور وارد ہوا ابسبز بن الحسن قرمطی طرف مکہ کے بیچ دن کعبہ کے روز سہ شنبہ کو سنہ تین سو انتالیس ۳۳۹ میں اور
ساتھ اُسکے حجر اسود پس جب آیا بیچ میدان کے حاضر ہوا ساتھ اُسکے امیر مکہ یعنے شریف کہا گیا ہے وہ جعفر
بن محمد عباسی تھا ظاہر کی اُسنے ایک نیزہ تا اُس سے حجر اسود اور اوپر اُسکے لگی تھیں میخیں چاندی کی
بیچ طول اُسکے کے اور عرض اُسکے کے وقت ضبط درزوں کے کہ پڑ گئی تھیں بیچ اُسکے بعد اُکھاڑنے اُسکے کے
نزدیک اُنکے اور حاضر کی ساتھ اُسکے کہ جڑا جائے ساتھ اُسکے حجر اسود پس رکھا حسن بن مزرق عامل نے
حجر کو بیچ مکان اُسکے کے اور کہا گیا ہے کہ رکھا اُسکو ابسبز نے ساتھ ہاتھ اپنے کے اور دیکھی محمد بن خزاعی نے
سیاہی بیچ سر حجر کے اور باقی اُسکا سفید اور تھا منصور بن عبیدی نے بھیجا خط آور احمد بن ابی سعید
قرمطی برادر طاہر پاس ساتھ پچاس ہزار وزن طلا کے عوض حجر اسود کے تا پھیر دیوے اسکو پس قبول
نہ کیا اُسنے اور خرچ کیے حکم ترکی نے پچاس ہزار دینار واسطے قرامطہ کے پس قبول نہ کیا اور انکار کیا
اُنھوں نے اور کہا اُنھوں نے کہ ہمنے اُسکو ساتھ امر اُسکے کے اور نہ پھیرینگے ہم اُسکو مگر ساتھ حکم اُسکے کے
اُسی یا امر اللہ یا بہ امر مہدی اور یہ امور اُسوقت ہوے کہ جب وہ لیگئے تھے حجر بیچ کعبہ ساختہ اپنے کے رکھنے کو
آور کہا ابسبز نے وقت پھیرلانے اُسکے کے پھیرا ہمنے اُسکو ساتھ امر اُسکے کے پھر خدام کعبہ نے مبالغہ کیا بیچ
استحکام نصب کرنے اُسکے کے واسطے خوف کے اہل فتنہ سے جیسے دیکھا تو نے اب آور یہ فساد یعنے قلع حجر
وقتل حجاج ہوا بسبب ضعف خلافت عباسیہ کے بیچ بغداد کے پھر درجہ بدرجہ زیادہ ہوا یہ ضعف یہانتک کہ
زائل ہوئی دولت اُنکی بیچ زمانہ مستعصم باللہ کے اور وہ سیتیسوان تھا خلفاے سے اول اُنکا ابوالعباس السفاح ہے
اور وہ نبیرہ عبداللہ بن عباس کا تھا شروع خلافت اُسکی کا بتیس ۳۲ سال بعد سو کے ہجری اور دن شہادت
مستعصم کا چھپن ۵۶ سال بعد چھ سو ۶۰۰ کے ساتھ حکم ہلاکو خان کے اور خلاصہ اِس قصہ کا بلکہ تلچھٹ اُس گلوگیری کی ہے

بسبب صرف کرنے جان اپنی کے بیچ راہ اُسکی کے اور چڑھایا اوپر کعبہ کے ابوطاہر نے ایک قرمطی کو واسطے اُکھاڑنے
میزاب ذہب کے پس پہونچا ایک تیر جبل ابی قبیس سے اور گر پڑا وہ مرکر اور حکم کیا دوسرے کو گر پڑا وہ سر کے بل
پس گذرا ابوطاہر اور کہا چھوڑ دو اُسکو یہانتک کہ آوے صاحب اُسکا یعنے مہدی کہ گمان کرتا تھا کہ وہ پیدا
ہوگا اُنمین سے اور تھا اُن لوگون سے جو قتل کیے گئے مکہ مین امیر مکہ ابن محارب اور ابوالفضل محمد جاوردی نے
لیا اُسکو تلوارون نے اور وہ پکڑنے والا تھا ساتھ ہاتھون اپنے کے حلقہ باب کعبہ کا یہانتک کہ گرا سر اُسکا اوپر
چوکھٹ کعبہ کے اور بھائی اُسکا ابوسعید احمد یزدعی حنفی اور ابوبکر بن عبدالرحمن رہاوی اور علی بن بابویہ صوفی نے
موقوف نہ کیا طواف اُسکا اور شعر پڑھتے تھے مضمون اُسکا یہ ہے دیکھا تو نے دوستون کو پڑے ہوے بیچ دیار
معشوقون کے مانند گروہ اصحاب کہف کے نہین جانتے تھے کتنی مدت رہے اور مضمون اس شعر فارسی کا حسب حال
اُنکے تھا شعر گر تیغ بارد در کوے آن ماہ ۔ گردن نہادیم الحکم للہ اور قتل کی گئی جماعت کثیر علما اور صلحا وصوفیہ
وحجاج سے اور قتل کیا اُنھون نے جسکو پایا اہل مکہ سے مگر جو شخص کہ پوشیدہ ہوا بیچ جبال کے اور اُنمین سے جو بھاگا
قاضی مکہ تھا یحیی ابن عبدالرحمن قرشی اور لوٹا قرامطہ نے گھر اُسکے اور اسباب اُسکے سے وہ مال کہ قیمت اُسکی تیرہ لاکھ
دینار تھے اور نہ حج کیا بیچ اس برس کے کسی نے اور نہ کھڑے ہوے عرفات مین مگر عدد قلیل بلا امام کے سوا نپنے والے
واسطے موت کے رسیان اپنی اور لے لیا ابوطاہر نے خزینۂ بیت اور اسباب سیم وزر کا اور غلاف اُسکا اور
ارادہ کیا لیے لینے مقام ابراہیم کا تا رکھے اُسکو بیچ دار الہجرۃ کے کہ کعبہ بنایا ہوا اُسکا تھا پس بنایا اسواسطے کہ
خدام کعبہ نے چھپایا تھا اُسکو بیچ گھاٹی کے اور اُکھاڑا حجر اسود کو وقت عصر روز یکشنبہ چودھوین ذیحجہ کو جعفر بن
علاج معمار نے ساتھ حکم ابوطاہر کے اور باقی رہا موضع حجر کا خالی رکھتے تھے طواف کرنے والے ہاتھ اپنے اُسمین اور
قیام کیا ابوطاہر نے بیچ مکے کے گیارہ دن اور جب پہونچی یہ خبر عبداللہ مہدی کو کہ مرشد اُنکا تھا اور قرامطہ بیچ گمان
اپنے کے متوقع تھے تحسین اس فعل کی طرف سے لکھا مہدی نے بیچ جواب اُسکے کے لعنت کرے تجکو اللہ بس
لعنت کرے تجکو پھر لعنت کرے تجکو پھر منحرف ہوا ابوطاہر اطاعت مہدی کی سے اور رہا حجر نزدیک اُنکے
بائیس ۲۲ برس کھینچتے تھے بسبب اُسکے لوگون کو واسطے طمع اس بات کے کہ رجوع کرلے حج طرف بلد

وادی کو یہانتک کہ ظاہر ہوے بارہ زینے اور تھے ظاہر اُنمین سے پانچ زینے اور بھینکی مٹی اُسکی باہر مکے سے
اور اصلاح کی ہر چیز کی کہ فاسد کیا تھا اُسکو زمانے نے اوپر بہترین و زیباترین عمارت کے اور کھولے
دیوارین سے چھ دروازہ ارتفاع اُسکا آٹھ گز اور وسعت اُسکی پانچ گز اور یہ بیچ سنہ تین سو ساٹھ کے ہی اور
وفات اُسکی دوسو نواسی مین اور زیادہ کی گئی مسجد بیچ زمانۂ عباسیہ کے اور زینت دی گئی بہت بار اور
بنا کی گئین رباطین اور مدرسے بیچ مکے کے اور گرد مسجد کے اسطرح کہ نہین حصر و شمار کیا جاتا پھر ظاہر ہوئی
سستی بیچ زمانۂ مقتدر کے یہانتک کہ ظاہر ہوئے قرامطہ یعنے روافض زیدیہ تھے واسطے اُنکے عقاید فاسدہ
کہ پہونچا دیتے تھے طرف کفر کے اول اُنکا یحیٰی ہرو ہیہ ہی کہ قتل کیا گیا بیچ خلافۃ مکتفی باللہ عباسی کے
بعد قتال دراز کے پھر قائم ہوا بعد اُسکے بھائی اُسکا حسین اور ظاہر ہوا ابن عم اُسکا عیسی بہرایہ اور
امیرالمومنین مدثر عباسی پس غوب کی گئی قرامطہ بیچ شام کے پس قتل کیے گئے اور تشہیر کیے گئے بیچ بلاد کے
اور تھا سعی تر اُنکا نجس ابا طاہر قرمطی بنایا اُسنے بیچ حجر کے کہ نام ایک بلدہ کا ہی دار البحرۃ ارادہ کیا اُسنے
نقل کرنے حج کا طرف اُسکے ساتھ خونریزی مسلمین کے یہانتک کہ موقوف ہوا حج بیچ زمانۂ اُسکے کے خوف
اُسکے اور طائفہ کفرہ اُسکے سے بیچ آخر سال تین سو سترہ کے دن ترویہ یعنے آٹھوین ذیحجہ کے وارد ہوا
ابوطاہر دفعۃً بیچ لشکر جرار کے پس داخل ہوے ساتھ سوارون اپنے کے بیچ مسجد کے اور قتل کیا اُنھون نے
طواف کرنے والون اور نماز پڑھنے والون کو اور اُن لوگون مین سے کہ بیچ مکہ اور گھاٹیون اُسکی کے تھے
بقدر تینتیس ہزار آدمی کے اور ایڑ کیا گھوڑے کو ابوطاہر نے ساتھ تلوار اپنی کے کھینچی ہوئی بیچ ہاتھ اُسکے کے
حالت سکر مین پھر صفیر ماری اوپر گھوڑے اپنے کے نزدیک بیت کے پس پیشاب کیا اُسنے اولید کی اور
حجاج طواف کرتے تھے اور تلوارین لے لیتی تھین اُنکو یعنے مار ڈالتی تھین یہانتک کہ قتل کیے سات سو طائف
محرم اور آیا ابوطاہر طرف باب کعبہ کے اور اُکھاڑا اُسکو اور آواز کی بیچ حجاج کے کہ ای گدھو تم کہتے ہو
جو شخص داخل ہوا اُسمین ہوا امن مین پس کہان ہی امن پھر پکڑ لی ایک شخص نے لجام گھوڑے اُسکے کی
اور کہا معنی اُسکے یہ ہین کہ جو شخص داخل ہوا اُسمین پس امن دو تم اُسکو پس بجایا اُسکو اللہ نے اُس سے

ساتھ ہمت کریم اُسکی کے اگر کہا جاے کہ تحقیق مسعی صفا سے مروہ تک ہی پس نہین جائز ہی داخل کرنا اُسکا بیچ مسجد کے کہینگے ہم شاید کہ مسعی عریض ہوا اور بنائے گئے ہون یہ گھر بیچ بعض اُسکے کے پس ہدم کیا اُسکو مہدی خلیفہ عباسی نے اور داخل کیا بعض اُنکے کو بیچ مسجد کے اور چھوڑا بعض کو واسطے مسعی کے اور تھا یہ امر بیچ زمانہ مالک و شافعی و احمد و ابو یوسف و محمد کے اور سکوت اُنکا دلیل ہی اوپر صحت اِس امر کے اور بیچ سنہ چوالیس ۴۴ ہجری کے پہونچا طرف مکہ کے ایک منبر صغیر اُسمین تین زینے تھے رکھا گیا مقابل بیت کے خطبہ پڑھا اوپر اُسکے معاویہ نے اور وہ اول ہین جسنے خطبہ پڑھا بیچ مکہ کے اوپر منبر کے اور خلفا اور حکام پہلے اِس سے خطبہ پڑھتے تھے مکہ مین درحالیکہ کھڑے ہونے والے تھے اوپر قدمون اپنے کے مقابل کعبہ کے اور بیچ حطیم کے اور بھیجا موسی بن عیسیٰ عامل ہارون رشید کے نے کہ بیچ مصر کے تھا طرف مکہ کے ایک منبر نقش دار و مکلف کہ اُسکے نو زینے تھے پس رکھا گیا بیچ مسجد کے اور اُٹھایا گیا منبر قدیم اور رکھا گیا بیچ عرفات کے اور واثق باللہ عباسی نے بنایا ایک منبر واسطے مکے کے اور ایک منبر واسطے منیٰ کے اور ایک منبر واسطے عرفات کے پس حج کیا اُسنے اور خطبہ پڑھا اوپر اُسکے اور دیا اہل حرمین کو مال کثیر اور داخل کیا معتضد نے دار الندوہ اِی گھر مشورہ اہل شوریٰ کو قریش سے بیچ مسجد کے ساتھ اطراف اُسکے کے جگہ گھرون کی سے اور تھی پیچھے دار الندوہ کے سیاط یعنے جگہ کوڑا ڈالنے کی پھینکے جاتے تھے بیچ اُسکے قائم یعنے کوڑے پس جب ہوتا تھا مینہ جاری ہوتی تھی جبل قیقعان وغیرہ سے روین اُٹھالاتی تھین خبائث کو طرف دار الندوہ کے اور یہ داخل کرنا معتضد کا بعد اُسکے ہی کہ لکھا قریش نے طرف عبد اللہ وزیر اُسکے کے بیچ مکہ کے جو ہوا اور جو ہوتا ہی اور یہ کہ سقف مسجد کی ٹپکتا ہی اُس سے پانی اور یہ کہ وادی مکہ ہر آئینہ پُر ہوئی مٹی سے اور ہوئین روین داخل بیچ مسجد کے جانب یمانی سے بھی اور پہونچے یہی خدام بیت طرف بغداد کے اور عرض کیا اُنھون نے طرف دیوان خلافت کے یہ کہ مُنہدم دیوارون کعبہ کا اندر کی جانب سے پھٹ گیا اور سنگ مرمر بچھے ہوے بیچ زمین اُسکی کے ٹوٹ گئے اور دونون حلقہ کعبہ اور غیر اُنکے بیچ فتنہ علویون کے یعنے فرق رافضیہ کے کندہ ہو گئے پس نکلا حکم معتضد کا طرف وزیر مذکور کے ساتھ بھیجنے اموال کثیر اور سفائح یعنے کاغذ ہنڈوی کے پھر کعبہ

وادی کو یہانتک کہ ظاہر ہوے بارہ زینے اور تھے ظاہر اُنمین سے پانچ زینے اور بھینکی مٹی اُسکی باہر مکے سے
اور اصلاح کی ہر چیز کی کہ فاسد کیا تھا اُسکو زمانے نے اوپر بہترین و زیباترین عمارت کے اور کھولے
دیوارین سے چھ دروازہ ارتفاع اُسکا آٹھ گز اور وسعت اُسکی پانچ گز اور یہ بیچ سنہ تین سو ساٹھ کے ہی اور
وفات اُسکی دوسو نواسی مین اور زیادہ کی گئی مسجد بیچ زمانۂ عباسیہ کے اور زینت دی گئی بہت بار اور
بنا کی گئین رباطین اور مدرسے بیچ مکے کے اور گرد مسجد کے اسطرح کہ نہین حصر و شمار کیا جاتا پھر ظاہر ہوئی
سستی بیچ زمانۂ مقتدر کے یہانتک کہ ظاہر ہوئے قرامطہ یعنے روافض زیدیہ تھے واسطے اُنکے عقاید فاسدہ
کہ پہونچا دیتے تھے طرف کفر کے اول اُنکا یحیی بن مہدی ہے کہ قتل کیا گیا بیچ خلافۂ مکتفی باللہ عباسی کے
بعد قتال دراز کے پھر قائم ہوا بعد اُسکے بھائی اُسکا حسین اور ظاہر ہوا ابن عم اُسکا عیسی بہرایہ اور
امیر المومنین مدثر عباسی پس خوب کی گئی قرامطہ بیچ شام کے پس قتل کیے گئے اور تشہیر کیے گئے بیچ بلاد کے
اور تھا سعی تر اُنکا نجس ابا طاہر قرمطی نپایا اُسنے بیچ حجر کے کہ نام ایک بلدہ کا ہی دار البحرۃ ارادہ کیا اُسنے
نقل کرنے حج کا طرف اُسکے ساتھ خونریزی مسلمین کے یہانتک کہ موقوف ہوا حج بیچ زمانہ اُسکے کے کہ خوف
اُسکے اور طائفہ کفرہ اُسکے سے بیچ آخر سال تین سو سترہ کے دن ترویہ یعنے آٹھوین ذیحجہ کے وارد ہوا
ابوطاہر دفعتہً بیچ لشکر جرار کے پس داخل ہوے ساتھ سوارون اپنے کے بیچ مسجد کے اور قتل کیا اُنھون نے
طواف کرنے والون اور نماز پڑھنے والون کو اور اُن لوگون مین سے کہ بیچ مکہ اور گھاٹیون اُسکی کے تھے
بقدر تینتیس ہزار آدمی کے اور ایڑ کیا گھوڑے کو ابوطاہر نے ساتھ تلوار اپنی کے کھنچی ہوئی بیچ ہاتھ اُسکے کے
حالت سکر مین پھر صفیر ماری اوپر گھوڑے اپنے کے نزدیک بیت کے پس پیشاب کیا اُسنے اولید کی اور
حجاج طواف کرتے تھے اور تلوارین لے لیتی تھین اُنکو یعنے مار ڈالتی تھین یہانتک کہ قتل کیے سات سو طائف
محرم اور آیا ابوطاہر طرف باب کعبہ کے اور اُکھاڑا اُسکو اور آواز کی بیچ حجاج کے کہ ای گدھو تم کہتے ہو
جو شخص داخل ہوا اُسمین ہوا امن مین پس کہان ہی امن پھر پکڑ لی ایک شخص نے لجام گھوڑے اُسکے کی
اور کہا معنی اُسکے یہ ہین کہ جو شخص داخل ہوا اُسمین پس امن دو تم اُسکو پس بچایا اُسکو اللہ نے اُس سے

ساتھ ہمت کریم اُسکی کے اگر کہا جاے کہ تحقیق مسعی صفا سے مروہ تک ہی پس نہین جائز ہی داخل کرنا اُسکا بیچ
مسجد کے کینگے ہم شاید کہ مسعی عریض ہوا ور بنائے گئے ہون یہ گھر بیچ بعض اُسکے کے پس ہدم کیا اُسکو مہدی
خلیفہ عباسی نے اور داخل کیا بعض اُنکے کو بیچ مسجد کے اور چھوڑا بعض کو واسطے مسعی کے اور تھا یہ امر بیچ زمانہ
مالک و شافعی و احمد و ابو یوسف و محمد کے اور سکوت اُنکا دلیل ہی اوپر صحت اِس امر کے اور بیچ سنہ چوالیس ۴۴
ہجری کے پہونچا طرف مکہ کے ایک منبر صغیر اسمین تین زینے تھے رکھا گیا مقابل بیت کے خطبہ پڑھا اوپر اُسکے
معاویہ نے اور وہ اول ہین جسنے خطبہ پڑھا بیچ مکہ کے اوپر منبر کے اور خلفا اور حکام پہلے اِس سے خطبہ پڑھتے تھے
کہ مین درحالیکہ کھڑے ہونے والے تھے اوپر قدمون اپنے کے مقابل کعبہ کے اور بیچ حطیم کے اور بھیجا موسی
بن عیسی عامل ہارون رشید کے نے کہ بیچ مصر کے تھا طرف مکہ کے ایک منبر نقش دار و مکلف کہ اُسکے نو زینے تھے
پس رکھا گیا بیچ مسجد کے اور اُٹھایا گیا منبر قدیم اور رکھا گیا بیچ عرفات کے اور واثق باللہ عباسی نے بنایا
ایک منبر واسطے مکے کے اور ایک منبر واسطے منیٰ کے اور ایک منبر واسطے عرفات کے پس حج کیا اُسنے
اور خطبہ پڑھا اوپر اُسکے اور دیا اہل حرمین کو مال کثیر اور داخل کیا معتضد نے دار الندوہ ای گھر مشورہ
اہل شوریٰ کو قریش سے بیچ مسجد کے ساتھ اطراف اُسکے کے جگہ گھرون کی سے اور تھی پیچھے دار الندوہ کے
سباط یعنے جگہ کوڑا ڈالنے کی پھینکے جاتے تھے بیچ اُسکے قائم یعنے کوڑے پس جب ہوتا تھا مینہ جاری ہوتی تھی
جبل قیقعان وغیرہ سے روین اُٹھالاتی تھین خبائث کو طرف دار الندوہ کے اور یہ داخل کرنا معتضد کا
بعد اُسکے ہی کہ لکھا قریش نے طرف عبد اللہ وزیر اُسکے کے بیچ مکہ کے جو ہوا اور جو ہوتا ہی اور یہ کہ سقف
مسجد کی ٹپکتا ہی اُس سے پانی اور یہ کہ وادی مکہ ہر آئینہ پُر ہوئی مٹی سے اور ہوئین روین داخل بیچ مسجد کے
جانب یمانی سے بھی اور پہونچے یہی خدام بیت طرف بغداد کے اور عرض کیا اُنھون نے طرف دیوان
خلافت کے یہ کہ مُنہدم دیوارون کعبہ کا اندر کی جانب سے پھٹ گیا اور سنگ مرمر بچھے ہوے بیچ زمین
اُسکی کے ٹوٹ گئے اور دونون حلقہ کعبہ اور غیر اُنکے بیچ فتنہ علویون کے یعنے فرق رافضیکے کندہ ہوگئے
پس نکلا حکم معتضد کا طرف وزیر مذکور کے ساتھ بھیجنے اموال کثیر اور سفائح یعنے کاغذ ہنڈوی کے پھر کعبہ

ای باب ابراہیم تک اور ابراہیم نام ایک حناط کا تھا کہ وہان بیٹھا تھا اسواسطے وہ باب اس نام سے مشہور ہوا
اور زیادتی جو جانب غرب مسجد ہوئی ساتھ حکم مقتدر باللہ کے لیکن بیچ جانب شامی کے پس منتہا تک
اور جانب یمانی مین قبۃ الشراب اب ۱۲ اسی قبۃ العباس تک اور حاصل ریت تک اور تھا بُعد درمیان دیوارون
یمانی کعبہ اور دیوارون جنوبی کے کہ ملی ہوئی صفا سے تھین اُنچاس گز اور نصف گز اور تھی پیچھے اُسکے جاے
سیل وادی کی اور منگوائے اُسنے اساطین رخامیہ یعنے ستونہاے سنگ مرمر مصر سے اور اُٹھائے گئے دریا مین
طرف بندر قدیم شعیبیہ کے کہ قریب مکہ ہی پھر اُس سے اوپر گاڑی کے طرف مکہ کے حکایت کی گئی ہی ہر آئینہ
بیچ بندر شعیبیہ کے ابتک باقی رہے ہوے ستون زیر رمال ہین یعنے ریت مین دبے ہین اور کھودی گئی بنیاد
اور بنا کی گئین بیچ اُسکے دو دیوارین متقاطعتین یعنے ایک دوسرے کو قطع کرنے والی پس قائم کیے اوپر مواضع
تقاطع کے یہ اساطین تا دھنس بجائے دیوار اور جب حج کیا مہدی نے بیچ اس سال کے اور دیکھا کعبہ کو
کہ نہین ہی وسط مین اسواسطے کہ تنگ و سکڑی ہوئی مسجد جانب جنوب سے بسبب جاے سیل وادی کے
اور تھے بیچ اُسکے ای جانب جنوب کے گھر لوگون کے اور وہ چلتے تھے کوچہاے تنگ مین پھر چڑھتے تھے طرف
صفا کے اور تھا مسعی بسبب کجی کے بیچ موضع مسجد کے اور تھا باب دار محمد بن عباد نزدیک حد رکن مسجد کے
ستون ۱۲
کہ اب نزدیک موضع منارہ شارعہ کے ہی جانب وادی سے کہ اُسمین علم مسعی کا ہی اور تھی جاے سیل وادی
گذرتی تھی نیچے اُسکے بیچ بعض مسجد کے اب پس ہدم کیا اُن نے اکثر دار محمد بن عباد کو اور کیا اُسکو مسعی اور
وادی بیچ اُسی دار کے ہی اور تھا عرض اُسکا میل اخضر سے دوسرے میل تک اور طول اُسکا اسفل مسجد تک ہی
اب پس جبکہ دیکھا مہدی نے یہ ارادہ کیا مربع بنانے مسجد کا کہا عقلا نے یہ وادی زور کرنے والی ہین
بیچ اُسکے روین نہین ممکن بیچ اُسکے ثبات و قرار بنا کا بلکہ خوف کیا جاتا ہی اُس سے انہدام گھرون کا
اور دیوارون مسجد کا اور اُسمین صرف کثیر ہی اور ہدم بیوت کیا اُسنے ضرور ہی کہ زیادہ کرون مین اور
مربع کرون مین مسجد کو اگرچہ صرف کرو نمین جمیع بیت المال کو پھر متوجہ ہوا طرف عراق کے اور
چھوڑا اموال کثیر واسطے خریدنے گھرون کے اور بنانے اس عمارت عظیمہ کے اور بنائی گئی

والان پھر زیادہ کیا بیچ اُسکے عبداللہ بن زبیر نے بعد اسکے کہ خریدا گھروں کو اور سقف کی گئی مسجد اور ہوئی مسجد
اُسوقت سات جریب اور اب نزدیک قبستانی کے ایک لاکھ بیس ہزار گز ہی ساتھ گز ہاتھ کے اور نزدیک
فاسی کے ساتھ زیادتی تین ہزار سات سو سات گز آہنی کے جو کہ ہیں ہی ساتھ ضرب کرنے تین سو چھیس
گز کے از روے شرق و غرب کے بیچ دو سو چھیاسٹھ گز کے ساتھ اضافہ زوائد کے پھر تعمیر کیا اُسکو عبدالملک
بن مروان نے اور بلند کیا دیوارون اُسکی کو اور مسقف کیا اُسکو ساتھ چوب ساگھو کے عمارت اچھی اور لگایا
بیچ سر ہر ستون کے پچاس مثقال سونا اور تعمیر کیا ولید بن عبدالملک نے مسجد الحرام کو اور اُکھاڑا بناء
عبدالملک کو اور بنائی بنا محکم اور بیچ سال ایک سو اٹھائیس کے حکم کیا ابو جعفر منصور عباسی نے ساتھ
زیادہ کرنے کے بیچ مسجد کے بعد خرید لینے گھروں کے پس زیادہ کی گئی مسجد بیچ جانب شامی کے کہ قریب ہی
دار الندوہ یعنے مصلے حنفی کے اور زیادہ کیا بیچ اسفل اُسکے کے اُس منارہ تک کہ بیچ رکن باب بنی سہم کے ہی
اور ترک کیا جانب جنوبی کو بسبب صعوبت بنا کے بیچ اُسکے واسطے سیل کے آور اسی طرح سے بیچ اعلیٰ
یعنے جانب مسعی کے لیکن زیادہ حارثی متولی عمارت اُسکی کے نے زیادتی کی بیچ اعلے کے اور زیادہ کیا بیچ
مسجد اور عمارت اُسکی کے عبداللہ امیر المؤمنین نے اور طلب کیا مہدی محمد اوقص مخزومی کو اور حکم کیا اُسکو
کہ خریدے گھر بیچ اعلے مسجد کے یعنے جانب مسعی کے اور مسدم کرے اور داخل کرے اُنکو بیچ مسجد الحرام کے
اور مہیا کیے واسطے اس بات کے اموال کثیرہ پس خریدے قاضی نے سب جو تھے مابین مسجد و مسعی کے
گھروں سے اور خریدا واسطے مستحقین کے عوض اُسکے گھر بیچ راہون مکہ کے اور خریدا ڈیڑھ گز مکسر واسطے
مسجد کے ساتھ پچیس دینار کے اور جاے سیل وادی سے ساتھ پندرہ دینار کے اور پس جو خریدی تھی
دار ازرق سے ایک جگہ اُن زمینون میں سے اٹھارہ ہزار دینار قیمت کی تھی اور داخل ہوا بیچ مسجد کے
گھر خیزہ خزاعیہ اور تھی قیمت اُسکی اڑتالیس ہزار دینار اور داخل بھی ہوا گھر آل بن مطعم اور شیبہ بن عثمان کا
اور کیا گیا دار القوارب یعنے شیشہ خانہ میدان درمیان مسجد الحرام اور مسعی کے آور یہ زیادتی واسطے مہدی کے ہی
بیچ جانب اعلے یعنے مسعی کے اور اسی طرح بیچ جانب اسفل کے باب بنی سہم اور باب العمرہ اور باب الحناطین

یہان تک کہ خوف کیا جاتا تھا اوپر گر جانے دیوارون اُسکی کے قفل اُسکے سے پس حکم کیا اُسنے ساتھ دور کرنے اُنکے کے
پس دور کیے گئے یہانتک کہ باقی رہا کعبہ عریان اور طلا کی گئین دیوارین اُسکی اندر اور باہر سے ساتھ غالیہ اور مشک و عنبر کے
اور ڈالے اُنھون نے شیشے خوشبو کے اوپر دیوارون اُسکی کے پھر ڈھانپا گیا ساتھ تین کسوت کے قباطی
اور حریر و دیبا سے پھر بعد ضعف خلافت عباسیہ کے ہوتا تھا لباس کبھی مصر سے اور کبھی یمن سے پھر خریدا
سلطان ملک مصر نے قریہ بنبیوس کا اور وقف کیا اُسکو اوپر کسوت بیت کے پس جب آئی سلطنت ممالک
عرب کی طرف آل عثمان ای ملک روم کے بعد قتل کرنے اُنکے کے جراکسہ کو یعنے قوم عجمی کہ خدام کعبہ تھے ساتھ
سیف و سنان کے طیار کی کسوت اوپر اُسی طرح کے کہ تھی اور حکم کیا سلیمان خان عثمانی نے واسطے ہمیشہ رکھنے
کسوت سیاہ کے پھر جب ہوئی سلطنت سلیمان خان کی امر کیا ساتھ دوام کعبہ کے اوپر طریق عادت کے اور
حاصل بنبیوس کا نہ کفایت کرتا تھا اوپر صرف کسوت کے پس حکم کیا واسطے پورا کرنے اُسکے کے خزائن مصر سے
پھر زیادہ کیا ایک قریہ دوسرا وقف کیا اُسنے اُسکو واسطے کسوت کے وقف دائمی **باب تیسرا**
بیچ وضع مسجد حرام اور فضل اُسکے کے اور وہ چیز کہ متعلق ہی اُس سے جب کثرت ہوئی مسلمانون کی
بیچ زمانہ عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کے اور تنگ ہوئی مسجد ساتھ مسلمانون کے اور تھے محصور درمیان گھرون
قریش کے غیر احاطہ کی گئی ساتھ دیوارون کے تجویز کی عمرؓ نے کہ زیادہ کرین بیچ اُسکے پس خریدا گھرون
اُنکے کو اور ڈھایا اور داخل کیا اُنکو بیچ مسجد کے اور انکار کیا بعض قریش نے بیچنے اُنکے سے پس چھین لیے
اُنسے اور داخل کیا اُسکو مسجد مین اور قیمت مقرر کی گئی گھرون کی اور رکھی گئی قیمت اُنکی بیچ کعبہ کے
پھر جب طلب کیا اُسکو اصحاب گھرون کے نے عاجز ہو کر دی گئی اُنکو اور حکم کیا ساتھ بنانے دیوارون
کو تاہ کے کم قد آدمی سے احاطہ کرنے والے کعبہ کو رکھے جاتے تھے اوپر اُسکے چراغ اور بنائے اُسمین
دروازہ مقابل ابواب سابقہ کے اور یہ بات بیچ سنہ سترہ ہجری کے ہوئی زمانہ سیل ام نہشل مین پھر جب
بہت زیادہ ہوے آدمی بیچ زمانہ عثمانؓ کے زیادہ کی اُنھون نے بیچ اُسکے پیچھے خریدنے گھرون قریش کے
اور جسنے انکار کیا حکم کیا اُسکو ساتھ قید کے اور یہ سنہ چھتیس ہجری مین ہی اور وہ انکار بہ کہنا ہے کہ مسجد مین

بیچ حوائج کعبہ کے اور جب محتاج ہوتے تھے وہ صرف کرتے تھے اُسکو بیچ رفع احتیاج کے اور اخراجات اہل جہاد کے اور
رفع فساد کے بلکہ بیچ تمام اوقات کے بیچ رباطون اور مدرسون اور کتابون اُسکے کے اسی طرح تھا معمول اُنکا یہانتک
کہ کہا ایک شیخ نے جب پکڑا گیا اور تھا بیچ آستین اُسکی کے قطعہ ذہب کا قندیل کعبہ سے کہ نہین نفع دیتا ہی اُسکو
لٹکانا اُسکا اور ضرر نہین دیتا ہی اُسکو بیچنا اُسکا **فصل** بیچ بیان کسوت یعنے غلاف پہنانے کے کعبہ اول غلاف
پہنایا اُسکو اسعد تبع حمیری بادشاہ یمن کے نے بر دیمانی سے قبل ہجرت کے ہزار برس اور بنایا اُسنے اسطے
اُسکے ایک دروازہ اسواسطے کہ دیکھا اُسنے خواب مین کہ وہ لباس پہناتا ہی کعبہ کو اور کہا گیا ہی کہ وارد ہوا
خارج مکہ مین نہ نکلا کوئی اہل مکہ سے واسطے ملاقات اُسکی کے پس غصہ ہوا وہ اور کہا البتہ ڈھاؤنگا مین کعبہ کو
اسواسطے کہ وہ سبب افتخار و استکبار اُنکے کا ہی پس مریض ہوا وہ یہانتک کہ عاجز ہوے اطبا اور نہ نفع دیا
اُسکو کسی دوا نے کہا اُسکو ایک پیر مرد نے سردارون اُسکے سے کہ میرے گمان مین یہ مرض اس نیت سے ہی
پس رجوع لایا اور توبہ کی اُسنے اور صحت پائی پھر داخل ہوا مکہ مین اور اکرام کیا اہل اُسکے کا اور پہنائے
اُسکو لباس نوگران قیمت اور گیا طرف مدینہ کے کہا مورخون نے کہ ہدیہ بھیجتے تھے امرا واسطے کعبہ کے کسوتہا کثیرہ
اور بر دیمانی اور نمط سے نمط ایک نوع ہی نفائس ثوب سے اور لباس پہنایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ساتھ ثیاب یمانی کے پھر عمر و عثمان رضی اللہ عنہما نے ساتھ قباطی یعنے اثواب مصری کے پھر معاویہ بن
ابی سفیان نے پہنایا اُسکو دیباج اور قباطی پھر زیادہ کیا بر دیمانی کو اور بعد اُسکے لباس پہنایا جاتا تھا
ساتھ دیبا کے ہر برس اور ڈالا جاتا تھا غلاف سادہ اوپر بیت کے دن ترویہ کے تا نہ پھاڑین اُسکو حجاج
پس جب ہوتی دسوین لٹکاتے تھے اوپر اُسکے ازار وصل کیا اُنھون نے قمیص کو دیبا سے نہ دور ہوتا تھا
آخر رمضان تک پس ڈھانکتے تھے اُسکو کسوت ثانیہ قباطی سے اور بیچ خلافت مامون عباسی کے لباس
پہنایا جاتا تھا ہر سال تین بار روز ترویہ یعنے آٹھوین ذیحجہ کو دیبا سے سرخ اور اول رجب کو قباطی اور
بیچ عید رمضان کے دیبا سے ابیض پھر جب سنا اُسنے پھٹنا اُسکا زیادہ کی ایک کسوت پھر زیادہ کین دو
ازارین اور ذکر کیا کنجی والون کعبہ کے نے واسطے مہدی کے ہر آئینہ تو برتو ہوے اوپر کعبہ کے غلامان شیبہ

مقام ابراہیم کو نشتر ہزار درہم تھے اور حکم کیا ام المقتدر نے کہ لپیٹا جاوے ستونون داخل بیت پر سونا پس کیا گیا
اسی طرح سنہ تین سو دس مین اور بیچ حاشیہ کتاب کے لکھا تھا کہ تقسیم کیے مہدی نے حرمین شریفین مین تیس لاکھ درہم
پہونچے تھے طرف اسکے عراق سے آور تین لاکھ دینار پہونچے تھے طرف اسکے مصر سے آور دو لاکھ دینار پہونچے تھے
اسکو مین سے آور ایک لاکھ اور پچاس ہزار کپڑے یعنے لباس تقسیم کیے اوپر اہل حرمین کے امتے اور وزیر جمال
بن علی الجواد نے بھیجے پانچ ہزار دینار واسطے پترون سونے کے اوپر اساطین داخل بیت کے سنہ پانچ سو چوالیس مین
اور امین سے جنھون نے محلی کیا بیت کو غسانی ملک مظفر صاحب یمن ہی اور نسبت اسکا یعنی نام اسکا ملک مجاہد ہی
آور ملک ناصر صاحب مصر نے ساتھ پینتیس ہزار درہم کے اور نسبت اسکے نے پھر تیرے چڑھائے گئے باب کو
ساتھ چاندی کے سنہ نو سو اکسٹھ مین ساتھ حکم سلیمان خان عثمانی کے اور بنائے گئے تیرے باب کے
اور جڑے گئے ساتھ میخون چاندی کے اور پھر بنائے گئے حلقے چار اور پیچھے بدلنے تین شتیرون کے ہر کرایون
بیت کی سے وقت گمان گر پڑنے اسکے کے بعد فتوے یعنے کے مفتیون جمعون سے اور جماعت کثیر علما سے

فصل بیچ بیان معالیق کے یعنے آویزہاے کعبہ کے اول جنے لٹکائین بیچ کعبہ کے تلوارین محلی ذہب اور
فضہ یعنے سونے اور چاندی سے کلاب بن مرہ ہی اور روایت کی گئی ہی کہ عمر بن الخطاب نے جب فتح کیا
داین کسریٰ کو پہونچے دو ہلال لٹکایا انکو بیچ کعبہ کے اور بھیجی سفاح عباسی نے ایک کابی سبز پس لٹکائی گئی
بیچ اسکے سفاح بمعنی خونریز ہی آور لقب اول خلفاے عباسیہ کا ہی اور بھیجا مامون نے ایک یاقوت ساتھ
زنجیر طلائی کے لٹکایا گیا بیچ روے کعبہ کے موسم حج مین اور بھیجا متوکل نے شمسہ یعنے کلس طلائی جڑاؤ ساتھ درفاخر
اور یاقوت و زمرد کے لٹکایا گیا بیچ زنجیر طلائی کے بیچ روے کعبہ کے اور ہدیہ بھیجا معتصم نے ایک قفل واسطے باب کعبہ کے
بیچ اسکے ہزار مثقال سونا تھا اور بھیجا بادشاہ سند نے سنہ دو سو انسٹھ مین جب اسلام لایا ایک طوق سونے کا جڑاؤ
ساتھ جواہر اور ایک یاقوت بزرگ سبز کے پس لٹکایا گیا ساتھ حکم متمد خلیفہ کے اور سوا اسکے نفائس بیشمار تھے
اور بادشاہ بھیجتے تھے قندیلین سونے کی واسطے لٹکانے بیت کے پھر جب واقع ہوے فتنے بیچ ملک کے اور محتاج ہوے خدام
بیت کے لیگئے ان نفائس مین سے اور کھا گئے اور تھی عادت انکی کہ جب ہوتا نزدیک انکے مال صرف کرتے تھے

تھا عابد زاہد شجاع تحقیق وارد ہوئین بیچ مناقب اُسکے کے بقدر تیس حدیثون کے انکار کیا اُسنے بیعت یزید سے اور بھاگا طرف مکہ کے وراطاعت کی اُسکی اہل حجاز و یمن و خراسان و عراق نے تقیہ پھر جب پہونچی حکومت طرف عمر بن عبدالعزیز کے ارادہ کیا اُسنے کہ تغیر کرے یعنے بدل ڈالے بدعت حجاج کو لیکن وہ باز رہا اس سے واسطے خوف اس بات کے کہ ہوجائے تغیر بیچ بنا ربیت کے سنت اور طریقہ حکام کا اور وہ سوء ادب ہی اسواسطے کہ تعظیم بیت سے یہ ہی کہ نہ مزاحمت کیجائے اُسکی ساتھ اصلاح و ترمیم کے پس کیونکر ساتھ تغیر کرنے اور ڈھانے کے اور نہین جائز ہی یہ یعنے تغیر و تبدیل مگر جسوقت کہ لاحق ہوئے ضرورت سخت تتمہ آئی ایک سیل عظیم سنہ ایکہزار اُنتالیس مین اور داخل ہوئی حرم مین اور منہدم کی ایک جانب اُس سے پس خبر دی گئی سلطان مراد خان بن احمد خان کو بھیجا اُسنے معمارون کو اور اموال کثیر کو اور دعا دیا اُنھون نے جوانب ثلثہ کو اور بنایا اُنھون نے کعبہ بناے جدید اور تمام ہوئی بنا سنہ ایکہزار چالیس مین اسی طرح ہی بیچ کتب تاریخ کے لیکن سنگ خامہ یعنے مرمر کہ اوپر پہلوے حوض جبرئیل کے ہین دلالت کرتی ہی کتابت اُسکی اوپر اس بات کے کہ یہ بنا احمد خان سے ہی بیچ سنہ اکیس کے بعد ہزار سے **فصل** بیچ تزئین کعبہ کے ساتھ زیور پہنانے اور چاندی لگانے کے روایت کی گئی ہی کہ اول وہ شخص کہ محلی کیا اُسنے کعبہ کو عبدالمطلب ہی ساتھ غزالتین کے یعنے دو صورتین ہرن کی سونے سے کہ ہدیہ بھیجا تھا اُن دونون کو ساسان بن بابک نے وہ غزالتین کہ پوشیدہ کیا تھا اُنکو مضاض بن عمر نے بیچ بیر زمزم کے نزدیک خوف تلف کے جرہم سے اور اول جسنے سونا لگایا بیت کو عبدالملک بن مروان ہی اور لگایا سونا اوپر میزاب کے اور ولید بن عبدالملک نے بھیجے طرف والی مصر کے اوپر بکہ کے کہ خالد بن عبداللہ تھا چھتیس ہزار دینار کہ لگائے پترے سونے کے اوپر باب میزاب کے اور اوپر ستونون داخل کعبہ کے اور امین بن ہارون رشید نے بھیجے طرف عامل اپنے کے کہ بیچ مکہ کے تھا نام اُسکا مسلم الحجاج تھا اٹھارہ ہزار دینار تا لگائے جائین ساتھ اُسکے پترے سونے کے اوپر باب کعبہ کے پس اُکھاڑے اُسنے جو تھے اوپر باب کے پترے اور زیادہ کیے اوپر اُسکے اٹھارہ ہزار دینار پس لگائے اُسکے پترے اوپر باب کے اور لگائین میخین اُسکی اور دونون حلقہ باب کے اور بٹھکین اُسکی سونے سے اور بھیجا متوکل نے سونا طرف آنحق زرگر کے تا بناوے گوشہ ہاے بیت کل ذہب سے اور تھی اسفل باب مین چوکھٹ چوب ساج یعنے ساگھوی کرم خوردہ پس بدلا اُسکو ساتھ لکڑی کے اور پہنائے اُسکو پترے چاندی کے اور تھا سونا آٹھ ہزار مثقال اور جس سے محلی کیا

اور غلاف پہنایا اُسکو ساتھ دیبا کے اور زیور سے آراستہ کیا بیت کو اور بنائین کنجیان اُسکی سونے سے اور لگائے اوپر کعبہ
اور ستونون اُسکے کے پترے سونے کے اور فرش کیا گرد بیت کے بقدر دس گز کے باقی رہے ہوے پتھرون سے
اور رکھا فراغ بنا کا ستر ھوین رجب ۷۴ھ ہجری کو پھر نکلا طرف تنعیم کے ساتھ اہل مکہ کے واسطے عید کرنے اور عمرہ لانے کے
اور ذبح کیے اُسنے سو اونٹ اور ذبح کیے اہل مکہ نے بقدر وسعت اپنی کے اور بیچ اس سال کے لکھا حجاج نے عبد الملک
بن مروان کو کہ وہ حاکم شام تھا یہ کہ عبد اللہ بن زبیر نے زیادہ کی بیچ کعبہ کے وہ چیز کہ نہ تھی اُس سے اور
احداث کیا بیچ اُسکے ایک دروازہ دوسرا تیسرا لکھا حجاج کو عبد الملک نے کہ پھیرے کعبہ کو اوپر اُسطرح کے
کہ تھا زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین روایت کی گئی ہے کہ جب ہلاک ہوا یزید اطاعت کی اہل شام و مصر نے
عبد اللہ بن زبیر کی پھر نکلا مروان بن حکم پس غالب ہوا اوپر مصر و شام کے یہانتک کہ والی ہوا عبد الملک
بیٹا اُسکا پس بھیجا لشکر سخت اوپر ابن زبیر کے اور امیر کیا اوپر لشکر کے حجاج بن یوسف کو پس محاصرہ کیا اُسکو اور
پتھر پھینکے اوپر اُسکے ساتھ منجنیق کے اور ہیوفائی کی اصحاب ابن زبیر نے اُسکی پس نکلا وہ اکیلا اور قتال کیا اُسنے
قتال عظیم تا آنکہ شہید ہوا اور ہوا یہ حادثہ بیچ سال ۷۳ تہتر ہجری کے اما تغیر کرنا حجاج کا اس بنا خلیلی کو پس پھر بنا کیا
اُسنے کعبہ کو جانب رکن شامی کی سے چھ گز اور ایک وجب اور بنایا اس دیوار کو یعنے جانب شامی کو اور کرسی دار کیا دروازہ
شرقی کو اور بند کیا غربی کو اور چھوڑ دیا تین طرفون کو جسطرح پر تھین پھر جب فارغ ہوا حجاج اس سے صادر ہوا
عبد الملک اور حج کیا اُسنے بیچ اس سال کے اور ساتھ اُسکے حارث مخزومی تھا پس باہم کلام کیا دونون نے بیچ امر
کعبہ کے کہا عبد الملک نے نہین گمان کرتا ہون مین کہ ابن زبیر نے سُنی عائشہ سے یہ بات پس کہا حارث نے
مین نے سُنا ہے اُس سے یعنے عائشہ سے اور بیان کی حدیث کہا عبد الملک نے تو نے سُنا ہے کہ کہتی تھی عائشہ
اسطرح کہا حارث نے ہان مین نے سُنا ہے یہ اُس سے پس شروع کیا زمین کھودتا تھا ساتھ لکڑی کے
کہ بیچ ہاتھ اُسکے کے تھی سرنگون ساعت طویل تک پھر کہا چاہتا تھا مین واللہ کہ چھوڑ دون ابن زبیر کو اور
جو کیا اُسنے فائدہ عبد اللہ کنیت اُسکی ابو بکر ہے باپ اُسکا زبیر اور ماں اُسکی اسما بنت ابی بکر کی خالہ اُسکی عائشہ
رضی اللہ عنہا پیدا ہوا بیچ مدینہ کے بعد تین مہینے کے ہجرت سے فرمایا آپ اُسکے منہ مین دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

داخل کرنے اُسکے کا بیچ کعبہ کے لیکن جب تمام ہوگیا نفقہ کہ جمع کیا تھا اُنھون نے واسطے بنا کے پس چھوڑ دیا
اُنھون نے اُسکو اور بنائی اوپر اُسکے ایک دیوار چھوٹی واسطے علامت کے کہ یہ کعبہ مین سے ہی اور ہر آئنہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا کو اے عائشہ اگر نہ ہوتا یہ کہ قوم تیری جدید الاسلام ہین
البتہ ڈھاتا مین کعبہ اور ملاتا مین اُسکو ساتھ زمین کے اور کرتا مین واسطے اُسکے ایک دروازہ جانب شرق
اور ایک دروازہ جانب غرب اور زیادہ کرتا مین بیچ اُسکے چھ گز طرف حطیم سے ہر آئنہ قریش نے ناقص چھوڑا
اُسکو جسوقت کہ بنایا اُنھون نے کعبہ پس اگر راے مین آوے قوم تیری کے بعد میرے تکمیل اُسکی تو دکھاؤن مین
تجکو اُسقدر کہ ناتمام چھوڑا اُنھون نے اُس سے پھر دکھایا اُنکو قریب چھ گز کے پس مشورہ لیا عبد اللہ
بن زبیر نے اُنسے جو باقی تھے صحابہ مین سے بیچ بناے کعبہ کے اِنکار کیا بعض اُنکے نے اور قبول کیا بعض نے
لیکن مقرر کیا اُسنے راے اپنی کو اور جمع کیا اُسنے بنانے والون کو پس چڑھایا سطح کعبہ پر ایک غلام
باریک پنڈلیون والے کو اور حبشی لوگون کو ڈھاتے تھے اُسکو شاید کہ ہووے بیچ اُنکے وہ حبشی کہ
فرمایا رسول علیہ السلام نے بیچ حق اُسکے کے کہ ڈھاویگا کعبہ کو صاحب دو ساق باریک کا حبشیون مین سے
اور ارادہ کیا اُسنے یہ کہ کرے گل اُسکی درس سے کہا گیا اُسکو کہ نہین اُستوار ہوتی ہی اُس سے بنیاد
پس طلب کی اُسنے گچ محکم مین سے پھر جب پورا ہوا ڈھانا نکالی بنیاد ابراہیم علیہ السلام کی پایا اُسنے حطیم کو
داخل بیچ بیت کے پھر بنایا بیت کو اوپر اِس بنیاد اے بنا ابراہیم کے اور گھیرا پردہ حوالی بیت کے اور تعمار
بناتے تھے اندر پردہ کے اور طائفین طواف کرتے تھے باہر پردہ سے پس داخل کیا حطیم کو بیچ بیت کے
جیسا کہ ارادہ کیا تھا قریش نے اور نہ پورا ہوا تھا اور برابر کیا باب کو ساتھ زمین کے جسطرح کہ تھا قبل
بنا قصی کے اور کھولا باب جانب غربی کو واسطے نکلنے لوگون کے اُس سے جیسے کہ تھا ارادہ رسول علیہ السلام کا
پس پورا کیا اُسکو عبد اللہ بن زبیر نے اور بنایا اُسکو اوپر قواعد ابراہیم علیہ السلام کے اور تھا ارتفاع اُسکا
نو گز زیادہ کیا قریش نے نو گز اور جب داخل ہوئی حطیم تجویز کی کہ زیادہ کرے بیچ ارتفاع کے نو گز پس
زیادہ کیا اُسکو بیچ اُسکے پھر ہوا ستائیس ۲۷ گز پس جب تمام ہوا خوشبودار کیا اُسکو ساتھ مشک و عنبر کے اندر اور باہر

اسعد تھے اب سعد ہوے حاصل یہ کہ سعادت کم ہوگئی یہ موجب شقاوت کا ہی ملاقات کی اُنھون نے ساتھ بغض کے
پیچھے دوستی کے یعنے پہلے باہم دوستی تھی پیچھے بغض عداوت ہوئی اور بھڑکائی اُنھون نے آگ درمیان آپس کے
بڑا بھڑکانا پس جب دیکھا ہمنے امر کا تیز ہوئی حد اُسکی ورنہ باقی رہا کچھ سوا تلوار کھینچنے کے راضی ہوے ہم اور کہا ہمنے حکم ہی
اول آنے والا کہ داخل ہو بطحا یعنے جانب صفا سے یکایک پس تحقیق آئے ہمارے پاس امین محمد کہا ہمنے راضی ہوے ہم
ساتھ امین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہترین سب قریش کے اور روے خصلت کے زمانہ ماضی مین اور حال مین
ساتھ اُسکے کہ پیدا کریگا اللہ کل کو یعنے آیندہ کو پس لائے وہ بات کہ نہ دیکھی لوگون نے مثل اُسکے شامل تر اور پسندیدہ
بیچ اواخر اور اول کے پکڑا ہمنے گوشہ ہاے چادر کو اور واسطے کل ہماری کے ایک حصہ تھا اُٹھانے اُسکے مین قبضہ
دست سے پس کہا اُنھون نے بلند کرو تم یہانتک کہ جب بلند کیا اُسکو ہاتھون اُنکے نے لیا اُسکو بہترین سنہ نے
یعنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہم سب راضی ہوے فعل اُنکے اور کام اُنکے سے پس کیا بڑی ہی رائے اُنکی کہ بدایت
کرنے والی اور ہدایت پانے والی ہی اور یہ انسان اُٹھنے اوپر ہمارے ہی بڑا شام کریگا ساتھ اُسکے یہ زمانہ اور صبح
کریگا یعنے دائم رہیگا یہ احسان پھر کیا قریش نے ارتفاع کعبہ اٹھارہ گز اور بلند کیا دروازہ اُسکا زمین سے
اور لگائے اُنھون نے اندر کعبہ کے چھ ستون بیچ دو صفون کے تین تین بیچ ہر صف کے جانب حجر اسود سے
رکن یمانی تک اور بنایا اُنھون نے بیچ رکن شامی کے اندر سے ایک زینہ کہ چڑھین اُس سے طرف چھت
بیت اللہ کے اور ناتمام چھوڑا اُنھون نے جانب حطیم سے واسطے تمام ہونے نفقہ کے کہ مہیا کیا تھا اُنھون نے
واسطے بناے بیت کے **فصل** اور بنا عبداللہ بن زبیر کی سبب اُسکا یہ ہی کہ جب محاصرہ کیا اُسکو حصین بن نمیر نے
بیچ لشکر کے کہ بھیجا تھا اُسکو یزید نے اور پڑا اُسکے پناہ پکڑی اُسنے بیچ مسجد الحرام کے پس نصب کین اوپر اُسکے منجنیقین
اور پہونچے بعض پتھر اُسکے اوپر کعبہ کے منہدم ہوگئین بعض دیوارین اُسکی اور جل گئین بعض لکڑیان اُسکی اور
لباس اُسکا اور بھاگ گیا حصین ساتھ لشکر اپنے کے بسبب ہلاک ہونے یزید پلید کے اور پہونچنے خبر مرگ اُسکی کے
پس تجویز کیا ابن زبیر نے کہ منہدم کرے کعبہ کو اور محکم کرے بنیاد اُسکی اور بنا دے اُسکو اوپر قواعد ابراہیم
علیہ السلام کے اور بناے ابراہیم مین حطیم داخل کعبہ تھے اور قریش نے پائی بنا نیچے حطیم کے اور ارادہ کیا

اور کہا گیا ہی تھا وہ جہاز بادشاہ روم کا بھیجا تھا بیچ اُسکے سنگ مرمر اور لکڑی ساتھ باقوم کے طرف گرجا گھر کے
بیچ حبشہ کے جلا دیا تھا اُسکو فرس یعنے مشرکین نے پس جبکہ پہونچا جانب جدہ کے مارا اُسکو طوفان نے
اور ٹوٹ گیا وہ پس نکلا ولید بن مغیرہ اور ایک جماعت قریش کی پس خرید یا اُنھون نے لکڑیون اُسکی کو اور تھا
بیچ مکہ کے ایک نجار قبطی بنائی اُسنے سقف کعبہ کی ساتھ مدد باقوم کے پھر قریش نے واسطے بنانے کے تقسیم کیا جوانب
بیت کو پس ہوئی ایک جانب بیت کی واسطے بنی زہرہ اور بنی عبد مناف کے اور مابین حجر اور رکن یمانی کا واسطے
بنی مخزوم کے اور پشت کعبہ واسطے بنی جمح اور بنی سہم کے اور جانب حطیم واسطے بنی عبد الدار و بنی اسد کے اور تھا
سن مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیچ اُسوقت کے پچیس ۲۵ برس کا اور اُٹھاتے تھے پتھر یہانتک کہ جب تمام ہوا
دم دیوار کا طرف بنیاد کے اور مارا لوگون نے پھاوڑہ اوپر ایک پتھر سبز کے نکلی برق قریب تھا یہ کہ اُچک لیجاوے
بینائیون اُنکی کو پس باز رہے نزدیک اس بات کے بنیاد کھودنے سے پھر بنایا اُنھون نے اُسکو یہانتک کہ پہونچین دیوارین
موضع رکن حجر اسود پر پس خصومت کی بیچ اُسکے ہر قبیلہ نے ارادہ کرتے تھے کہ اُٹھاوین اُسکو یعنے ہر قبیلہ چاہتا تھا
کہ ساتھ نصب کرنے حجر اسود کے ہم خاص ہووین اور قریب تھا کہ باہم قتل و قتال کرین پس کہا ابو اُمیہ مخزومی
شریف نے کہ کرو تم ایک حکم بیچ اُسکے اول وہ شخص کہ داخل ہووے باب صفا سے پس تعلیم کی اُنھون نے یہ بات
پس تھے اول داخل ہونے والے اُس سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھا لوگون نے اُنکو کہا اُنھون نے یہ آئے
محمد امین اور حضرت نام رکھے جاتے تھے قبل از وحی ساتھ اس نام کے اور راضی ہوے ساتھ حکم اُنکے کے پھر بیان کیا
اوپر اُنکے قصہ اپنا فرمایا رسول علیہ السلام نے لاؤ تم میرے پاس ایک چادر پس لائی گئی پھر رکھا بیچ اُسکے رکن
ساتھ دست مبارک اپنے کے پھر فرمایا چاہیے کہ پکڑے سردار ہر قبیلہ کا گوشہ اس چادر کو پس اُٹھایا اُسکو
اُن سب نے اور لائے اُسکو اور بلند کیا اُنھون نے اُسکو طرف اُس جگہ کے کہ مقابل تھے موضع اُسکے کے
پس لیا اُسکو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑے مین سے اور رکھا اُسکو بیچ جگہ اُسکی کے اور واسطے
ہبیرہ بن وہب مخزومی کے اس باب مین ایک قصیدہ عربی ہی کہ مضمون اشعار اُسکے کا یہ ہی۔ لڑائی کی
قبائل نے بیچ بزرگی حاصل کرنے رکھنے حجر اسود کے جاری ہوئی فال اُنکے ساتھ سعد کے پیچھے اسعد کے یعنے پہلے

ضیافت اور پانی پلانے کا ہاشم کو کہ جد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے نام اُنکا عمرو تھا لقب کیے گئے
ساتھ ہاشم کے بسبب توڑنے اُسکے کے روٹی کو اور ثرید کرنے اُسکے کے واسطے لوگون کے اسواسطے کہ ہشم بمعنی
توڑنے کے ہی اور ہاشم توڑنے والا پھر وفات کی ہاشم نے شام مین درحالت تجارت پس ولی کیا گیا بعد اُسکے
مطلب بن عبد مناف اور نام اُسکا فیض ہی بسبب جوانمردی اُسکی کے پھر وفات پائی مطلب نے بیچ سرزمین یمن کے
پس والی کیا گیا عبد المطلب بن ہاشم غیر ابن عبد مناف اور وہ اول اُسکا ہی کہ جاری کی دیت قتل کی سو اونٹ
اور بحال کیا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور قصہ اُسکا یہ ہی کہ جب کہا مطلب نے اگر دے مجکو اللہ
دس بیٹے ذبح کرونمین ایک اُنمین سے واسطے کعبہ کے اور جب پورے ہوے دس اور بیان کیا اُسنے اوپر اُنکے
قصہ اطاعت کی اُنھون نے اُسکی اور قرعہ ڈالا صاحب تیرون کے اور نکلا تیر اوپر عبد اللہ کے کہ والد
رسول علیہ السلام کے تھے ارادہ کیا عبد المطلب نے کہ ذبح کرے اُنکو پس کھینچ لیا اُنکو عباس نے نیچے پانون
اُسکے سے خوف ہوجانے اس بات کے سے سنت قریش کی پھر گئے قریش طرف عرافہ کاہنہ کے کہ ایک عورت
شگون والی بیچ حجاز کے تھی کہا اُسنے قربانی کرو اپنے بیٹے کی طرف سے دس اونٹ پھر قرعہ ڈالو اگر نکلے تیر
بعد ذبح کرنے اونٹون کے بھی ذبح کرو بیٹے کو اور اگر نہ نکلے تو نہ کرو پس قربانی کی اُنھون نے اونٹون کی اور
قرعہ ڈالا پھر نہ نکلا کسی کے نام پر پس باز رہے وہ ذبح کرنے عبد اللہ کے سے **فصل** اور بنا کرنا قریش کا اسواسطے
کہ روایت کی گئی ہی کہ ایک عورت نے ارادہ کیا بخور کعبہ استار اُسکے کا پھر پہونچا ایک شرارہ انگیٹھی اُسکی سے بیچ
غلاف کعبہ کے جل گئیں اکثر لکڑیان اُسکی اور داخل ہوئی ایک سیل عظیم پس شق کیا اُسنے دیوارون کعبہ کو ارادہ کیا
قریش نے مضبوط کرنے بنیاد اُسکی کا اور بلند کیا دروازہ اُسکے کو تاکہ نہ داخل ہو اُسمین مگر وہ شخص کہ اجازت دین
وہ اُسکو اور تھا مخزن کعبہ مین ایک سانپ سیاہ سر اُسکا مانند سر بکری کے گمان کرتے تھے لوگ کہ وہ نگہبان ہی
واسطے ہدایا و کنوز کے اور رہا وہ پانچ سو برس پس بھیجا اللہ نے ایک پرندہ اُٹھا لیگیا اُسکو کما قریش نے
امید رکھتے ہین ہم ہووے اللہ راضی ساتھ اُسکے کہ ارادہ کرتے ہین ہم یعنے تجدید بیت کا اور تھا دریا تحقیق
ڈالا تھا اُسنے ایک جہاز کو طرف کنارہ جدہ کے واسطے ایک تاجر کے کہ نام اُسکا باقوم رومی تھا نصرانی مذہب

کہا اُسنے نہین قدرت رکھتی ہو تمین اوپر داروغگی اور خدمت کعبہ کے پس مقرر کیا جیی نے یہ امر واسطے ابی غبشان کے
اور تھا وہ شراب خوار دوست رکھتا تھا شراب کو پس محتاج کیا اُسکو اُس شراب نے بیچ ایک وقت کے کہ پیے اُسمین شراب
پس بیچا اُسنے مفتاح بیت کو عوض ایک مشک شراب کے خریدا اُسکو قصی نے اور مشہور ہوئی یہ بات بیچ مثلون کے
یعنے جس شخص کو کسی طرح کی زیان کاری و نقصان بہت ہوتا تھا سُننے والے یہ مثل کہتے تھے کہ زیان کار زیادہ ہوا
بیچ عقد بیع کے ابی غبشان سے اور واسطے اللہ کے ہی خوبی و حمت قائل اِس قول کی بیچا خزاعہ نے
بیت اللہ کو ظاہر عوض مشک شراب کے پس نہ مراد کو پہونچے وہ اور نہ نفع دیے گئے یعنے نفع دیا اُنکی تجارت نے
اور جب گئی مفتاح بیت یعنے کلید کعبہ کی طرف قصی کے بُرا مانا خزاعہ نے اور لڑائی کی پس نکالا قصی نے اُنکو مکہ سے
اور والی ہوا قصی امور کعبہ و مکہ کا اور بادشاہ کیا اُسکو قوم اُسکی نے اوپر جانون اپنی کے اور وہ بُرا جانتے تھے
اِسکو کہ سکونت کرین مکہ مین اور عظمت رکھتے تھے اُسکی اِس سے کہ بنا وین اُسمین گھر ساتھ بیت اللہ کے
پس رہتے تھے وہ بیچ مکہ کے دن کو اور آخر روز نکلجاتے تھے طرف حل کے اور حلال نہین جانتے تھے
جنب ہونے کو بیچ مکہ کے چھراذن دیا اُنکو قصی نے واسطے بنانے گھرون کے اور کہا اگر سکونت کی تمنے
حرم مین قریب بیت کے خوف کرینگے تمسے عرب اور نہ حلال جانینگے قتال تمھارے کو پس قبول کی اُنھون نے
یہ بات اور ابتدا کی قصی نے اور بنایا دار النّدوہ یعنے گھر مشورہ کرنے کا اور وہ مقام مصلی حنفی کا ہی اور بنائے قوم
اُسکی نے گھر اپنے گرد بیت کے چارون طرف اور راہ رکھی دروازون گھرون اپنے کی جانب بیت کے اور چھوڑ دیا
مقام طواف کو اور درمیان ہر دو گھرون کے راہ رکھی کہ داخل ہوتے تھے اُس سے مطاف مین پھر قصی نے
سپرد کی وہ خدمت کہ اُسکو تھی عبدالدار کو بسبب بزرگی شان اُسکے اور جاری ہونے غلبہ و حکومت اُسکی کے
پھر جب مر گیا قصی قائم ہوے اوپر کام اُسکے کے بیٹے اُسکے پھر باہم خصوصیت کی قریش نے پس رائے
ایک گروہ کی یہ ہوئی کہ اولاد عبد مناف زیادہ تر مستحق حکومت و خدمت کے ہین اولاد عبدالدار سے اور کہا
بعض اُنکے نے عکس اُسکے پھر ارادہ کیا اُنھون نے لڑائی کا پھر صلح کی اوپر اُسکے کہ پانی پلانا اور ضیافت کرنی
حجاج کی واسطے اولاد عبد مناف کے اور کنجی رکھنی اور مشورت اور لشکر واسطے اولاد عبدالدار کے پس وہی کیا

زنا کیا تھا اُن دونون نے بیچ کعبہ کے پس مسخ کیا اُنکو اللہ نے دو پتھر پھر رکھا اُنکو لوگون نے درمیان صفا اور مروہ کے واسطے عبرت کے پھر لیا اُنکو مشرکون نے اور کھڑا کیا دونون کو قریب زمزم کے اور پوجتے تھے اُنکو آور بعد جُرہم کے بنی خُزاعہ نے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی کلیدداری بیت الحرام کی اور حکومت امر مکہ کی یہانتک کہ بڑا ہوا قصی بن کلاب پس مالک ہوا امر حجابت یعنے امر کلیدداری و دعوۃ حجاج اور پانی پلانے اُنکے کا اور مشورہ اور نشان ولشکر یعنے امر ریاست **فصل** اور بنا نا عمالقہ اور جرہم کا پس جیسے کہ روایت کی گئی ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہ جب منہدم ہوئی بنا ابراہیم علیہ السّلام کی بنایا اُسکو ایک گروہ نے جُرہم سے پھر منہدم ہوا پھر بنایا عمالقہ نے اور بیچ اس ترکیب کے اختلاف ہی اور وہ شخص کہ بنایا اُسنے کعبہ قبیلۂ جُرہم سے حارث بن مضاض اصغر ہی اور اُسنے زیادہ کیا بیچ بنا کے اور باندھ کیا بیت کو جیسا تھا اوپر بنا ابراہیم کے اور تھا مکہ زمانۂ عمالقہ مین لپٹا ہوا ساتھ غضاضۃ کے کہ نام ایک درخت کا ہی آور زمین سبزہ زار آور تھی وہ بیچ عزت اور دولت کے پس جب بغاوت کی اور زیادتی اور ظلم کیا اُنھون نے اور وہ کرایا لیتے تھے سایہ کا اور بیچتے تھے پانی مسلط کیا اللہ نے اوپر اُنکے چیونٹیون کو پھر نکالا اُنکو ساتھ قحط کے یہانتک کہ ہلایا اُنکو ساتھ آبا اُنکے کے بیچ بلاد یمن کے **فصل** اور بنا قصی بن کلاب کی پس جب وہ متولی کیا گیا امر بیت کا جمع کیا اُسنے نفقہ پھر ڈھایا کعبہ کو پس بنایا اُسکو اوپر نیک تروجہ کے اور سقف کیا یعنے چھت بنائی اُسکی ساتھ چوب دروم کے اور شاخ نخل کے دوم ایک درخت ہی مثل نخل کے اور زیادہ کیا اُسنے بیچ ارتفاع بیت کے نو گز پس ہوا اٹھائیس گز اور کم کیا عرض اُسکے سے جانب حطیم کے سے بسبب تمام ہو جانے نفقہ کے اور باقی کو اوپر اساطین ابراہیم علیہ السّلام کے آور قصی نام اُسکا زید تھا موسوم ہوا ساتھ اِسکے اِسواسطے کہ دور نکالا گیا وطن اپنے سے جب وفات پائی کلاب نے کہ باپ اُسکا تھا پھر جب آیا مکہ مین بعد مدت کے اور پہچانا اُسکو قوم اُسکی نے اکرام کیا اُسکا آور تھا اُن دنون مین خزاعہ حاکم اوپر مکہ اور کعبہ کے اور خزاعہ نام ایک قبیلہ کا ہی اور تھا بڑا اُنکا خلیل بن حبیشۃ الخزاعی بیچ اختیار اُسکے کے تھا کعبہ اور داروغگی وخدمت اُسکی پس دی خلیل نے قصی کو بیٹی اپنی کہ نام اُسکا حُبی تھا اور کثیر ہوئی اولاد اُسکی و فوت ہوا خلیل اور وصیت کی ساتھ مفتاح کعبہ کے واسطے حُبی بیٹی اپنی کے

گرگئے دونون پانون اُنکے بیچ اُسکے پھر غسل دیا اُسنے اُسکو ساتھ اکرام و بزرگی کے پس جب فارغ ہوے
وہ ارادہ کیا ابراہیم علیہ السّلام نے کہ جاوے طرف سارہ کے واسطے اُسکے کہ شرط کی تھی سارہ نے پھر عرض کیا
سارہ نے پھر کہا ابراہیم علیہ السّلام نے زوجہ اسمٰعیل کو کہے تو شوہر اپنے کو سلام اور کہے تو سیدھا ہی آستانہ
دروازہ تیرے کا پس لازم پکڑ اُسکو یعنے زوجہ اپنی کو پس جب آئے اسمٰعیل بیان کیا اُسنے اوپر اُنکے
قصہ بوسہ دیا موضع قدم باپ اپنے کو حجر سے اور نگاہ رکھا اُسکو تبرک کرتا تھا ساتھ اُسکے جبتک کہ بنایا کعبہ اور
تھی عمر اسمٰعیل کی ایک سو تیس برس کی اور مرے اور دفن کیے گئے بیچ حطیم کے نزدیک مادر اپنی ہاجر کے اور متولی ہوا
بیت کا بعد اُسکے بیٹا اُسکا نابت پھر بعد اُسکے مضاض جرہمی نانا اُسکا اور ہوا حاکم اوپر جرہم کے اور
فروکش ہوے جرہم بیچ قعیقعان کے جانب بلندی مکہ کے اور عمالقہ بیچ مستفل اُسکے کے یعنے جانب وادی کے
اور تھا حاکم عمالقہ کا سمیدع لیکن حکومت مکہ کی واسطے مضاض کے تھی پر قتل کیا اُنھون نے سمیدع کو
اور پوری حکومت ہوئی واسطے مضاض کے اور جبکہ ضائع کی عمالقہ نے حرمت حرم کی اور ڈرایا اُنکو
مضاض نے جاتے رہنے دولت اُنکی سے اور نہ سُنا اُنھون نے اُسکو پس نکالا اُنکو اللہ نے مکہ سے
اور باقی رہے جرہم پھر چلے وہ راہ اُنکی پس نکالا اُنکو اللہ نے اوپر عمرو بن حارث رئیس اُنکا یعنے جرہم کا جسوقت
نکالا اُسکو بنو بکر نے اولاد اسمٰعیل سے مکے سے اُکھاڑا اُسنے حجر اسود کو اور لیا غزالۃ الذہب یعنے صورت
آہو طلائی کو کہ ہدیہ بھیجا تھا اُسکو ملوک عجم نے واسطے کعبے کے اور بہتیرا کعبہ کے اور دفن کیا اُسکو بیچ چاہ زمزم کے
اور برابر کر دیا اُسکو ساتھ زمین کے پس پوشیدہ ہو گیا یعنے نابود ہوا موضع زمزم کا زمانہ عبد المطلب تک
اور جب قریب ہوا ظہور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے کا دیکھا عبد المطلب نے خواب میں ایک قائل کو
کہ کہتا ہی اُسکو کھود تو زمزم کو پس متحیر ہوا بسبب عدم علم اپنے کے ساتھ زمزم کے پس کھول دیا اللہ نے
اُسکو بیچ تیسرے خواب کے کہ زمزم ایک بیر ہی موضع اُسکا قریب صنمین کے یعنے دو بتون کے ہی نام اُنکا
نائلہ اور اساف ہی اور اُس جگہ گھر چیونٹی کا ہی ظاہر کریگا اُسکو تو ساتھ چونچ اپنی کے کل پس جانا عبد المطلب نے
اور کھودا اُسکو دو بُت کی صورتین تھین ایک عورت ایک مرد کی نام عورت کا نائلہ اور نام مرد کا اُساف تھا

اور رزق فراخ کا اور شفا کا ہر درد سے کہا گیا ہی پھر گذرا ایک قافلہ قبیلہ جرہم سے کہ ارادہ رکھتے تھے ملک شام کا
دیکھا اُنھون نے پرندون کو کہ دور کرتے ہین اوپر ابی قبیس کے پس کہا اُنھون نے ضرور ہوگا اس جگہہ پانی
پس جستجو کی اُنھون نے پھر آئے اوپر ہیز مزم کے کہا اُنھون نے ہاجر کو اگر چاہے تو اُترین ہم ساتھ تیرے اور
رفع وحشت کرین تیری اور پانی پانی تیرا ہی پھر پیا اُنھون نے پس اذن دیا ہاجر نے پھر اُترے وہ ساتھ اُسکے
اور وہ اول رہنے والون مکہ مشرفہ کے سے ہین اور وفات پائی ہاجر نے اور قبر بنائی اُنھون نے اُسکی
بیچ حجر کے یعنے حطیم مین اور جوان ہوے اسمٰعیل اور نکاح کیا جرہم مین سے اور کلام کیا ساتھ زبان اُنکی کے
پس نام رکھی گئی اسمٰعیل کی اولاد عرب متعربہ یعنے عربی سیکھنے والی اور جرہم و قحطان نام رکھے گئے عرب العاربہ
اور عرب العربا یعنے عرب اصلی و خالص اور تھے ابراہیمؑ نزدیک سارہ کے بیچ فلسطین کے پس اذن چاہا
سارہ سے تا خبر لیوے ہاجر اور بیٹے اُسکے کی اذن دیا سارہ نے اس شرط سے کہ نہ اُترے نزدیک اُسکے
پس آئے ابراہیمؑ مکہ مین او تحقیق مر گئی تھی ہاجر پھر آئے طرف گھر اسمٰعیلؑ کے پایا زوجہ اُنکی کو اور کہا کہان ہی
شوہر تیرا کہا اُسنے گیا ہی واسطے شکار کرنے کے اور نکلتے تھے وہ حرم سے طرف احل کے پس شکار کرتے تھے
وہ چیز کہ زندگانی کرین ساتھ اُسکے کہا ابراہیمؑ نے اُسکو تیرے پاس کچھ ضیافت ہی کھانے اور پینے سے
کہا اُسنے نہین ہی میرے پاس کہا ابراہیمؑ نے جب آئے شوہر تیرا کہے تو اُسکو میری طرف سے سلام اور
کہے تو اُسکو بدل تو آستانہ گھر اپنے کو یعنے تبدیل کر زوجہ اپنی کو اسواسطے کہ وہ نہین اکرام کرتی ہی مہمان کا
پھر جب آئے اسمٰعیلؑ کہا اُسنے اُسکو آیا میرے پاس ایک بوڑھا صفت اُسکی ایسی ایسی تھی اور کہا
اُسنے اس اس طرح کہا اسمٰعیلؑ نے جا تو طرف اہل اپنے کے یعنے طلاق دیا اُسکو اور نکاح کیا غیر اُسکی سے
پھر بعد ایک مدت کے آئے ابراہیمؑ مکہ مین اور آئے اوپر گھر اسمٰعیلؑ کے کہا زوجہ ثانیہ اُسکی سے کہان ہی
شوہر تیرا کہا اُسنے گیا ہی واسطے شکار کے اور مرحبا کہا واسطے ابراہیمؑ کے یعنے آجگہہ تیری خالی ہی اور لائی
گوشت اور دودھ اور پانی پس کھایا اور پیا پھر کہا اُسنے ابراہیمؑ کو ای چچا آتو دھوئون مین سر تیرا اور دور
کردون مین تجھ ولیدگی بالون تیرے کی اور لائی اُسکے واسطے حجر یعنے مقام ابراہیمؑ پس بیٹھے اوپر اُسکے

ابراہیم نے اُسکو کہا اُسنے کیا خدا نے حکم کیا ہی تجکو ساتھ اِسکے کہا ابراہیم نے ہان کہا ہاجر نے اب نہین ضائع کریگا
وہ ہمکو پس پھری عقب ابراہیم سے اور تھی ساتھ اُسکے مشک پانی کی پس تمام ہوا پانی پھر پیاسی ہوئی ہاجر اور
پیاسے ہوے اسمٰعیل پس نظر کی اُسنے طرف جبل کے نہ دیکھا کوئی پکارنے والا اور نہ جواب دینے والا یعنے کوئی
آدمی نہ تھا پھر چڑھی اوپر صفا کے نہ دیکھا کسی کو پھر اُتری اور آنکھین اُسکی طرف ولد اپنے کے تھین یعنے دیکھتی تھی
تا کوئی درندہ نہ کھا جائے اُسکو یہانتک کہ اُتری بیچ وادی کے غائب ہوا ولد اُسکی نظر سے پس دوڑی یہانتک
کہ چڑھی جانب دوسری کے دیکھا اور گذر گئی اور چڑھی مروہ پر نہ دیکھا کسی کو اور آمد و رفت کی اسی طرح سات بار
پھر پھری طرف ولد اپنے کے اور تحقیق اُترے جبرئیل علیہ السّلام پس مارا موضع زمزم کو بازو اپنے سے پھر نکلا
پانی پس شتاب زدگی کی ہاجر نے طرف اُسکے اور بند کیا اُسکو مُنہ سے تا کہ نہ ضائع ہوے اور حدیث مین آیا ہی
اگر نہوتی یہ بات کہ ہاجر جلدی کراتی البتہ ہوجاتا وہ چشمہ جاری پس پیا اُسنے اور دودھ پلایا ولد اپنے کو
اور کہا اُسکو جبرئیل علیہ السّلام نے نہ ڈر تو ہلاکی سے تحقیق اِس جگہ بیت ہی واسطے اللہ تعالےٰ کے بناویگا اُسکو
یہ لڑکا اور باپ اُسکا یہ آور نہین انتہا ہی فضائل آب زمزم کا اُنمین سے بیچ مسلم کے ہی ہر آئینہ وہ طعام ہی کھانے کا
اور شفا ہی بیماری کی اور بیچ بخاری کے ہی کہا ابو ذر نے نہ تھا طعام مگر ماء زمزم پس فربہ ہوا مین یہانتک کہ
سخت ہوگئین شکنین پیٹ میرے کی اور نہ پاتا تھا مین اوپر جگر اپنے کے سُستی بھوک کی اور ذکر کیا اُسنے
ہر آئینہ کفایت کی پانی نے مجھکو تیس دن رات یعنے یعنے رکین پیٹ کی ۱۲
ابو ذر نے کہا کہ مجھکو ایک ماہ دن رات سوا آب زمزم کے
کچھ بہم نہ پہونچا اور مین نے اُسی کو پیکر گذران کی اور فرمایا رسول علیہ السّلام نے کہ پانی زمزم کا واسطے
اُسکے ہی کہ پیا جاوے واسطے اُسکے یعنے جو نیت کہ ہووے پس اگر پیا تو نے اُسکو واسطے سیر ہونے اپنے کے
سیر کرے تجکو اللہ تعالےٰ ساتھ اُسکے اور اگر پیا تو نے اُسکو واسطے دور ہونے تشنگی کے دور کرے اُسکو
اور وہ ضرب جبرئیل کی ہی یعنے جبرئیل علیہ السّلام کے بازو مارنے سے یہ پانی نکلا اور سیراب کرنا اللہ کا ہی
اسمٰعیل کو روایت کی یہ حدیث دار قطنی نے اور دعا وقت پینے اُسکے کے یہ ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا
نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ ترجمہ الٰہی سوال کرتا ہون مین تجسے علم نفع دینے والے

نہ ایذا دونگا مین تجکو کہا سارہ نے آہی اگر ہو یہ سچا پس چھوڑ دے واسطے اُسکے ہاتھ اُسکا پس چھوڑ دیا پھر دی
سارہ کو ہاجر لائی سارہ ہاجر کو طرف ابراہیم کے پوچھا اُنھون نے کیا خبر ہو یعنے کیا حال گذرا کہا سارہ نے کفایت کی
اللہ نے مجکو کید فاجر سے یعنے فسق فرعون کے سے اور دی اُسنے مجکو یہ یعنے ہاجر اور مین نے وہ تجکو دی شاید اللہ دیوے
تجکو اُس سے فرزند اور سارہ بانج تھی اولاد نہوتی تھی پس مباشرت یعنے صحبت کی ابراہیم نے ہاجر سے پس
حاملہ ہوئی وہ اور پیدا ہوے اُس سے اسمٰعیل اور قیام کیا ابراہیم نے بیچ ایک سرحد کے زمین فلسطین سے نشیب
کرتا تھا جو کوئی آتا تھا اُس پاس پھر جبکہ بھیجا اللہ جل شانہ نے ملائک کو تا ہلاک کرین قوم لوط کو حکم کیا اُنکو کہ جاویں
ساتھ ملاقات ابراہیمؑ کے پس بشارت دیوین ابراہیم اور سارہ کو ساتھ اسحٰق کے پس جب اُترے وہ یعنے پہونچے
اُن پاس مہمانی کی اُنکی ابراہیم نے اور سارہ کھڑی تھی خدمت کرتی تھی اُنکی پس بشارت دی اُنھون نے
ابراہیمؑ کو ساتھ اسحٰق کے اور سوا اُسکے یعقوب کے پس ہنسی سارہ از روے تعجب کے بسبب بڑھاپے اپنے کے
اور وہ پہونچی تھی نوے برس کو اور پہونچے تھے ابراہیم ایک سو بیس ۱۲۰ کو یا ضحکت ضحک سے بمعنی خندہ کرنے کے
نہو بلکہ بمعنی خاصیت کے ہو یعنے حائضہ ہوئی اور حمل دار ہوئی سارہ ساتھ اسحٰق کے اور سن شباب کو پہونچے
اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ پس مسابقت کی دونون نے یعنے ساتھ دوڑے پس سبقت کی اسمٰعیلؑ نے یعنے آگے نکل گئے
پھر گودی مین لیا ابراہیم نے اُسکو اور بٹھایا اسحٰق کو طرف پہلو اپنے کے پس غیرت لیگئی سارہ اور غصہ ہوئی اور قسم کھائی
ہر آئینہ کاٹیگی اُس سے ایک پارہ گوشت اور البتہ تبدیل و تغیر کریگی صورت اُسکی پھر جب درست ہوئی عقل اُسکی یعنے
فرو ہوا غصہ نیک کیا سوگند اپنی کو یعنے اُتارا قسم کو کہ اوپر قطع پارہ گوشت کے اور تغیر صورت کے تھی ساتھ سوراخ کرنے
کانون اُسکے کے اور ختنہ کرنے اُسکے کے پھر باہم زدوکوب کی اسمٰعیلؑ و اسحٰق نے جیسے کہ عادت اطفال کی ہے پس غصہ ہوئی
سارہ اوپر ہاجر کے اور قسم کھائی کہ کیجا سکونت نکرے اُسکے ساتھ بیچ ایک شہر کے اور حکم کیا ابراہیم کو کہ کیسو لیجاوے
ہاجر کو سارہ سے پس لیگئے ابراہیم اُسکو اور بیٹے اُسکے کو ساتھ وحی کے تا کہ آوے مکہ مین اور مکہ اُن دنون مین محل
عضاہ و سلم تھا یعنے جھاڑیون کا محل تھا اور موضع بیت کا ایک ٹیلہ سرخ تھا پس قصد کیا ساتھ اُسکے طرف فج ابراہیم کے
آثار اُسکو بیچ اُسکے اور حکم کیا اُسکو کہ کرے سائبان پھر پھرے ابراہیم پس پیچھے اُنکے ہوئی ہاجر منع کیا

نہ ہر طرف سے اور سیاہ کیا نجاسات جاہلیہ و خطاؤن بنی آدم کی نے اور ابراہیم علیہ السّلام نے مسقف نہ کیا یعنے چھت
بنائی بیت کی اور بنایا اُسکو سات مٹی کے سوائے اِسکے نہین کہ چنے اُنھون نے پتھر ایک دوسرے پر اور روایت کی گئی ہی کہ جبرئیل
علیہ السّلام لائے حجر اسود جنت سے اور رکھا اُسکو جہان دیکھا تمنے پس پکڑو تم اُسکو جہانتک ہو سکے یعنے کہ وقت تم اُسکی تعظیم و
اکرام ہر آئینہ قریب ہی کہ آوے جبرئیل اور لیجاوے اُسکو آوقتاوہ سے روایت ہی کہ خلیل علیہ السّلام نے بنایا بیت کو طور سینا
و طور زیتا و لبنان و جودی سے اور ستون اُسکے حرا سے اور روایت کی گئی ہی کہ بنایا اُسکو ابی قبیس و طور قدس
و وفان و رضوی و اُحد سے اور مجاہد سے روایت ہی کہ تھا بیت کہ منہدم ہوا تھا اور پوشیدہ ہو گیا تھا طوفان سے
زمانہ ابراہیم تک اور تھا ایک ٹیلہ سُرخ نہ چڑھی تھی اُسپر یعنے سیل یا نہ تھی غیر اِس بات کے کہ آدمی جانتے تھے
موضع بیت کا غیر تعین محل اُسکے کے اور آتے تھے وہان اور دعا مانگتے تھے پس نہ دعا مانگی کسی ایک نے مگر قبول
ہوئی واسطے اُسکے اور ابراہیم لائے ہاجر زوجہ اپنی کو اور چھوڑا اُسکو بیچ حطیم کے اور آتے تھے واسطے ملاقات اُسکی کے
وقت بعد وفات ہاجر کے آتے تھے واسطے دیکھنے بیٹے اپنے اسمٰعیل علیہ السّلام کے پیچھے اذن لینے کے سارہ
زوجہ اپنی سے یہانتک کہ بنایا کعبہ اور جگہ دی اُسکو اللہ نے بیچ اُسکے اور قصہ اُسکا یون ہی کہ جب نجات دی
اُسکو اللہ جل شانہ نے نار نمرود یعنے آتش نمرود سے نکلے ہجرت کر کے اور نکاح کیا بیٹی چچا اپنے کی سے یعنے
سارہ سے پس آئے مصر مین اور بیچ اُسکے فرعون تھا اور تھی سارہ بہترین عورتون کی حُسن مین پس آیا
ابلیس طرف فرعون کے اور خبر دی اُسکو ساتھ حُسن اُسکے کے پس بھیجا فرعون نے قاصد طرف ابراہیم کے
اور بُلایا اور پوچھا حال سارہ کا کہا اُنھون نے وہ بہن میری ہی واسطے خوف اِس بات کے کہ قتل کرے وہ اُنکو
اور نکاح مین لاوے سارہ کو پھر گئی سارہ طرف فرعون کے بنا بر طلب اُسکی کے اور ابراہیم دیکھتے تھے اُسکو
جبتک غائب ہونے اُسکے کے نظر اُنکی سے بسبب اُٹھا لینے اللہ کے حجاب درمیان دونون کے سے بنا بر
استکمین خاطر ابراہیم علیہ السّلام کے اسی واسطے رفع بدگمانی کے پس جب گئی سارہ فرعون پاس متحیر ہوا
ساتھ حُسن اُسکے کے اور نہ روک سکا نفس اپنے کو اِس سے کہ دراز کرے ہاتھ اپنا پس خشک ہوا ہاتھ اُسکا
اوپر اُسکے کے اور وہ ڈرا اُس سے اور کہا اُسکو سوال کر تو رب اپنے سے کہ چھوڑ دے ہاتھ میرا اور اختیار میرے

اولاد شیث نے اور بعد شیث کے غیر انکے نے فصل و اما بنا نا ابراہیم خلیل علیہ السلام کا پس ثابت ہی کتاب سے
اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے اور وہ یعنے ابراہیم اول اُنکا ہی کہ بنا یا بیت کو اور بن اسحاق سے
روایت ہی کہ خلیل علیہ السلام نے جب بنا یا بیت کو کیا ارتفاع یعنے بلندی اُسکی نو گز اور حجر اسود سے رکن شامی تک
بتیس گز اور رکن شامی سے رکن عراقی تک بائیس اور عراقی سے رکن یمانی تک اکتیس اور حجر اسود سے
رکن یمانی تک بیس گز اور کیا دروازہ کو چسپیدہ زمین سے نہ بلند اور نہ کواڑ لگائے یہانتک کہ بنائے واسطے اُسکے
تبع حمیری نے کواڑ اور قفل تبع نام ایک شخص کا ہی اور حمیر نام بلد ہی اور اب حجر اسود سے رکن عراقی تک پچیس گز ہی
اور رکن شامی تک چوبیس اور شامی سے حجر اسود تک اکتیس اور یمانی سے عراقی تک بائیس گز اور عرض دیوار کا
دو گز اور عرض باب کا چار گز اور ارتفاع یعنے بلندی کعبہ کی سو استائیس گز و ربع چوبیس انگشتی سے اور عرض
سطح یعنے چھت اُسکی کا اٹھارہ گز اور دلالت کرتا ہی ذکر کرنا بنیاد کا اوپر اس بات کے کہ باقی رکھا اُسکو
جسطرح کہ کھودا تھا اُسکو جبرئیل علیہ السلام نے اور پر کیا تھا اُسکو ملائکہ نے اور کھودا ابراہیم علیہ السلام نے
اندر بیت کے داہنی جانب اُس شخص کے کہ داخل ہو بیت مین ایک مغاک یعنے گڑھا تاکہ ہووے
خزانہ واسطے بیت کے اور رکھی جاوین بیچ اُسکے نذرین اور ہدایا اور ابراہیم علیہ السلام بناتے تھے
اور اسمعیل علیہ السلام لاتے تھے واسطے اُنکے پتھر اوپر کندھے اپنے کے پس جب بلند ہوئی بنیاد یعنے
زیادہ ہوئی قد آدمی سے قریب لائے اُسکے مقام ابراہیم مانند نردبان و کرسی کے پس کھڑے ہوے تھے
اوپر اُسکے ابراہیم علیہ السلام اور گڑ گئے بیچ اُسکے دونون قدم اُنکے ٹخنون تک جیسا کہ بیچ بیضاوی کے ہی
اور بناتے تھے وہ اور پھیرتے تھے مقام کو واسطے اُنکے اسمعیل بیچ اطراف و جوانب بیت کے یہانتک
کہ پہونچے طرف موضع حجر اسود کے پس کہا ابراہیم نے اسمعیل کو لا تو ایک پتھر کہ تعین اُسکو بنائے شروع
طواف کے پس گئے اسمعیل واسطے طلب اُسکے کے پس لائے جبرئیل حجر اسود اور اللہ جل شانہ نے
امانت رکھا تھا اُسکو جبل ابی قبیس مین وقت طوفان کے پس رکھا اُسکو جبرئیل نے بیچ جگہ اُسکی کے اور بنایا
اوپر اُسکے ابراہیم نے اور اُسوقت چمکتا تھا نور اُسکا روشن ہوتے تھے نور اُسکے سے انصاب حرم کے یعنے

آدم کو طرف زمین کے کہا اے رب کیا ہوا کہ نہیں سنتا ہو تو میں آواز میں ملائکہ کی فرمایا بسبب خطا تیری کے ہی اے آدم لیکن
جا تو بنا کر واسطے میرے ایک گھر پس طواف کر اسکا اور یاد کر مجھکو گرد اُسکے جیسا کہ دیکھا تو نے ملائکہ کو کرتے ہیں گرد
عرش میرے کے کہا ابن عباسؓ نے پس متوجہ ہوئے آدم علیہ السلام قدم رکھتے تھے زمین پر پس پیچیدہ ہوتی تھی
واسطے اُنکے یعنے سمٹ جاتی تھی تا طی کریں آدم اور نہ پڑے قدم اُنکے اوپر کسی جگہ کے زمین سے مگر ہو گئی آبادی و برکت
یہانتک کہ پہونچے طرف مکہ کے پس بنایا کعبہ اور تحقیق جبرئیل علیہ السلام نے مارا ساتھ بازو اپنے کے زمین کو پس ظاہر کیا
بنیاد کو ثابت اوپر زمین ہفتم کے پس ڈالے بیچ اُسکے ملائکہ نے بڑے بڑے پتھر ایسے کہ نہ اُٹھا سکتے تھے ایک پتھر انمیں سے
تیس مرد اور تحقیق جبرئیلؑ نے بنایا اُسکو پانچ پہاڑوں سے بستان و طور زیتا و طور سینا و الجودی و تمیر یعنے جبل نور سے
یہانتک کہ برابر ہوئی بنیاد اوپر روے زمین کے پھر اوتارا اللہ جل شانہ نے بیت المعمور کو واسطے آدم علیہ السلام کے
تا اُنس پکڑے ساتھ اُسکے تیس رکھا اللہ تعالیٰ نے بیت المعمور کو اوپر بنیاد کعبہ کے اور یہ موافق روایت عمر بن الخطاب
کے ہے کعب سے کہ کہا اوتارا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک یاقوت مجوف یعنے اندر سے خالی ساتھ آدم کے پس کہا اُسکو
اے آدم تحقیق کہ یہ گھر میرا ہے اوتارا میں نے اُسکو ساتھ تیرے طواف کیا جاتا ہے گرد اُسکے جیسے طواف کیا جاتا ہے گرد
عرش میرے کے اور نماز پڑھی جاتی ہے گرد اُسکے جیسے نماز پڑھی جاتی ہے گرد عرش میرے کے اور اُترے ساتھ اُسکے
ملائکہ پس بلند کیے اُنھوں نے ستون اُسکے پتھروں سے پھر رکھا گیا بیت اوپر اُنکے پس تھا آدم علیہ السلام طواف کرتا
گرد اُسکے جیسے طواف کیا جاتا تھا گرد عرش کے اور نماز پڑھتا تھا نزدیک اُسکے جیسے نماز پڑھی جاتی تھی نزدیک عرش کے
پس جبکہ غرق کیا اللہ نے قوم نوح کو اُٹھا لیا اُس بیت کو طرف آسمان کے اور باقی رہے ستون اُسکے اور مثل اسی
حدیث کے ہے بیچ روایت کے ابی معروف عبید اللہ سے لیکن بیچ اُسکے ہے یہانتک کہ بلند ہوا اوپر روے زمین کے
اور نیچے آئے آدم ساتھ ایک یاقوت سرخ کے اندر سے خالی واسطے اُسکے چار ستون سفید پس رکھا اُسکو اوپر بنیاد کے
پس باقی رہا زمانہ غرق تک پس اُٹھا لیا اُسکو اللہ نے فصل دوم بنا بنا اولاد آدم علیہ السلام کی پس
واسطے اوسکے کہ روایت کی گئی وہب بن منبہ سے کہ جب بلند کیا گیا خیمہ اسی بیت المعمور یا غیر اُسکا بعد وفات
آدم کے بنایا اولاد اُنکی نے بعد اُنکے جگہ بیت المعمور کے ایک گھر مٹی سے اور پتھر سے پس ہمیشہ بنتا رہا بنایا اُسکو

اوپر ہمارے پس التجا کی اُنھون نے ساتھ عرش کے درحالیکہ بلند کرنے والے تھے سرون اپنون کو فروتنی کرنے والے
رونے والے اور طواف کیا اُنھون نے عرش کا تین ساعت پس رحم کیا اللہ تعالیٰ نے طرف اُنکے اور نازل ہوئی
رحمت اوپر اُنکے اور رکھا اللہ سبحانہ نے نیچے عرش کے ایک گھر اور وہ بیت المعمور ہی اوپر چار ستون کے
زمرد سے پس ڈھانکا اُنکو یاقوت سرخ سے اور فرمایا ملائکہ کو طواف کرو اس بیت کا اور ہوا یہ طواف
اوپر اُنکے آسمان تر عرش سے پھر بھیجا اللہ سبحانہ نے ملائکہ کو اور کہا اُنکو بناؤ تم واسطے میرے ایک گھر
یعنے کعبہ اوپر مثل اور اندازہ اُسکے کے اور حکم کیا اللہ جل شانہ نے اُنکو جو بیچ زمین کے ہین یہ کہ طواف کرو
کعبہ کا جیسے طواف کرتے ہین اہل آسمان بیت المعمور کا اور یہ روایت دلالت کرتی ہی اوپر اس بات کے
کہ بنائے کعبہ بعد پیدا کرنے زمین کے ہی لیکن حدیثین بہت گواہی دیتی ہین اس بات پر کہ ہر آئینہ کعبہ
پیدا کیا گیا ہی پہلے زمین سے چار برس اور بیچ ایک روایت کے دو ہزار برس پھر بچھائی گئی زمین نیچے اُسکے
اور پھیلائی گئی پس اُن حدیثون مین سے وہ ہی کہ روایت کی سعید بن مُسیب نے علی رضی اللہ عنہ سے
پیدا کیا اللہ نے بیت کو پہلے زمین اور آسمانون کے چالیس برس اور تھا وہ ایک بخار اوپر پانی کے
اور اُن حدیثون مین سے وہ ہی جو روایت کی گئی نافع غلام زبیر کے سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا
کعبہ پیدا کیا گیا پہلے زمین سے دو ہزار برس کہا گیا کیونکر پیدا کیا گیا پہلے زمین کے اور وہ ہی جنبس
ارض سے کہا گیا اسواسطے کہ تھے اوپر اُسکے دو فرشتے کہ تسبیح کرتے تھے بیچ رات اور دن کے دو ہزار برس
پس جب ارادہ کیا اللہ سبحانہ نے کہ پیدا کرے زمین کو بچھا دیا اُسکو پس کیا اُسکو بیچ وسط زمین کے
اور اُنمین سے مجاہد سے روایت ہی کہا اُنھون نے تحقیق ستون بیت کے پیدا کیے گئے پہلے زمین سے دو ہزار
برس پھر پھیلائی گئی زمین نیچے اُسکے اور بیضاوی مین آیا ہی کہ تھا بیچ جگہ کعبہ کے پیش از آدم ایک بیت کہا جاتا تھا
اُسکو صراح طواف کرتے تھے اُسکا ملائکہ پس جب نیچے اتارے گئے آدم حکم کیا گیا کہ حج کرے اُسکا اور طواف کرے
گرد اُسکے اور اُٹھا لیا گیا صراح بیچ طوفان نوح کے طرف آسمان چہارم کے اور یہ بات نہین مناسب ہی ظاہر
روایت کے **فصل** ابنا آدم علیہ السلام کی پس جبکہ روایت کی گئی ابن عباس سے یہ کہ جب اتارا اللہ سبحانہ نے

ہمارے کے تھے کہا مین نے یارسول اللہ اگر ایک اُنمین کا نظر کرے طرف قدمون اپنے کے دیکھے ہمکو
کہتا ہو مین اور اس سے جانا جاتا ہی عمق غار کا اور ہیات اُسکی آوزش و غیرہ اسکا ہی جیسے کہ کہا مصنف نے
اور اُنمین سے غار مشہور ہی اور زیارت کرتے ہین اُسکی لوگ اور داخل ہوتے ہین دروازے بڑے
اُسکے سے روایت کی گئی ہی ہر آئینہ جبرئیل علیہ السّلام نے مارا اُسکو ساتھ بازو اپنے کے پس نکولدیا اُسکو
اور واسطے داخل ہونے اُسکے کے دروازہ تنگ اُسکے سے ضرور ہی حکمت سے اور تحقیق کشادہ کیا اُسکو
لوگون نے بہت بار لیکن وہ تنگ ہی مثل چھوٹی اور حکم پہنچے گھرون مکہ کا اور زمین اُسکی کا اور کرایہ لینا اُنکا
پس اختلاف ہی بیچ اُسکے اور وہ اختلاف بنا بر ایک قاعدہ کے ہی یعنے اگر تھی فتح مکہ کی بزور و قوت پس ہوا
وہ غنیمت پس بتقسیم کیا اُسکو رسول علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اور بحال رکھا اُسکو جسطرح پر تھا پس
باقی رہے اوپر اُسی حالت کے نہ بیع کیے جائین نہ کرایہ دیے جائین اور اسی واسطے کہا ابو حنیفہ و مالک
اور اوزاعی نے بنا بر عدم جواز بیع و کرایہ کے اور اگر فتح مکہ کی از روے صلح کی پس باقی رہے گھر اُنکے
بیچ ہاتھون اُنکے کے تصرف کرین بیچ ملک اپنے کے جسطرح چاہین اور طرف جواز بیع کے میل کیا ہی
ابو یوسف و محمد و شافعی و احمد نے اور اسی پر فتویٰ ہی باب دوسرا بیچ بناے کعبہ اور بیر زمزم اور
شرف اُسکے کے اور بیان جواہر اور غلافون اور نذرون اُسکی کا بنایا گیا کعبہ دس بار اور وہ قبلہ انبیا کا
موسیٰؑ تک ہی بنایا اُسکو ملائکہ نے اور آدم علیہ السّلام اور اولاد اُنکی نے اور ابراہیم خلیل علیہ السّلام نے
اور عمالقہ اور جرہم اور قصی بن کلاب نے اور قریش نے جسوقت کہ پہونچی عمر شریف رسول علیہ السّلام کی
پینتیس برس کو اور بنایا عبد اللہ بن زبیر نے اور حجاج بن یوسف نے اور لیکن اُسنے کرادیا جانب حطیم کو یعنے
میزاب کی جانب کو اور باقی رکھین جانبین تین ہر آئینہ وہ باقی ہین اوپر بناے زبیر کے آمانیاے ملائکہ پس واسطے اُسکے
کہ روایت کی گئی ہی ابی علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے تحقیق جب فرمایا اللہ جل شانہ نے ملائکہ کو اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ
خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰٓی اِنِّیْٓ اَعْلَمُ
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ؕ پس گمان کیا ملائکہ نے یہ کہ جو کہا ہمنے تمہارے واوپر رب ہمارے کے اور تحقیق وہ غصہ ہوا

کہ قتل کیا جائے تو اوپر پشت میری کے پس عذاب کرے مجکو اللہ اور پوشیدہ ہونا حضرت کا بیچ ثور کے پس وقت ہجرت کے ہی
کہا گیا ہی نہین ثابت ہوتا ہی پوشیدہ ہونا دوبارہ جواب یہ ہی کہ ندائے مذکور نہین مخالف ہی جبکہ ہووے ثور سے اور وہ
طرف یمین مکہ کے ہی یعنے دائین طرف اور قریب آئیگا ذکر اُسکا اور اُسمین مسجدین بہت تھین منہدم ہوگئین اور جو موجود ہین
اُنمین سے مسجد لاجابہ ہی بائین طرف جانے والے کے طرف منیٰ کے بیچ گھاٹی کے قریب ثلثہ از احزر کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہی
نماز پڑھی ہی بیچ اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور بیچ اُسکے ایک پتھر لکھا ہوا ہی اور اُنمین سے مسجد الجن ہی تحقیق
بیعت کی جنون نے بیچ اُسکے اور اُنمین سے فوہادیہ ہی اور درمیان اُسکے اور مسجد الجن کے ایک راہ تنگ ہی اور اُنمین سے
مسجد الرایۃ ہی نزدیک بیر جبیر بن مطعم کے جگہ نصب ہونے نشان رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
روز فتح مکہ کے اور اُنمین سے مسجد ہی بیچ مجنی کے نزدیک میل ایمن یعنے داہنی طرف والے کے مقابل اُسکے
کوچۂ تنعیم ہی پڑھی ہی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسمین نماز مغرب کی اور اُنمین بھی ایک مسجد ہی
بیچ مسفلہ کے وہ مسجد ابی بکر رضی اللہ عنہ کی ہی نام رکھا اُسکا دار البجرۃ اور اُنمین سے بلندی تنعیم مین مسجد عائشہ
کی ہی اور وہ بعید ہی میلون حد حرم سے آور اب احرام عمرہ کا باندھتے ہین آدمی مسجد جدید سے
کہ بیچ ایک طرف اُسکی کے حوض بڑا ہی اور اُنمین سے ثور ہی وہ جبل ہی مسکن ثوربن میاہ کا دور تر ہی بہ نسبت
حرا کے متوجہ ہوے طرف اُسکے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تھے برہنہ پا پس اُٹھا لیا اُنکو ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے پس جب پہونچے دونون طرف ثور کے داخل ہوے ابوبکر تا کہ آزمائین عمق اُسکا
پس سوئے دونون پس جب صبح کی دیکھا ابوبکر نے ایک سوراخ ڈالا اُسمین قدم اپنا اور تنا
مکڑی نے جالا اوپر منہ غار کے اور اُگی گھانس کہ نام اُسکا راد ہی اور آشیانہ بنا دیا دو کبوترون نے اور
انڈے دیے اُنھون نے روایت کی گئی ہی کہ تحقیق کبوتران کعبہ نسل اُنھین دونون کی سی ہین اور
توقف کیا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ اُسکے تین دن اور بعضون نے کہا چند روز کم دس دن سے
روایت کی گئی ہی کہ جسنے زیارت کی اُسکی اور دعا کی واسطے دور ہونے غم اور خوف کے قبولیت ہوتی ہی
اُسکی اور کہا ابوبکرؓ نے نظر کی مین نے طرف قدمون مشرکین کے غار مین سے اور وہ اوپر سرون

دعاے باران رحمت کی ابلجیون عاد کی نے اور اُسمین قبر آدم وحوا و شیث کی ایک روایت مین کہا وہب بن منبہ نے
کھودی گئی قبر واسطے دفن آدم علیہ السّلام کے بیچ غار کنز کے ابی قبیس سے غار کنز بمعنی غار خزانہ نام ایک غار کا ہی پھر نکالا
آدم کو نوح نے اور رکھا اُسکو تابوت مین پھر بعد گھٹ جانے پانی یعنے موقوف ہونے طوفان کے پھیر اُسکو طرف مکان
اُسکے کے یعنے غار مذکور مین اور بیچ بلندی ابی قبیس کے ایک حوض تھا جمع کیا جاتا تھا پانی واسطے رہنے والون قلعہ کے
اوپر ابی قبیس کے اور گمان کرتے ہین آدمی کہ جسنے کھائے ہفتہ کے دن اُسپر کلہ پائے پکے ہوے امن مین ہوا اور دسرے
یعنے اُسے درد سر نہین ہوتا اور گمان کرتے ہین کہ ابی قبیس جگہ معجزہ شق قمر کی ہی اور نہین ثابت ہوا یہ اور
اختلاف ہی بیچ فضیلت ابی قبیس کے اوپر حرا کی جبل النور کے آگے پیچھے ابی قبیس کے جبل خندمہ ہی اور اُسمین قبرین ستر نبیون کی ہین
اور مواضع اجابت دعا مین سے وہ رباط وقف کی گئی ہی کہ وقف کیا اُسکو جمال الدین قاضی نے قبول ہوتی ہی
دعا بیچ اُسکے اور نزدیک دروازہ اُسکے کے اور بیچ معلاۃ یعنے جانب شرق کے قبر خدیجۃ الکبریٰ کی ہی رضی اللہ
عنہا اور وہ بیچ شعب بنی ہاشم کے ہی تھا بیچ اُسکے تابوت جو بی زیارت کیا جاتا تھا پس بنایا گیا اوپر اُسکے
قبہ بیچ زمانہ سلیمان خان کے سنہ نوسو پانچ مین اور اُنمین سے قبر فضیل بن عیاض کی اور قبر عبد الکریم
القشیری کی ہی بیچ احاطہ کے بیچ اُسکے ایک جماعت اولیا کبار کی ہی آخر اُنکے عبد اللطیف نقش بندی
رومی ہین اور اُن مواضع مین سے نزدیک قبر سفیان بن عیینہ کے اور نزدیک قبر سماسرۃ الخیر کے کہ نام
ایک ولی کا ہی جانب شرق اوپر بیرام سلیمان کے اور وہ قبر بلند ہی طریق سیل سے اور نزدیک قبر دولامی
کہ نام ایک بزرگ کا ہی نزدیک جبل سے اور گھرون مبارک سے گھر عباس کا ہی بیچ مسعی کے نزدیک میل سبز کے
اور وہ ایک رباط ہی اور اُنمین سے چلہ جنید و ابراہیم ادہم کا ہی دامن جبل قعیقعان مین اور جبال مبارک سے
حرا یعنے خیل نور ہی اور حرا غار ہی بیچ اُسکے کہ عبادت گاہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا پیش از وحی اور جاے
اوترنے وحی کا تھا اور بیچ بلندی اُسکی کے ایک حوض ہی روایت کی گئی ہی کہ پکارا حرا نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو آ کہ میری طرف آیا رسول اللہ اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ اوپر پشیر کے قریش سے اور
رسول علیہ السّلام اوپر پشت ثبیر کے تھے جسوقت کہا ثبیر نے اُتر و مجھسے یا رسول اللہ مین ڈرتا ہون اس سے

یعنے قربانی کی کہ وہ بھی منیٰ مین ہی قربانی کی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ اسکے تریسٹھ اونٹ بیچ حجۃ الوداع کے اور حکم کیا
علی رضی اللہ عنہ کو واسطے پورا کرنے ستو کے اور جانب جنوب مسجد خیف کے اوپر دست راست عرفات کے جانے والے کے
ایک غار ہی اسکو غار مرسلات کہتے ہین اسکی جہت مین ایک جگہ خالی ہی بسبب کہنے سر حضرت کے زیارت کیا جاتا ہی اور رکھے
جاتے ہین اسمین سر یعنے لوگ اس جاے سر حضرت مین تبرکا اپنے سرون کو رکھتے ہین اور قبول ہوتی ہی دعا بیچ گھر خدیجۃ الکبریٰ کے
کہ وہ مولد فاطمہ اور تمام اولاد خدیجہ کا ہی اور وفات پائی خدیجہ نے اسی گھر مین اور وہ مسکن رسول علیہ السلام کا تھا ہجرت تک
اور قبول ہوتی ہی دعا بیچ قبہ مولد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسمین ایک مسجد ہی اور بیچ مولد علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے
قریب مولد سرور کائنات کے اور اسمین بھی مسجد ہی اور بیچ مولد حمزہ کے جانب جنوب کے ملا ہوا ساتھ بازان کے مجری نہر حنین کا
اور بیچ ثبوت اسکے کے شعب ہی اور انمین سے ایک موضع ہی بیچ جبل ابو قبیس کے مولد عمر رضی اللہ عنہ کا زیارت کیجاتی ہی چوتھی ربیع الاول کو نام مقام ۱۳
اور بیچ مولد جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے قریب باب العجلہ کے اسمین ایک مسجد ہی کہا گیا ہی کہ داخل ہوا اسمین رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انمین سے دار الخیزران یعنے گھر ارقم مخزومی کا ہی قریب صفا کے نام رکھا گیا ساتھ مختبی کے یعنے جاے پوشیدن
اسمین واسطے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم معہ صحابہ کے پہلے اسلام لائے عمر رضی اللہ عنہ کے پوشیدہ رہتے تھے اسمین اور ہر آئینہ اسلام
لائے عمر بیچ اسکے اور خیزران وہ ام الرشید ہی جب حج کیا اسنے خریدے گھر کو مختبی کے اور انمین سے جبل ثور ہی جانب یمن مکہ کے
اور جبل ثبیر پوشیدہ ہوے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسمین ایکبار کہ ارادہ کیا تھا قریش نے واسطے قتل انکے کے اور مسجد البیعۃ ہی
درمیان منیٰ اور عقبہ کے وہ جگہ ہی اور تھے دفنہ اسمیل کی ہی واسطے ذبح کے اور مقابل اسکے جبل ہی دامن مسجد خیف مین بیچ اسکے غار مرسلات ہی
اور نشان سر مبارک رسول علیہ السلام کا اور جگہ اول بیعت کی ہی بیعت کی عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عہد کیا مضبوط اور
مسجد تکی ہی یعنے جاے تکیہ کرنے کی اور وہ ایک کان ہی بلند پیوستہ اس سے بعض جانب گھر نبی شیبہ کے منہدم ہو گئے
آب بیچ رتاق المرفق یعنے کوچہ کہنہ کے مسجد تھی کہ اسکو کہتے تھے دکان ابی بکر رضی اللہ عنہ کی اور گھر انکا اور مقابل اسکے
ایک دیوار ہی اسمین ایک پتھر ہی کہ تبرک کیا جاتا ہی ساتھ چھونے اسکے کے کہا گیا ہی کہ تھا وہ سلام کرتا اور پر نبی صلی اللہ وآلہ
وسلم کے اور نزدیک اسکے ایک پتھر ہی کہ گر گئی ہی بیچ اسکے کہنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ بیچ دیوار دکان ابو بکر کے ہی
اور بیچ اسکے شعب ہی اور جبل ابی قبیس ابی قبیس کنیت ہی ایک شخص کی آبادی بنائی گئی اسمین ایک عمارت اور اوپر اسکے
نام قبیلہ ۱۳

بیچ اُسکے شراب نیکوکارون کی اور جاے نماز اچھے لوگون کی مگر مکہ ابن عباسؓ سے مروی ہی کہ وہ زمزم ہی اور تحت میزاب رحمت اور بہتر وادی روے زمین پر وادی ابراہیم ہی اے مکہ اور بہتر کنوان روے زمین پر بیر زمزم ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بیچ حرم کے مرا گویا کہ مرا وہ بیچ آسمان چہارم کے اور فرمایا جو کوئی مرا بیچ حرم اللہ کے یا حرم رسول اُسکے کے یا مرا درمیان مکہ و مدینہ کے در حالت حج یا عمرہ اُٹھائیگا اُسکو اللہ روز قیامت کے امن پانے والون مین ہونگے اور فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ اُٹھائیگا اللہ تعالے مقبرہ مکہ سے ستر ہزار شہید داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے مانند چودھوین رات کے چاند کے ہونگے شفاعت کریگا ہر ایک اُنمین سے ستر آدمیون کی غیرون مین سے جیسا کہ بیچ ایک حدیث کے ہی اور نہین ہی روے زمین پر کوئی شہر کہ وارد ہی طرف اُسکے تمام انبیا اور فرشتے اور رسول ہر اوپر صلحا اہل آسمانون اور زمینون کے جنون اور انسانون سے مگر مکہ اور جس شخص نے پڑھی بیچ اُسکے نماز بلند کیجاتی ہین واسطے اُسکے نمازین لاکھ اور جسنے روزہ رکھا بیچ اُسکے ایک دن لکھیگا اللہ واسطے اُسکے روزے لاکھ دن کے اور جسنے تصدق کیا ایک درہم لکھیگا واسطے اُسکے لاکھ درہم اور جسنے ختم کیا اُسمین قرآن ایکبار لکھیگا واسطے اُسکے لاکھ ختم اور جسنے تسبیح کی اللہ تعالی کی اُسمین ایکبار لکھیگا واسطے اُسکے ہزار تسبیح بیچ غیر مکہ کے اور جو نکوئی کہ کی بندہ نے حرم مین برابر لاکھ نکوئی کے ہی بیچ غیر حرم کے اور کل عمل نیک بیچ اُسکے ہر واحد برابر لاکھ کے ہی اور نہین جانتا ہون مین کوئی شہر کہ اُٹھاوے اللہ اُس سے دن قیامت کے انبیا اور اولیا و صدیقین و شہدا و صالحین و علما و فقہا و نیکوکار مردون اور عورتون سے جسقدر کہ اُٹھائیگا مکہ سے اور البتہ وہ اُٹھائے جائینگے در حالیکہ ہونگے امن مین عذاب اللہ کے سے اور البتہ ایکدن بیچ اُسکے اسید رکھا گیا زیادہ ہی واسطے لوگون کے اور افضل ہی ہمیشہ روزہ رکھنے اور شب بیداری کرنے سے غیر اُسمین فصل پانچوین بیچ بیان مواضع متبرکہ کے کہ قبول ہوتی ہی اُسمین دعا طواف کل و ملتزم یعنے درمیان حجر اسود اور باب کعبہ کے اور نیچے میزاب رحمت کے اور داخل کعبہ کے اور نزدیک زمزم کے اور پیچھے مقام ابراہیم کے اور صفا پر اور مروہ پر اور بیچ سعی مین یعنے درمیان صفا و مروہ کے اور عرفات مین اور مزدلفہ مین یعنے امین عرفات و منی کے اور منی مین اور نزدیک جمرات ثلثہ کے اور باب النبی یعنے ابرشیم فروشان اور باب صفا اور باب السلام مین اور بیچ جبل ثبیر کے کہ ایک پہاڑ ہی قریب جبل نور کے اور بیچ مسجد کبش مقام قربانی ابراہیم کے اور مسجد خیف کے کہ منی مین ہی اور مسجد نمرہ

وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ اٰمَنَّا بَلْدَةً طَيِّبَةً وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ اٰمَنَّا وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً
لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا اٰمَنَّا اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ
رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا اور غیر اُسکے آیات سے اور جان تو اے برادر ہر آئینہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جسوقت نکلے مکے سے کھڑے ہوے اوپر خرد رہ کے کہ ایک موضع ہی قریب باب الوداع کے پھر سامنے کھڑے ہوے
قبلہ کے اور خطاب کیا طرف کعبہ اور مکے کے اور کہا قسم اللہ کی ہر آئینہ مین جانتا ہون کہ تو بہتر ہی شہرون اللہ کے سے
نزدیک میرے اور تو بہترین زمین اللہ کا ہی نزدیک اللہ عزوجل کے اور تو بہترین بقعون کا ہی اوپر روے زمین کے
اور بہتر اُنکا نزدیک اللہ عزوجل کے اگر نہوتی یہ بات کہ رہنے والون تیرے نے نکالا مجکو تجھے نہ نکلتا مین اور فرمایا
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آئینہ بہتر شہرون کا اوپر روے زمین کے اور پسندیدہ تر اُنکا نزدیک اللہ کے مکہ ہی
اور فرمایا رسول علیہ السلام نے بچھائی گئی زمین مکہ سے پس پھیلایا اللہ نے زمین کو نیچے اُسکے سے پس نام رکھا گیا
ام القریٰ اور فرمایا اول وہ پہاڑ کہ رکھا گیا اوپر روے زمین کے ابو قبیس ہی آگاہ ہو ہر آئینہ مکہ و مدینہ دور
کرتے ہین میل کو جیسے کہ دور کرتی ہی بھٹی لوہے کی میل کو آگاہ ہو ہر آئینہ مکہ پیدا کیا گیا ہی اوپر تکلیفات کے اور
درجات کے اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے روزہ رکھا ماہ رمضان مین بیچ مکہ کے لکھے
جاتے ہین واسطے اُسکے لاکھ مہینے بیچ غیر مکہ کے اور شہرون سے اور فرمایا نکوئی حرم کی برابر لاکھ نکوئی ہے
اور نہین اوپر روے زمین کے کوئی جگہ کہ پایا جاے بیچ اُسکے طواف اور عمرہ اور حج مگر بیچ مکہ کے اور فرمایا
جو شخص کہ قدرت رکھتا ہی یہ کہ مرے بیچ ایک کے حرمین سے پس چاہیے کہ مرے تحقیق مین اول اُس شخص کا
ہون کہ شفاعت کرے اُسکی دن قیامت کے اور ہوگا روز قیامت کے امن مین عذاب اللہ کے سے
نہین حساب ہی اوپر اُسکے اور نہ عذاب اور فرمایا جو شخص کہ مرا بیچ مکہ مدینہ کے اُٹھائیگا اُسکو اللہ تعالےٰ روز قیامت کے
امن مین عذاب اپنے سے نہ حساب اوپر اُسکے اور نہ خوف اور نہ عذاب اور داخل ہوگا جنت مین ساتھ
سلامتی کے اور ہونگا مین واسطے اُسکے شفاعت کرنے والا روز قیامت کو آور البتہ اہل مکہ یعنے رہنے والے
مکہ کے اہل اللہ ہین اور ہمسایہ ہین گھر اُسکے کے آور نہین ہی اوپر روے زمین کے کوئی شہر کہ پائی جاتے

اگر اُس سے مسافت سو برس کی راہ کے آوے سعید بن جُبیر سے مروی ہی جو شخص مریض ہوا مکہ مین ایک دن لکھے جاتے ہین
واسطے اُسکے عمل صالح سے وہ کہ عمل کرتا تھا اُسکو بیچ سات برس کے پھر اگر ہی وہ مسافر دوچند لیے جاتے ہین اور نہین
شک ہی بیچ دوچند ہونے حسنات کے بیچ اُسکے واسطے اسکے کہ قیام کیا اُسنے ساتھ رعایت حقوق بیت کے مثل تعظیم و بزرگی
و ہیبت کے اُس سے اور نہ سیر ہونا اور نہ ملال آنا اور دوچند ہونا سیئات کا بیچ اُسکے پس مذہب بعض علما کا ہی اور
نہین شک ہی بیچ آمد و شد اولیا کے طرف مکہ کے آور وارد ہوا ہی کتابون مین کہ ہر آئینہ اولیا اللہ حاضر ہوتے ہین جمعہ کو
اور اوقات متبرکہ مین بیچ اُسکے اور حج کرتے ہین ہر برس پس جس شخص نے دیکھا ایک کو اُنمین سے پہونچ گیا
سعادت کو اور اسی طرح جو کوئی کہ دیکھا اُسکو ایک نے اُنمین سے آور حدیث مین آیا ہی کہ عمرہ رمضان کا برابر ہی
حج کے اور طواف ایک ہفتہ کا مانند آزاد کرنے گردن کے ہی اور زیادہ ہونا عمرہ و طواف کا حاصل ہوتا ہی واسطے وطن
پکڑنے والون کے مکہ مین بلا تردد اور واسطے غیر اُنکے کے بہ رنج و مشقت تکمیل بیچ رسالہ ابی سعید الحسن بن ابی الحسن
تابعی کے مذکور ہی کہ لکھا اُسنے یعنے ابی سعید نے طرف عبد الرحیم زاہد بن انس رمادی کے کہ اقامت رکھتا تھا مکہ مین
اور اُسنے ارادہ کیا تھا نکلنے کا اُس سے طرف یمن کے اور تھی برادری اُسکو واسطے خدا کے جان تو اے برادر پہونچی
مجکو یہ بات کہ تو نے جمع کیا اپنی راے کو اوپر نکلنے کے حرم اللہ تعالی کے سے اور رجوع کرنا طرف یمن کے اور مین نے
قسم اللہ کی بُرا جانا اس بات کو اور حاصل ہوئی مجکو اُس سے وحشت سخت اسواسطے کہ ارادہ کیا شیطان نے کہ بہکاوے
اور اُکھیڑے تجکو حرم سے پس اے عجب عقل تیری سے جبکہ نیت کی تو نے اسکے بعد اسکی کہ کیا تجکو اللہ تعالی نے اہل حرم سے
پس لازم پکڑ حمد و شکر کو اوپر اس مقصد بزرگ کے اور لازم پکڑ پناہ چاہنے کو وسوسہ شیطان رجیم سے اور دور رکھ
اپنے تئین سفر کرنے سے اُس سے ایک بالشت پس ہر آئینہ مقام بیچ اُسکے یعنے رہنا اُسمین سعادت ہی اور نکلنا
اُس سے بدبختی اور پرہیز کر قلق اور تنگدلی سے اور لازم ہی اوپر تیرے سکوت اور بردباری و صبر اور تو جانتا ہی کہ
اللہ تعالی نے فضل دیا مکہ کو اوپر تمام شہرون کے اور بیان کیا شرف اُسکا بیچ کتاب بزرگ اپنی کے پس فرمایا اللہ تعالی نے

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ۝ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ
مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا وَلِلَّهِ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا

مقام بیچ طائف کے اور کہا البتہ اگر کروں میں ستر گناہ بیچ رکنے کے پسندیدہ تر ہی نزدیک میرے اس سے کہ کروں میں ایک گناہ مکہ میں کہ ایک مقام کا نام ہی طائف میں اور گئے ہیں بعض علما طرف اس قول کے کہ دوچند ہوتے ہیں گناہ بیچ زمین حرم کے یعنے حد حرم میں جیسی دوچند ہوتی ہیں نیکیاں اور قیام کیا ابو محمد حریری نے ایک برس مکہ میں بس تکیہ کیا دیوار کا اور نہ سویا یعنے بیٹھا رہتا تھا اور اسی طرح سو جاتا تھا اور رہا ابو عمر زجاجی صوفی چالیس برس مکہ میں رہا کی حاجت بشری مگر بیچ حل کے یعنے باہر از حدود حرم میں کیا اور اسی طرح کیا ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیچ مدت اقامت اپنی کے مکہ میں اور روایت کی گئی ہی ابن ابو ملیکہ سے کہ کہا اسنے کہ ایک رات نماز پڑھتا تھا میں حطیم میں سنا میں نے کلام درمیان کعبہ اور غلاف کے پوشیدہ یعنے کعبہ غلاف سے کہتا تھا پس کان لگائے میں نے وہ سرگوشی کرتا تھا اور کہتا تھا طرف اللہ کے شکوہ کرتا ہوں میں بیچ طرف تیرے اے جبرئیل وہ آزار کہ کھینچتا ہوں میں ان لوگوں سے کہ گرد میرے ہیں انسانوں انکے اور مزہ لینے اور لذت پانے انکے سے ساتھ کلام لغو اور بیفائدہ اور ذکر احوال دنیا کے اور غیبت اور سعی فکر سے بیچ اسکے کہ نہیں میرا واہی انکو اور لہو سے واللہ اگر باز نہ رہینگے وہ اس لغویات سے شکستہ ہو جاؤنگا میں دفعۃً رخصت ہوگا ہر ہر پارہ سنگ مجھ اس پہاڑ کے کہ قطع کیا گیا ہی اس سے اور بیچ مصنف عبد الرزاق کے لکھا ہی کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کرتے تھے پھر چلے جاتے تھے طرف دیار اپنے کے اور عمرہ لاتے تھے پھر چلے جاتے تھے اور نہیں بود و باش کرتے تھے مکہ میں کہتا ہوں میں نہ بود و باش کرنی مکہ میں ہوئی سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب اور اصحاب انکے کی اور اولیا اللہ کی اور اسی واسطے کم پاتا ہی تو مکہ میں قبر میں انکی اور بیچ بیضاوی کے ہی فرمایا رسول علیہ السلام نے جو شخص مرا بیچ ایک کے حرمین یعنے مکہ و مدینہ سے اٹھایا جائیگا روز قیامت کو در حالیکہ امن میں ہوگا عذاب و عقاب سے اور سوال کیا گیا مالک سے کہ حج کرنا اور چلا جانا بہتر ہی نزدیک تیرے یا حج کرنا اور وطن پکڑنا مکہ کا کہا سابق نہ تھے لوگ مگر اوپر اس بات کے کہ حج کرتے تھے اور چلے جاتے تھے اور جو کوئی کہ گیا طرف جائز ہونے اقامت کے مکہ میں اور فضل اسکے کے مراد اسکی باوجود رعایت شرطوں اسکی کے ہی جیسے کہ حکایت کی گئی حال ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اور ابی محمد حریری اور ابی عمر زجاجی سے قبل اسکے اور امام ابو یوسف و محمد و شافعی و احمد حنبل کے نزدیک اقامت مکہ مستحب ہی اور بیچ کتابوں فقہ کے ہی نہیں مضائقہ ہی بیچ اقامت مکہ کے ساتھ قول امام یوسف اور محمد کے اور فتوی انمیں دونوں کے قول پر ہی اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے صبر کیا گرمی مکہ پر دور رہتی ہی

جو عباس بن محمد نے بنایا تھا فصل تیسری اختلاف ہی بیچ فضیلت مکہ کے اور مدینہ منورہ کے امام مالک اور ائمہ کے نزدیک مکہ افضل ہی
مدینہ سے بدلیل قول رسول علیہ السلام کے صلوٰۃ بیچ مسجد میری کے کہ یہ بھی افضل ہی ہزار نمازوں سے بیچ اور مسجدوں کے مگر مسجد الحرام مین اور نماز
بیچ مسجد الحرام کے افضل ہی الکھ نماز سے بیچ مسجد میری کے روایت کی احمد وغیرہ نے اور نہین شک ہی بیچ شرف مکہ کے واسطے ہونے اُسکے کے
قبلہ مسلمین کا اور حج کیا گیا اُنکا اور دور کرنے والا گناہون اُنکے کا اور اس جہت سے کہ نہین جائز ہی داخل ہونا اسمین بغیر احرام کے اور وہ
جائے ولادت نبی ہمارے کا اور جائے اقامت اُنکی کا ہی بیچ بہت تک اور جگہ اوترنے وحی کا اور نازل ہونے قرآن کا اور جا ظہور اسلام و ایمان کا
اور جا پیدا ہونے خلفائے راشدین کا ہی اور بیچ اُسکے حجر اسود اور مقام ابراہیم ہی اور دلیل امام مالک کی قول رسول علیہ السلام کا ہی
وقت ہجرت اُنکی کے مکہ سے وہ یہ ہی کہ الٰہی تو جانتا ہی کہ قوم قریش نے نکالا ہی مجکو احب البلاد سے طرف میرے یعنے مکہ سے کہ مجکو محبوب تر ہی
سب شہرون سے پس جائے سکونت دے مجکو اُس شہر مین جو احب البلاد ہو طرف تیرے روایت کی یہ حدیث حاکم نے اور قبولیت دعا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہی اور جو احب البقاع ہی نزدیک اللہ کے وہ افضل ہوا اور تحقیق جگہ دی اُنکو اللہ تعالیٰ نے بیچ مدینہ کے پس ہوا
افضل البقاع اور واسطے امام مالک کے دلیلین اور حدیثین اور بھی ہین اور ذکر کیا قاضی عیاض نے کہ ہر ائمہ موضع قبر شریف حضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا افضل البقاع ہی بالاجماع فصل چوتھی اختلاف ائمہ کا ہی بیچ اقامت مکہ کے یعنے وطن پکڑنا اسمین امام ابو حنیفہؒ اور بعض اصحاب
شافعی اور ایک جماعت نے کہ احتیاط کرنے والی ہین دین مین مکروہ رکھا یعنے ناپسندیدہ جانا ہی قیام کو بیچ مکہ کے اسواسطے کہ قیام
سبب ہی کمی حرمت و ہیبت بزرگی آداب کا اور اسی جہت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھرتے تھے اوپر حج کرنے والون کے بعد حج کے ساتھ
ورہا کے اور کہتے تھے اے یمن والو جاؤ یمن اپنے کو اور اے اہل شام جاؤ شام اپنی کو اور اے اہل عراق جاؤ عراق اپنے کو ہر ائینہ جانا تمہارا
باقی رکھیگا بزرگی و حرمت بیت رب تمہارے کی بیچ دلون تمہارے کے اور کہا عمر رضی اللہ عنہ نے جو شخص کہ رہا بیچ حرم کے اور دل اُسکا متعلق ہوا
کسی چیز سے سوائے اللہ کے تحقیق ظاہر ہی زیانکاری اُسکی اور رحمت کرے اللہ اُسپر جسنے یہ کہا ہی کہ بہت لوگ دور ہین اس دار سے
یعنے خانہ کعبہ سے کہ پہونچے مراد اپنی کو یعنے جو سعادات و تزکیہ ظاہر و باطن کہ اُسکے حضور سے حاصل ہوتی وہ دور سے حاصل کی اور بہت
لوگ ہین قریب دار سے کہ مرے غمگین بسبب ناکامی و بے بہرہ گی کے اور کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نہین ہی کوئی شہر کہ ہو اخذہ و عقوبت کی بہائے
ارادہ پر قبل سے عمل مگر مکہ اور پڑھی اُسنے یہ آیہ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ یعنے اور جو شخص
ارادہ کرے بیچ مکہ کے ساتھ کجی ہونے کے اور ظلم کے چکھاوینگے ہم اُسکو عذاب دردہندہ اور سخت اور کہتے تھے عبداللہ ابن عباسؓ

اور عرض اُسکا جبل خزل سے ہی کہ اُسکو جبل احمر کہتے ہین اور مشہور تر نصف سے زیادہ جبل ابی قبیس تک ہی اور ان دونون
جبلون کو اخشیان کہتے ہین اور اخشیان خشب سے ہی اور جبل ابو قبیس مشرف ہی اوپر صفا کے اور جبل احمر مشرف ہی اوپر قعیقعان اور
اوپر خانہاے عبداللہ بن زبیر کے پس مشرف اقعیقعان مشرف اوپر اُس جبل کے کہ مقابل ہی ابی قبیس اور بیچ معجم البلدان کے لکھا ہی
کہ قعیقعان ایک جبل ہی مشرف اوپر مکہ کے اور منڈا اُسکا طرف ابو قبیس کے ہی اور مسجد الحرام درمیان دوان جبلون کے ہی اور
موضع کعبہ بیچ وسط یعنے درمیان مسجد الحرام کے ہی اور نہین ہی واسطے دخول مکہ کے بسبب کثرت جبال کے راہ سوار
جانے والون کی معلاۃ و مسفلا اور شبیکہ یعنے جانب شرق و جانب یمین و جانب غربی سے اور مسافت باب جانب شرق سے
طرف باب جانب تنعیم کے راہ مدعی ہی جاے دعا سے کہ اول اُس جگہ سے کعبہ دکھائی دیتا تھا اور مسعی یعنے جاے سعی اور جاے سیل
وادی ابراہیم اور سوق صغیر سے بسبب کچی اور گھرون کے چار ہزار گز اور ستر گز ہی لوہے کے گز سے اور باب جانب شرق سے باب
جانب غربی تک چار ہزار ایک سو نو گز ہی اور قریش مکہ زمانہ قصی تک کہ ایک اجداد قریش مین تھا رہتے تھے گرد کعبہ کے دن کو اور نکلجاتے
آخر روز کو طرف جبل کے اور جبل کہتے ہین اُس مقام کو جو حد حرم سے باہر ہو وہ تنعیم ہی طرف شمال کے اور غرب کی جانب بقدر ایک فرسخ کے
اور فرسخ ساڑھے تین کوس کو کہتے ہین اور جدہ کے راستے مین حدیبیہ کہ دو فرسخ ہی اور حسینیہ برابر جنوب کے کہ تین فرسخ ہی اور جانب شرق مثل اُسکے ہی
قریب عرفات کے طرف مسجد نمرہ کے اور میقات دو منزل ہی مانند قرن اور یلملم کے اور تین منزل ہی جیسے جحفہ اور اُس منزل پر جیسے
ذی الحلیفہ اور نہین جرات کی کسی نے اپسپر کہ بناوے گھر بیچ مکہ مکرمہ کے اور اول شخص کہ بنایا اُسنے گھر بیچ مکہ کے سعد بن عمر اسہمی تھا
اور سزاوار ہی اُس شخص کو کہ بناوے بیچ مکہ کے گھر یہ کہ بلند نہ کرے گھر اپنا اوپر بناے کعبہ کے ہر آئینہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ جانا ہی
اسکو اور بعض اصحاب رسول اللہ علیہ السلام کے حکم کرتے تھے ڈھادینے اُس عمارت کا جو بلند ہوتی بناے کعبہ سے بلکہ نام رکھا گیا کعبہ اسی واسطے
کہ نہ بنائی جاوے کوئی عمارت بلند اوپر اُسکے اس جہت سے کہ کعبہ کے معنی بلندی کے ہین اور شیبہ بن عثمان سے کہ صاحب مفتاح باب کعبہ کا تھا
منقول ہی کہ تحقیق وہ دیکھتا تھا یعنے جھانکتا تھا بیچ دیکھتا کسی گھر کو بلند اوپر کعبہ کے مگر حکم کرتا تھا ڈھادینے اُسکے کا اور
روایت کی گئی ہی کہ عباس بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے جب بنایا گھر اپنا مکہ مین مقابل مسجد کے حکم کیا
قوم اپنی کو کہ نہ بلند کرو گھر کو اوپر کعبہ کے اور رکھو اُسکو بلند کمتر کعبہ سے واسطے تعظیم کعبہ کے کہ بزرگی ہو جیسا تاریخ مکہ مین ہی باقی رہا
بیچ مکہ کے کوئی گھر بڑا یا چھوٹا کہ بلند ہوا اوپر کعبہ کے مگر ڈھایا گیا اور خراب کیا گیا یہ گھر کہ باقی ہی آج کے دن تک اور وہ وہی گھر ہی

اُس جبل کے کہ عقب منیٰ کے ہی پھر طرف بیرِ زُبیدہ کے رحمہا اللہ اور وہ بنا ہی خوفناک سے ہی وہم کیا جاتا ہی اس بات کا
کہ وہ بنایا ہوا جنون کا ہی اور منہدم ہوا تھا تمام وہ اور بند ہوا تھا پس درست کیا اُسکو اس واسطے آل عثمان نے ساتھ صرف کئے
دینارون بیشمار کے اور تھی واسطے مکہ کے زمان قدیم مین ایک شہر پناہ جانب علی سے یعنے بلندی کی طرف قریب مسجد الرایہ کے
اور مسجد الرایہ وہ موضع ہی کہ کھڑا کیا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نشان اپنا روز فتح مکہ کے اور وہ موضع نزدیک بیت جبیر بن
معظم کے ہی اور تھی سور کہ اُس جبل سے کہ جانب فرارہ کے ہی اور اُسکو لعلع کہتے ہین اُس جبل تک کہ مقابل اُسکے ہی جانب
سوق اللیل کے قرارہ نام ایک جبل کا ہی نواح مکہ مین ہی اور روایت کی ہی کہ شریف ابا غربن قتادہ بن ادریس حسنی جد شریف
مکی نے بنایا اُس سور کو پھر جب زیادہ ہوئی آبادی مکہ کی بنائی گئی سور عرض جانب معلاۃ یعنے بلندی کے ہی طرف مقبرہ شریفہ خدیجہ
رضی اللہ عنہا کے جبل عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُس جبل تک کہ مقابل اُسکے ہی اور اُسمین دروازہ تھا جبلی کہ اسپر پہرے کے
پتھر جڑے تھے بطور ہدیہ کے بھیجا تھا اُسکو ملوک ہند نے حاکم مکہ کو اور جانب شبیکہ یعنے راہ کی طرف سے جانب جدہ کے
شہر پناہ تھی درمیان دو پہاڑون کے کہ باہم قریب تھے اور درمیان اُنکے راہ تھی جانے والون کی طرف جدہ وغیرہ کے
اور اُسمین دو دروازے تھے دو دو پٹ کے اوپر جانب بستی کے ایک باب جن راہ یمن کے تھی ایک سمت رکن وہم کیا جاتا ہی
نشان اُسکا ماجن نام ایک عورت کا ہی اور روایت کی گئی ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بنائی ایک سمت پر مدعی یعنے جائے دعا کے
سنگہاے بزرگ سے واسطے حفاظت مسجد الحرام کے اور سبب اُسکا یہ تھا کہ تھے وہ مدینہ مین پس سُنایہ کہ آئی ایک بڑی بلندی سے
اور اُکھاڑا مقام ابراہیم کو بہالیگئی یہانتک کہ پایا گیا بستی مین اور غائب ہوا مکان اُسکا اور باندھا متصل کعبہ کے اور
بہالیگئی ایک عورت کو کہ نام اُسکا ام حشل تھا بیچ نسل قصی کے اور ڈالدیا اُسکو بستی مین مردہ پس خوفناک ہوئے عمر رضی اللہ عنہ
اور سوار ہوے اور داخل ہوے مکہ مین بیچ رمضان کے اور رکھا مقام کو مقام اُسکے پر بعد تحقیق اُسکی کے مطلب بن
ابی وداعۃ السہمی رضی اللہ عنہ سے جب کہ مطلب نے مین خوف کرتا تھا مقام ابراہیم پر مثل اس امر کے یعنے گم ہونے مقام اُسکے سے
پس لیا مین نے اندازہ اُسکا باب الحجر اے باب حلیم سے طرف اُسکے اور زمزم سے اُس تک ساتھ ایک رسی کے کہ وہ ہیے پاس ہی گھر مین
پس بٹھایا اُسکو واسطے احتیاط کے عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس اور بھیجا غیر اُسکے کو اُسکے گھر پس لایا رسی پھر تلاش
کی گئی اور رکھا گیا مقام اپنی جگہ پر اور طول مکہ کا بلندی یعنے شرق سے بستی یعنے جنوب تک ہی قریب مولد حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہی

نہین ڈرتین پہونچا اس عبادت کو تنہا بشر سے اور بیچ بعض زمانون کے ہوتی تھی بیچ مکہ کے چند رہنے والون سے
چنانچہ مصنف کتاب اعلام یعنے فقیہ قطب الدین مکی نے لکھا ہی اپنی تاریخ مین کہ پایا مین نے سن صبا یعنے
سن لڑکائی مین پہلے سلطنت سلطان مراد خان بن سلیم خان بن سلیمان خان بن عثمان خان کے کہ خالی ہوا
حرم اور طواف آدمیون سے پس میل کیا مین نے طواف تنہا کئی بار اور کہا اُسنے کہ حکایت کی مجھسے شیخ معمر مکی نے
کہ دیکھا اُسنے ایک ہرن اُترا کوہ ابی قبیس سے اور داخل ہوا حرم مین باب الصفا سے پھر پھیر گیا اور آنا اُسکا
بسبب خالی ہونے حرم کے تھا آدمیون سے اور کہا اُسنے ہم دیکھتے تھے بازار صفا و مروہ کو خالی بیچنے والون سے
اور دیکھتے تھے قافلون کو کہ لاتے تھے گیہون محملہ سے کہ وہ ایک موضع ہی متصل طائف کے تپاتے تھے کسی کو
اہل مکہ سے کہ خریدے اُسنے سب جو لائے وہ پس بیچتے تھے قرض نہ لیتا تھا اُسنے کوئی بنا بر کمی آدمیون کے
اور نایابی درہمون کے اور بیچ زمانہ سلطنت سلطان مراد خان کے آدمی بہت ہوے اور شہر بڑا ہوا بجہت کثرت آبادی کے
اور پانی بہت ہوا اس سبب سے کہ اُسکے آبا و اجداد نے درست کیا پھر زبیدہ کو اور مدد کی اُسکی بہت چشمون سے
اور بیان اُسکا یہ ہی کہ زبیدہ مادر جعفر بنت جعفر بن منصور زوجہ ہارون رشید نے جاری کی یعنے لائی ایک نہر حُنین سے کہ
ایک موضع ہی قریب طائف کے پہاڑون کو سوراخ کر کے اور پتھرون کو تراش کر کے اور خرچ کیے اُسمین ایک کرور سات لاکھ
مثقال سونے کے اور پہونچائی طرف مکہ کے اور منبع اس نہر کا بیچ مغاک ایک پہاڑ بلند کے ہی کہ اُسکو طاو کہتے ہین منجملہ
جبال سیمنہ کے بیچ راہ طائف کے جاری ہوتا ہی اُس پہاڑ سے پانی طرف حُنین کے کہ موضع غزوہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا ہی پس بنائین زبیدہ نے حُنین سے کاریزین اور امداد کی حُنین کے ساتھ کئی چشمون کی کہ نام اُنکا مقاش و
میمون و زعفران و برود و طارقی و نقیہ و جریات ہی اور داخل کیا اُن چشمون کو بیچ حُنین کے پھر حکم کیا زبیدہ نے
واسطے جاری کرنے نہر وادی نُعمان کے طرف جبل عرفات کے اور وہ ایک نہر ہی کہ منبع اُسکا مغاک جبل پر گراہی پاک کرنے ۱۲
اور وہ ایک کوہ بلند ہی محل باران کا قریب طائف کے پھر لائی گئی اور وہ نہر وادی نعمان کی طرف جبل رحمت کے کہ
محل خطیب جگہ ٹھہرنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور جبل رحمت سے طرف حوض کے کہ قریب عرفات کے ہی اور اُسمین سے
طرف پشت جبل کے پیچھے مارنین کے کہ ایک راہ تاریک ہی برابر مزدلفہ کے جانب جنوب کو پھر طرف مزدلفہ کے پھر طرف

ہیچ اُسکے اور بکہ کے معنے چوسنے کے ہین اور اسی واسطے نام رکھا گیا مُعطشہ یعنے پیاس لگانے والا یا نام رکھا مکہ اسواسطے کہ دور کر دیتا ہی
گناہون کو اور نام رکھا مکہ اور حاطمہ اس جہت سے کہ توڑتا ہی گردنون جبر کرنے والون کو اور حطم بمعنی شکستن کے ہی
اور نام رکھا باستہ ساتھ تشدید سین مہملہ کے یعنے ہلاک کرنے والا ملحدون بیدینون کا اور نام رکھا ناشتہ یعنے نکالنے والا اہل کفر و نفاق کا
اور نام رکھا عرض بمعنی ظاہر محل ظہور سعادات و کرامات و آثار قدرت الہیکا اور نام رکھا بلد الامین یعنے شہر امن کا اسواسطے کہ جو
گناہگار یا واجب القتل اسمین آنکر پناہ پکڑے جبتک اُسمین رہے امن مین رہے پکڑنے اور مارنے کا حکم نہین ہی اور نام رکھا
بلد اور قریہ اور ام القری اسواسطے کہ سب قریون سے شرف و بزرگی مین بڑا ہی یا اسواسطے کہ بچھائی گئی زمین اول تحت
اُسکے سے پھیلے اور جگہ اور نام رکھا کوتی اسواسطے کہ کوتی نام ایک جبل کا ہی جبل قعیقعان سے اور نام رکھا قاران
اور قعیقعان نام جبل ہندی کا ہی وہ مقابل ہی جبل ابی قبیس کے کہ متصل حرم شریف کے محاذی رکن حجر اسود کے ہی
اور نام رکھا مقدسہ اور قادس بکسر ہر دو دال مہملہ کے اسواسطے کہ پاک کر دیتا ہی گناہون سے اور نام رکھا
قریۃ النمل بنا بر کثرت مورچون کے کہ اُس زمانے مین بہت تھین اور نام رکھا وادی اور حرم اور عرش
اور صلاح بکسر حا حطی اور طیبہ اور معاد چنانچہ قرآن مجید مین فرمایا ہی لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ اور مجد الدین
فیروز آبادی صاحب قاموس نے ایک رسالہ علیحدہ لکھا ہی بیچ بیان اسماے مکہ معظمہ کے اسمین اوسمیت یعنے ہر ایسی چیز کا جو کہ طرف معاد یعنے مکہ کے ہے ۱۲
نام ہین اور یہ ایک عمل ہی اگر صاحب رعاف یعنے نکسیر والے کی پیشانی پر خون نکسیر سے یہ عبارت
لکھی جائے المکۃ وسط الدنیا واللہ رؤف بالعباد بند ہو جاوے خون نکسیر کا فصل دوسری بیچ بیان
بناے مکہ کے جاننا چاہیے کہ مختلف ہوئی ہی آبادی مکہ معظمہ کی بسبب اختلاف زمانون اور حاکمون اور زمانہ
خوف و امن و گرانی اور ارزانی کے پس بعض وقتون مین رہتی تھی اُسمین خلق بہت بیحد و بیشمار یہانتک
کہ ایک ولی منتظر رہا چالیس برس رات و دن کہ تنہا طواف کرے بے مشارکت دوسرے شخص کے پس نہ دیکھا اُسنے
بعد انتظار چالیس برس کے خالی مطاف کو توجہ کی اُسنے کہ شروع کرے طواف ناگاہ دیکھا اُسنے
ایک سانپ کو کہ شریک ہی اُسکا اس طواف مین کہا ولی نے کون ہی تو ای مخلوق اللہ کے کہا اُسنے مین
منتظر تھا اُسکا جسکا تو منتظر تھا یعنے مترصد تھا مین خالی ہونے مطاف کا تجھسے سو برس پہلے کہا اُس ولی نے

حال بناے کعبۂ شریفہ وحرم محترم کے اور بیان شرائف وسعادت وکرامات مواضع متبرکۂ مسجد الحرام وعجائب
حالات کے کہ ازمنۂ سابقہ مین عرصۂ ظہور مین آئے جنبش دست قلم فصاحت رقم زیب وسادۂ فضل وفضیلت شائستۂ
صدر نشینی محفل افاضت وافادت فضائل مآب فواضل انتساب مولوی محمد رحمت اللہ سلمہ اللہ سے کہ مولد ومولن انکا
شاہجہان پور اور مسکن ومحل کسب اکتساب فنون وعلوم دارالخلافۂ شاہجہان آباد اور اب مورد انکا مکہ معظمہ ہی
رقم پذیر ہوا اور مؤلف رحمہ اللہ نے خلاصۂ کتاب اعلام فقیہ قطب الدین مکی ملخص کتب ابی الولید محمد بن عبد الکریم ازرقی
مقدمترین مورخین مکہ اور ابی عبد اللہ بن محمد اسحاق وسید تقی الدین محمد بن احمد وحافظ نجم الدین عمر بن محمد وخلف انکے
عز الدین عبد العزیز معاصر فقیہ قطب الدین کا کہ بیچ احوال مکہ منیفہ کے نہایت معتمد ومعتبر ہی اور بعض وقائع وحالات کہ اور
کتابون سے معلوم ہوے واسطے فائدۂ عموم ناس کے باجمال واختصار اُس سال مین درج کیے نظر نگارندۂ اس تسوید سے
گذرا معلوم ہوا کہ واسطے پیشکش ملازمان معلی شان جہانبانی وہدیۂ احباب وجمیع مومنین کے کوئی چیز بہتر اس سے نہین ہی اس
جہت سے کہ یہ ہدیہ پائدار ہو اور ہر کوئی فیض وفوائد اُسکے سے شکر گذار ہوگا اور بنا بر دریافت حال مکہ مشرفہ کے یہ رسالہ مختصر
نہایت خوب ہی اور غایت پسندیدگی سے ہر شخص اُسکی نقل لینے کا آرزومند تھا لیکن جو عبارت اُسکی عربی تھی اور جزالت عبارت
وغرابت لغات کی اذہان بے استعدادون کو موجب حسرت نارسائی کے تھی سو واسطے اکثر بزرگون کے درخواست ترجمہ نگاری کی
اس نا بلد جادۂ تحریر سے کی اور مؤلف فضائل مآب نے بھی ابرام الزام اس کام سے مجبور امتثال امر کا کیا لاجرم قمطراز ترجمہ سے
صفحات اوراق کو سیاہ کرکے ساتھ خلاصۃ التواریخ مکیہ کے موسوم کیا اور بعض مطالب ضروری التحریر کو اُس سال مین قوم نہ تھے
کتب تاریخ سے انتخاب کرکے بیچ خاتمہ اس سال کے درج کیے تا دیکھنے والون کو موجب ازدیاد علم وآگہی کا ہووے اور بعض مواضع و
مکانات قدیم کہ بالفعل اثر ونشان اُنکا باقی نہین ہی اور اسامی قدیم بعض اماکن وجبال کی کہ بجز نام کیفیت حال اُنکی معلوم نہین
کہ کہان ہین اور اب کس نام سے مشہور ہین اور بموجب تحریر کتب تاریخ قدیمہ کے مؤلف رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ مین لکھی ہین جو اُسکی
تحقیق زیادہ نہو سکتی تھی سو واسطے قلم فراغت رقم متعہد تصریح کا نہوا ناظرین انصاف شعار عثرات خامہ پر نظر کرکے بدعاے
مغفرت مرحومان امتنان فرمائین واللہ المعین وعلیہ التکلان باب پہلا بیچ ذکر اسماء مکہ وبناے وشرف وبزرگی اُسکی کے اور بیان
وطن پکڑنے کا اُسمین اور حکم بیع مکانون اُسکے کا اور کرایہ لینے اُنکے کا فصل پہلی نام رکھا گیا اُسکا مکہ واسطے کم ہونے پانی کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادائے مراتب حمد و ثنائے رب الکعبہ جل ذکرہ قوتِ نطق و لسان سے محال ہے اور عرض مدائح نعت
والائے رسول حجازی و مناقب آل اطہار و اصحاب اخیار صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علیہم اجمعین
الی یوم الدین دستگاہ شرح و بیان سے دور از اندازۂ وہم و خیال ہے خامۂ رقم طراز نارسائی اگر اندیشۂ تصور
محال سے گذر کر سلسلہ جنبان تحریر مدعا ہووے مقام مقام شناسی سے دور نہیں ہے ارباب خرد و اصحاب
خبرت پر پوشیدہ نہ رہے کہ ذرۂ بیمقدار خاک خاکساری معتصم بذیل رسول الثقلین محمد فخر الدین حسین غفر اللہ لہ
و لوالدیہ دستیاری عنایت جناب اقدس کردگار سے بمقتضائے فرط اضطراب شوق و آرزو کے سنہ بارہ سو
ارسٹھ ۱۲۶۸ ہجریۂ نبویہ مین علی صاحبہا الف الف سلام و تحیۃ دار الخلافہ شاہجہان آباد سے وارد مکۂ معظمہ و شرف اندوز
سعادت زیارت بیت اللہ الحرام کا ہوا جو ہنگام تصمیم اس عزیمت باسعادت و میمنت کے ارشاد فیض بنیاد
حضرت فلک مرتبت برجیس منزلت حورۃ التاج خلافت گورگانی افسر فرق سلطنت صاحبقرانی زیب سریر
والاجاہی سرافراز پایہ گاہ شائستگی ظل اللہی کیوان رفعت ثریا رتبت ابو الظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ
بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ کا بنا بر استدراک کیفیت حال حرم محترم بیت الحرام و مکانات متبرکہ وغیرہ کے
صادر ہوا تھا بعد ورود اس مقام شرف التیام کے بیچ خاطر فاتر نگارندۂ اس سطور کے گذرا کہ وہ چیز کہ بہترین
تحف و ہدایا قابل پسند و قبول بساط بوسان بارگاہ ارفع و اعلیٰ و موجب خرمی عوام و خواص و باعث انتفاع
نخلبندان حدیقۂ اخلاص ہو بطرز نذر ملازمان صاحب سریر خلافت و تحفۂ احباب و تمامی مسلمین کے
ہمراہ لیجانا چاہیے بحسب حسن اتفاق رسالۂ زبدۃ الاقوال الشریفہ فی احوال مکۃ المنیفہ بیچ ذکر

Khoolasa Tawareekh Mukka Mozma

INDIAN INSTITUTE

بعون صناع مکین ومکان فضل خلاق مین وزمان

کتاب نافعہ موضح حال حرم محترم بیت الحرام ومکانات متبرکہ موسوم بہ

خلاصۃ التواریخ مکہ معظمہ

تصنیف انیف عالم باعمل فاضل متبحر مولوی حاجی محمد فخر الدین حسین خان مرحوم

مطبع نامی منشی نولکشور مین بہ طبع مزین مطبوع ہوئی

Khulāṣah-ĕ-ḥawārikh-ĕ-Makkah.

16.E.72.
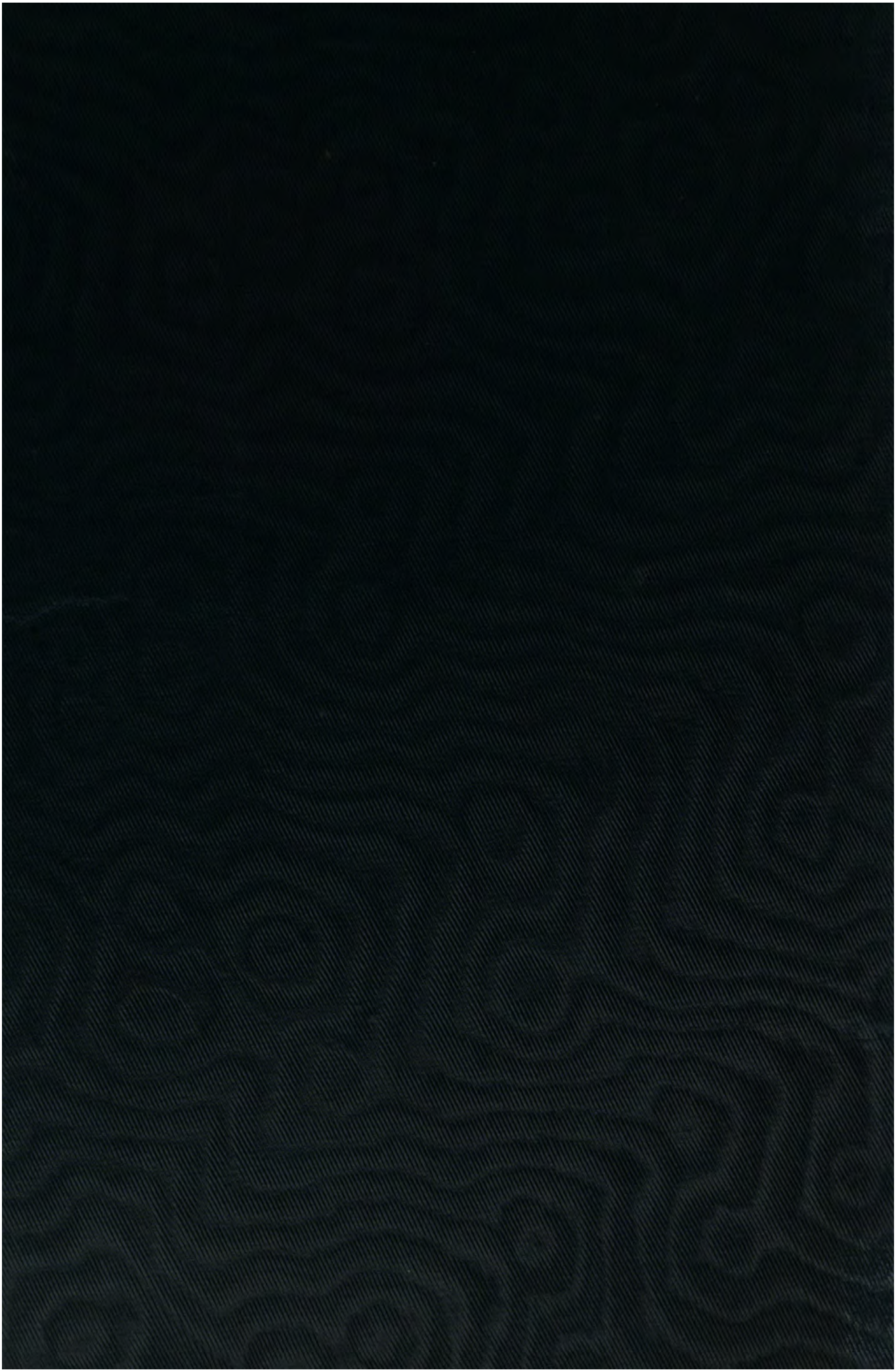
Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.